بفضلہ تعالےٰ

یہ تعویذ جادو طلسم اعجاز آتشکدۂ عشق صنمخانۂ حسن طراز

ترانۂ جہان نواز بلبل ہندوستان اُستاد جہان فصیح الملک

نواب میرزا خانصاحب داغ دہلوی طاب ثراہ

آفتاب داغ

بکمال صحت وصفا وآئین خوشنما بعد حصول اجازت منشی

نیاز احمد صاحب خلف اکبر منشی محمد تیغ بہادر صاحب مرحوم مغفور

قاسم علیخان مالک مطبع کے اہتمام سے

قاسمی پریس لکھنؤ مین چھپا

۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ع

ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا

تعویذ جادو طلسم اعجاز دیوان دوم بلبل ہندوستان استاد جہان حضرت داغ دہلوی

آفتاب داغ

١٣٢٤

باخذ اجازت منشی نیاز احمد صاحب خلف اکبر جناب منشی محمد تیغ بہادر مرحوم باہتمام قاسم علیخان

در مطبع قاسمی واقع لکھنؤ محلہ سبحان نگر طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رے مرتبہ مری عجز و نیاز کا
گویا جواب ہے یہ تری کبر و ناز کا

دی مجکو داغ عشق کہ احسان مان لون
اوس درد جانفزا و غم دلنواز کا

کہا کہا کے رشک بیتر شہیدان عشق سے
غم کہا نجائے خضر کو عمر دراز کا

بگڑی ہوئی بھی تیغ حقیقت کے زخم نے
ہنس ہنس کے منہ چڑہاتی ہین عشق مجاز کا

گو مہر لب ہے حکم ترا اسکا کیا علاج
دل بولتا ہے خود بخود آگاہ راز کا

عالم تمام چشم حقیقت نگر بنا
منہ دیکھتا ہی آئینہ آئینہ ساز کا

یوسف کو چاہ مین تو مسیحا کو چرخ پر
عالم دکہا دیا ہے نشیب و فراز کا

ہر چند راہ کعبہ و بتخانہ ایک ہے
اے راہ رو یہی کام نہیان امتیاز کا

جل جلکے تیرے عشق مین گلجائین استخوان
مانند شمع لطف ہی سوز و گداز کا

ناکامی دوام بھی ہو عشق جاودان
ایسا اسیر ہون ہوس و حرص و آز کا

دنیا بھی اک بہشت ہی اللہ ری کرم
کن نعمتون کو حکم دیا ہے جواز کا

رتبے سی میرے قیصر و سنجر کو رتبہ کیا
مین ہون غلام شاہ عراق و حجاز کا

مجکو نہ کیونکر اوسکی غلامی سی فخر ہو
محمود ایک بردہ ہی جسکے ایاز کا

۷ کونین جسکے ناز سے چکرا رہی ہین داغ
مین ہون نیازمند اوسی بے نیاز کا ۸

تو جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا
یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا

شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم
سخن طالب و مطلوب ہوا خوب ہوا

ای شہنشاہ رسل فخر رسل ختم رسل
خوب سے خوب خوش اسلوب ہوا خوب ہوا

حشر مین امت عاصی کا ٹھکانا ہی نہ تھا
بخشوانا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا

حسن یوسف مین ترا نور تھا ای نور خدا
چارۂ دیدۂ یعقوب ہوا خوب ہوا

تھا سبھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا
صبر مین ثانی ایوب ہوا خوب ہوا

فخر آدم کو نہوتا جو فرشتہ ہوتا
بنی آدم سے جو منسوب ہوا خوب ہوا

۳ داغ ہی روز قیامت مری شرم اوسکی ہاتہہ ۱۳
مین گناہون سے جو محجوب ہوا خوب ہوا

عیب نکلا جو ہنر پیدا کیا — ہمنے کہویا جبقدر پیدا کیا
جسنے مضمون کمر پیدا کیا — اُسنے ناپید اگر پیدا کیا
کہوئے دیتا ہی مجہے دنیا سی وہ — جسکو مین نے ڈہونڈہ کر پیدا کیا
اہل جنت کو بہی آیا اوس سے رشک — جس کسی نے دلمین گہر پیدا کیا
اے زہے سرمایۂ رنج والم — ہمنے جسکو عمر بہر پیدا کیا
آسمان تو آسمان ہی رہ گیا — نام تو نے فتنہ گر پیدا کیا
داغ کہائے فرقتِ اغیار کے — تمنے میرا سا جگر پیدا کیا
شرم ہی پیدا کئے کی اوسکی ہاتہہ — جسنے مجکو بے ہنر پیدا کیا
عشق نے کیا کیا دکھائی شعبدے — دل ادہر کہویا اودہر پیدا کیا
چٹکیان لینے لگا کچہہ دلمین درد — عشق نے کم کم اثر پیدا کیا
ہائے ری مین واہ کیا کہنا مرا — رنج اونکو چہیڑ کر پیدا کیا

مدعا یہ تھا کہ ہم دیکھیں تجھے
ورنہ کیوں نور نظر پیدا کیا

۴
جینے دیتا کسکو داغ روسیاہ
پر خدا نے دیکھکر پیدا کیا
۱۶

تیری قدم سی عرش بنے دوش نقش پا
صل علے کھے لب خاموش نقش پا

بھر دے اگر قدم سی وہ آغوش نقش پا
بھولا سمائی بھیر تن و توش نقش پا

شور اوس خرام ناز کا محشر سی بڑھ گیا
کیا گوش خلق پھوٹ گئے گوش نقش پا

پھرتے ہین بیقرار بہت تیری راہ مین
کہتا ہی صاف صاف یہی جوش نقش پا

کیا سرزمین کوچہ قاتل ہی فتنہ خیز
اوڑنے لگی ہوا کیطرح ہوش نقش پا

بچھتے ہین خاکسار سے سب اہل آبرو
دیکھا نہین حباب کو سرپوش نقش پا

ہم خاک بوسہ لین کہ تری رہگذار مین
ہیتے چڑھا صبا کی تن و توش نقش پا

افتادگی مین کوئی سہارا نہین مجھے
معراج ہو جو ہاتھ لگی دوش نقش پا

اوس رہگذر کا ناصح مشفق نہ ذکر کر
یاد آ گیا ہی شکل فراموش نقش پا

دشت جنون مین قیس کا پیرو ہوا ہون مین
کانٹو نمین کھینچتا ہی مجھے جوش نقش پا

افتادگان خاک کا رتبہ تو دیکھئے
باد صبا ہی غاشیہ بر دوش نقش پا

لازم ہے یوں مسافر راہ عدم چلے
جیسے سبک روان سبک دوش نقش پا

ملجائیں آسمان و زمین کوی غیر مین
بنجای ہر ستارہ دُر گوش نقش پا

محشر مین بھی وہ فتنے نہ دیکھین گے اہل حشر
جو دیکھتے ہین آپکے مدہوش نقش پا

تم شوخیوں سے پاؤں تو رکھو زمین پر
کہل کھیلتے ہین اب لب خاموش نقش پا

۵ روندی نہین ہے آپنے کیا قبر داغ کی ۱۷
پہولونکی چادرون سے چھپا جوش نقش پا

دیکھو جو مسکرا کے تم آغوش نقش پا
گستاخیان کرے لب خاموش نقش پا

کسکے خرام سے یہ اڑے ہوش نقش پا
بیٹھی ہوئی ہے مجلس خاموش نقش پا

آسودگان خاک کی کہتا وہ سرگذشت
رکھتا نہین زبان مگر گوش نقش پا

ہی خار خار حسرت افتادگی غذا
بینش کے نہین ہے خور و نوش نقش پا

مٹجائیگا مگر نہ کھلیگا یہ اے صبا
غنچہ کا منہ نہین لب خاموش نقش پا

رکھون قدم جو غیر کے نقش قدم مین
انگشت پا مروڑی ہین گوش نقش پا

آسودگان خاک کی آنکھونکی ہین نشان
تیری گلیمین او رہون تن بوجوش نقش پا

پائی مری سراغ سی دشمن نے راہ دوست
ای بیخودی مجھے نرہا ہوش نقش پا

کسطرح غیر اوسکے قدم پر قدم دہرین
میرا نشان سجدہ ہی دو دوش نقش پا

مین خاکسار عشق ہون ناآگاہ راز عشق
میری زبان سے حال سنے گوش نقش پا

آئے بھی وہ چلے بھی گئے میری راہ سے
مین نامراد والہ و مدہوش نقش پا

مجھہ ناتوانکی خاک کو پامالیونکے بعد
دوش صبا ملا جو چھٹا دوش نقش پا

ٹوٹا ہی ہار راہ مین کس مست ناز کا
ہی غنچہ موتیا کا در گوش نقش پا

رکھا قدم نہ بہولکے بھی میری قبر پر
ای کوچہ گرد وعدہ فراموش نقش پا

یہ کون میرے کوچہ سی چھپ کر نکل گیا
خالی نہین ہے فتنون سے آغوش نقش پا

ملتے ہین خاکسار گلی خاکسار سے
ہوتا ہی نقش پا بھی ہم آغوش نقش پا

۶ ۱۳

یہہ داغ کی تو خاک نہین کوئے یار مین
اک تشنۂ وصال ہی آغوش نقش پا

چل رہا ہے خنجر فولاد کیا
اوسکے ہتہے چڑہ گئی بیداد کیا

مین نوید وصل سنکر مر گیا
نامبارک تھی مبارکباد کیا

جلکے پھینکا تونے کیون اے شعلہ رو
آگ تھا آئینہ فولاد کیا

حسن شیرین پر جو ہے لیلے کو ناز
قیس بھی ہو جائیگا فرہاد کیا

کس طرح سے اوسکے دل مین گھر کرون
جب زمین قائم نہو بنیاد کیا

تیرے کوچہ مین بپا ہے حشر کیون
ہو گیا خالی عدم آباد کیا

اونکی صورت دیکھتے رہتے ہین ہم
دیکھیے کس وقت ہو ارشاد کیا

اپنے دل پر ظلم جو کرتے ہین ہم
ہو سکے گی تجھہ سے وہ بیداد کیا

دل مین طاقت ہو تو سب کچھہ ہو سکے
عرش تک جاتی نہین فریاد کیا

کر لیا رنگ حنائے دل اسیر
آپکی مٹھی مین ہے صیاد کیا

باعث گریہ نہ پوچھہ اے ہمنشین
کیا کہون مین آگیا تھا یاد کیا

فصل گل مین کیون ہے بلبل نغمہ سنج
آپ اپنے منہ مبارکباد کیا

۷
داغ شب کو زہر کھا کر مر گیا
لو اوٹھو بیٹھے ہوئے ہو شاد کیا
۲۱

ایک ہی رنگ ہے سب سے یہہ تماشا کیسا — کوئی کیسا ہی کوئی چاہنے والا کیسا
روئی ہم یاس مین اس رنگ کا رونا کیسا — پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا
عرصہ حشر مین انصاف ہمارا کیسا — دیکھنا یہ ہے کہ ہوتا ہے تماشا کیسا
بخشدے اوس بت سفاک کو ای داور حشر — خون ہی مجھ مین تمہا خونکا دعوی کیسا
ڈھونڈتی پہرتے ہو بازار مین کیا ہم دینگے — مفت ہاتھ آئی تو فرمائو وہ سودا کیسا
وہ ہی جنت ہی جو وحشت مین کہین مل جائے — لوگ صحرا کی لئی پہرتے ہین صحرا کیسا
نیند آئی ہے بڑی رات گئے آئے ہو — سرخ آنکھون مین بہلا نشہ صہبا کیسا
ڈوبتی ہین عرق شرم مین غیرت والے — ڈوب مرنی ہی یہ جب ہے تو دریا کیسا
نامہ بر تونی بھی دیکھا ہی اسے سچ کہنا — گات کیسی ہے بدن کیسی ہے نقشا کیسا
خوبیان لاکھ کسی مین ہون تو ظاہر کرین — لوگ کرتی ہین برائی لگا چرچا کیسا
تیری قربان کوئی دم ہی تکرار رہے — دل ہمارا ہی ہمارا ہی تمہارا کیسا
دیکھتے ہو طرف سنگ در آتی جاتی — مجھکو دیکھو کہ ہوا ناصیہ فرسا کیسا
قیس و فرہاد کی قصے تو سنا کرتے ہو — داد دو اسکی کہ مینے تمہین چاہا کیسا

ہم حقیقت مین سمجھتی ہین اسے انکا کلام
آپ دل لیکے کہی جائیی کیسا کیسا

غیر کی غم مین وہ خاموش تھے مینی پوچھا
جی ہی کیسا تو کہا تیرا کلیجا کیسا

تم سلامت ہو تو ہر روز قیامت ہوگی
ہم بھی دیکھین گے تماشے یہ تماشا کیسا

مجھکو یہ شکوہ کہ اقرار وفا جھوٹا تھا
اونکو یہ ناز کیا ہمنے یہ وعدہ کیسا

جان نثارونکو ندیکھا یہ بہانا رکھکر
جان پر کھیلنے والون کا تماشا کیسا

ای قیامت تجھے کیا آنکھ اوٹھا کر دیکھون
بس رہا ہی مری آنکھونمین تماشا کیسا

مجھسے بھی دل نہ لیا غیر کی بھی جان نہ لی
آگیا ہی تمہین اپنا پرایا کیسا

۸ غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے
داغ اسباسی جلتا ہی کلیجا کیسا ۲۴

تبون لگے ہوش سنبھالا جہان شعور آیا
بڑے دماغ بڑی ناز سی غرور آیا

اوسی حیا ادھر آئی ادھر غرور آیا
مری جنازیکی ہمراہ دور دور آیا

زبان پہ اونکے جو بھولے سی نام حور آیا
اوٹھاکے آئینہ دیکھا وہین غرور آیا

تمہاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا
رقیب نے بھی اگر پی مجھے سرور آیا

کہان کہان دل مشتاق نے یہ کہا
وہ چمکی برق تجلی وہ کوہ طور آیا

تری گلی کی زمین اوسقدر پامال
مگر یہان کوئی بیتاب و ناصبور آیا

جہان مین لاکھ حسین ہین تو اونکو رشک نہین
قیامت آگئی جسوقت نام حور آیا

عدو کو دیکھ کے آنکھون مین اپنی خون اوترا
وہ سمجھی ہا وہ گلرنگ کا سرور آیا

تری گلی مین رہی بازگشت مثل نفس
کہ جتنی دور گیا واپس اوتنی دور آیا

قسم بھی وہ کبھی قرآن کی نہین کھاتے
یہ رشک ہی نہین کیون اسمین فرق آیا

پیامبر تری باتو نہین ہم کب آتے ہین
وہان ضرور گیا اور تو ضرور آیا

کہا جب اوسنے تہ تیغ کون آتا ہی
پکار اوٹھا دل مشتاق و ناصبور آیا

پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے
بنے بنائے ہوے کام مین فتور آیا

کسی نے جرم کیا مل گئی سزا مجھکو
کسی سے شکوہ ہوا مجھپہ منہ ضرور آیا

جو خم کو جوش تو ساغر کو آگیا چکر
مری ہی دلکو نہ اوس بزم مین سرور آیا

گذار دی شب وعدہ اسی توقع پر
مرے بلانیکو اب آدمی ضرور آیا

کہین تھی راہ نمائی کہین تھی راہزنی
کہین بلا کہین مین کاروان سے دور آیا

لگاوٹین ہین تجلی کی یہ تو ای موسی
کہ سرمہ بنکے جو آنکھون مین کوہ طور آیا

الہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا — یہ بیکسی مین بُرے وقت پر ضرور آیا
خدا نے بخشے حشر مین بہشت عاشق — خیال یار مین کوئی نہ بقصور آیا
تری نصیب کا اہل وہان بھی صبر نہین — جواب گیا وہ قیامت کی دن ضرور آیا
بنی ہو بزم مین ساقی تو خیال رہے — کسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا
شہید ناز بھی عاشق مزاج مین بھی ہون — اسی لئے ملک الموت بنکے حور آیا
٩ وہین سے داغ سیہ بخت کو ملی ظلمت — جہان سے حضرت موسیٰ کی ہاتھ نور آیا ٢٣

کیا لطف ستم یون اُنہین حاصل نہین ہوتا — غنچے کو وہ ملتے ہین اگر دل نہین ہوتا
دلکا کوئی حامی دم بسمل نہین ہوتا — کمبخت کا یہ بھی تو شامل نہین ہوتا
کچھ تازہ مزا شوق کا حاصل نہین ہوتا — ہر روز نئی آنکھ نیا دل نہین ہوتا
انکار رہا خواب مین بھی وصل کی اوسکو — معشوق کسی حال مین غافل نہین ہوتا
ایسا نہو تو حشر مین تکرار کی ٹھہرے — تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہین ہوتا
جب آئینہ کو دیکھ لیا قہر سے اوسنے — اوس آئینہ سی کوئی مقابل نہین ہوتا
کیا عشق سی نفرت ہی کہ وہ پوچھتے ہین یہ — کوئی بھی وہ بستی ہی جہان دل نہین ہوتا

غمزہ بھی ہو سفاک نگاہیں بھی ہوں خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

انکار تو کرتے ہو مگر یہ بھی سمجھ لو
بیوجہ کسی سے کوئی سائل نہیں ہوتا

چلنے کا رہِ دوست میں سامان نہیں بنتا
پہونچیں تو ٹھکانا سرِ منزل نہیں ہوتا

جس دن ہی گلگشت نکلتی ہیں وہ گھر سے
رکھتے ہی نہیں پانو جہاں دل نہیں ہوتا

کیا ناک میں دم ہو دل دشوار طلب سے
وہ کام بگڑتا ہی جو مشکل نہیں ہوتا

منزل پہ جو پہونچی تو ملی قیس کو لیلی
ناقے سے جدا کیا کبھی محمل نہیں ہوتا

کھل کھیلے ہیں آپ ان پہ حیا جا رہیں ہٹیے
یہ شرم یہ پردہ سرِ محفل نہیں ہوتا

اب دل سے کھٹکتا ہی الگ خار تمنا
کھٹکے کی جگہ کوئی بھی شامل نہیں ہوتا

میں اور شب تیرہ و صحرائے خطرناک
رہبر کا پتا سیکڑوں منزل نہیں ہوتا

نبجاتے ہیں ناداں وہ کیسے ہی تسکین
رکھتے ہیں وہاں ہاتھ جہاں دل نہیں ہوتا

ہیں دل سے بھی ہشیار جگر سے بھی خبردار
جب آنکھ لگاتا ہوں تو غافل نہیں ہوتا

رکھ لوں تری پیکانکو کلیجے سے لگا کر
اپنا کبھی ہوتا ہی کبھی دل نہیں ہوتا

مرنی ہی پہ جب آئے تو کیوں ڈوب کے مرتی
کیا خاک میں ملجانیکو ساحل نہیں ہوتا

دیتی ہین تجھے اہل ہوس نقد دل ایسا
جو تیرے غلامون کے بھی قابل نہین ہوتا

یہ داد ملی اونسے مجھی کاوش دل کی
جس کام کی عادت ہو وہ مشکل نہین ہوتا

ای داغ کس آفت مین ہون کچھہ بن نہین آتی
وہ چھینتے ہین مجھہ سے جدا دل نہین ہوتا

جسنے ہمارے دل کا نمونہ دکھا دیا
اوس آئنہ کو خاک مین اوسنے ملا دیا

معشوق کو اگر دل بے مدعا دیا
پوچھے کوئی خدا سے کہ عاشق کو کیا دیا

بی مانگی درد عشق و غم جان گزا دیا
سب کچھہ ہمارے پاس ہے اللہ کا دیا

ناوک ابھی ہے شست مین صیاد کے مگر
اوٹھتی ہین اونگلیان وہ نشانہ اوڑا دیا

رکھتے ہین ایسے چاند کو تو غیر بھی عزیز
یوسف کو بھائیون نے کنوئین مین گرا دیا

ملتا ہے لخت دل مجھے سرکار عشق سے
اچھی جگہہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا

صرف بنای میکدہ ای شیخ کچھہ نہ کچھہ
اکثر اک اینٹ کے لئی مسجد کو ڈھا دیا

ملتے ہین تیرے چاہنے والے مین تیرے ڈھنگ
جو تجھہ پہ مٹ گیا مجھے اوسنے مٹا دیا

مضمون شوق چھپ نسکا اسکو کیا کرون
گو مینے خط رقیب کے خط مین ملا دیا

دُنیا مین اک یہی ہے زیارت گہ جنون / خانہ خرابیون نے مرا گھر بنا دیا

لب خشک ہو رہے ہین کف دست چرخ مین / لو سچ کہو کہ قول رقیبونکو کیا دیا

تیر فراق داغ تمنا و رشک غیر / دل ہو جگر ہو کہاتی ہین سب آپکا دیا

پیکان یار سینے سی کیونکر نکال دون / یہ ہی خدا کی دین کہ دل دوسرا دیا

تا حشر منکرین قیامت نہ مانتے / تجھکو بنا کے اوسکا نمونہ دکھا دیا

۱۱ سمجھین گے خوب اوس بت نا آشنا سی داغ / گر ایکبار اور خدا نے ملا دیا ۱۲

انکار میکشی نے مجھے کیا مزا دیا / سینے پہ چڑھ کی اوسنی خم می پلا دیا

ہر اک کو مستعار دل مبتلا دیا / یون ہمنی اک زمانیکو عاشق بنا دیا

جو کچھ ہوا تو دل تجھے اے بیوفا دیا / تقدیر نے بگاڑ دیا یا بنا دیا

آخر کو جوش گریہ نے اتنا کیا اثر / نقش مراد صفحۂ دل سے مٹا دیا

احسان مانتا ہون ستمہای غیر کا / بگڑا ہوا مزاج تمہارا اپنا دیا

وہ نام اور لطف اسیری ہون ہمصفیر / صیاد نی بھی مجکو چمن سے اوڑا دیا

اپنی تو زندگی ہو تغافل کی وجہ سے
وہ جانتے ہیں خاک میں ہمنے ملا دیا

تھوڑی سی پیکے تلخی مے کا گلا رہا
جب منہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا

وہ نازسے زمین پہ رکھتے نہتے قدم
تعریف کر کے اور بھی ہمنے اوڑا دیا

کام آگیا ہجوم رقیبوں کا بزم میں
اوس فتنہ گر کی آنکھ سے مجکو چھپا دیا

تعریف جور اور پھر اس شدومد کے ساتھ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا

یوں ہوگئی نجات یہ تدبیریں پڑی
ناصح کو ہمنے غیر کے پیچھے لگا دیا

کوئی بھی طول روز جزا سے غرض نہتی
میری شب فراق کی ضدنے بڑھا دیا

یاروں کا میرا ساتھ ہی مانند برق وابر
رویا کیا بہت مجھے جسنے ہنسا دیا

انسان جانتے تو نہ لکھتے وہ یہ جواب
کیا جانے نامہ برنے مجھے کیا بتا دیا

کہلا رہے ہیں حاتم ثانی جناب شیخ
کیا جانے میفروش کو حضرت نے کیا دیا

۱۲

سمجھا گیا جو داغ سیہ کار دیکھنا
جنت کہیگی آگ لگا دی جلا دیا

۲۰

کچھ جو قاتل کا تبسم نمک افشاں ہوتا
کیا ہی پیکا مرے زخموں سے نمکداں ہوتا

موت کا مجکو نہ کھٹکا شب ہجران ہوتا
میرے دروازے پہ گر آپکا دربان ہوتا

گر مری ہاتھہ تری بزم کا سامان ہوتا
میزبان مین کبھی ہوتا کبھی مہمان ہوتا

عشق تاثیر جو کرتا تو نہ پنہان ہوتا
رنج میرا تری چہرے سے نمایان ہوتا

دین و دنیا کی مزے جب تھے کہ دو دل ہوتے
ایک مین کفر اگر ایک مین ایمان ہوتا

دلکو آسودہ جو دیکھا تو انہین ضد آئی
اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشان ہوتا

خلد مین بند رہی عیش کے سامان بیکار
لطف جب تھا کہ یہ مجموعہ پریشان ہوتا

بی نیازی جو ہوی میری تمنا سی ہوئی
مجھکو ارمان جو نہوتا تجھے ارمان ہوتا

عشق کچھہ کھیل نہین اے دل آرام طلب
سیکھنا تھا تجھے وہ کام جو آسان ہوتا

کیا غضب ہے نہین انسان کی انسان کو قدر
ہر فرشتے کو یہ حسرت ہے کہ انسان ہوتا

حشر کے روز تجھے پاس عدالت ہوگا
بخش دیتا جو یہ نہین جرم تو احسان ہوتا

ہم پڑہی لیتے ہین کلمہ بت کافر تیرے
تو نے دیکھا ہی نہین کوئی مسلمان ہوتا

الفلک ہجر مین گھنگھور گھٹا چھائی ہے
دامن ابر بھی میلا ہی گریبان ہوتا

ذبح کے بعد مجھی لطف خلش رہجاتا
کاش خنجر مین تری تیر کا پیکان ہوتا

مرضِ عشق طبیبون نے بہت اولجھایا
کون ہمت سہی عادت مجھے تنہائی کی
شکر کرتا ہون ملی نعمتِ غم کھانیکو
ہو گئی بارگران بندہ نوازی تیری
بے تلاشی لیے رہتا نہ کبھی دستِ جنون

آخر کار یہ آزار ہی درمان ہوتا
پاس فردوس کے سنسان بیابان ہوتا
آج فاقہ ہی مجھے شبِ ہجران ہوتا
تو نہ کرتا اگر احسان تو احسان ہوتا
گر مری جیب کے اندر بھی گریبان ہوتا

داغ کو ہمنے محبت مین بہت سمجھایا
وہ کہا مان نہ لیتا اگر انسان ہوتا

دل پُر اضطراب نے مارا
میری آنکھون سے ہی عیان یاسِ مرگ
دیکھ لینا کہ حشر کا میدان
یاد کرتے ہو غیر کے اشعار
دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل
جسکو ڈھونڈا ملا نہ کعبے مین

اسی خانہ خراب نے مارا
نرگسِ نیم خواب نے مارا
میرے حاضر جواب نے مارا
ہائے اس انتخاب نے مارا
اور پھر اجتناب نے مارا
ایسے خالی ثواب نے مارا

جان پیچی نظر نہین آتی
اب نگاہ عتاب نے مارا

تھک گئے ہاتھہ لکھتے لکھتے خط
اس سوال و جواب نے مارا

جا چکین خلد مین کہ دوزخ مین
طول روز حساب نے مارا

وصل دیکھا اگر وصال ہوا
مجھکو تعبیر خواب نے مارا

میری میت پہ کیون نہ برسے نور
غیرت آفتاب نے مارا

مجھکو بیتاب دیکھکر بولے
آپ کے اضطراب نے مارا

۱۴
دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسیٰ
داغ مجھکو حجاب نے مارا
۲۶

اس کعبۂ دلکو کبھی ویران نہین دیکھا
اوس بت کو کب اللہ کا مہمان نہین دیکھا

کیا ہمنے عذاب شب ہجران نہین دیکھا
تمکو نہ یقین آئے تو ہان ہان نہین دیکھا

کیا تو نے مرا حال پریشان نہین دیکھا
اسطرح سے دیکھا کہ مری جان نہین دیکھا

جب ہاتھہ پڑا وصل مین شوخی سے کسیکا
پھر ہمنے گریبانکو گریبان نہین دیکھا

ہم جیسے ہین ایسا کوئی دانا نہین پایا
تم جیسے ہو ایسا کوئی نادان نہین دیکھا

راحت کے طلبگار ہزاروں نظر آئے / محشر میں کوئی جور کا خواہاں نہیں دیکھا
نظروں میں سمایا ہوا ساماں نہیں جاتا / لیلیٰ نے کبھی قیس کو عریاں نہیں دیکھا
اوس بت کی محبت میں قیامت کا مزا ہی / کافر کو بھی دوزخ میں پشیماں نہیں دیکھا
کہتے ہو کہ بس دیکھ لیا ہمنے ترا دل / دل دیکھ لیا اور پھر ارماں نہیں دیکھا
کیا ذوق ہی کیا شوق ہی سو مرتبہ دیکھوں / پھر بھی یہ کہوں جلوۂ جاناں نہیں دیکھا
محشر میں وہ نادم ہوں خدا یہ نہ دکھائے / آنکھوں نے کبھی اوسکو پشیماں نہیں دیکھا
جو دیکھتے ہیں دیکھنے والے ترے انداز / تو نے وہ تماشا ہی مری جاں نہیں دیکھا
ہر چند تری ظلم کی کچھ حد نہیں ظالم / پر ہمنے کسی شخص کو نالاں نہیں دیکھا
گو نزع کی حالت ہی مگر پھر یہ کہونگا / کچھ تمنے مرا حال پریشاں نہیں دیکھا
تم غیر کی تعریف کرو قہر خدا ہے / معشوق کو یوں بندۂ احساں نہیں دیکھا
کیا جذب محبت ہی کہ جب سینہ سے کھینچا / سفاک تری تیر میں پیکاں نہیں دیکھا
ملتا نہیں ہمکو دل گم گشتہ ہمارا / تو نے تو کہیں اے غم جاناں نہیں دیکھا
جو دن مجھے تقدیر کی گردش نے دکھایا / تو نے بھی وہ اے گردش دوراں نہیں دیکھا

کیا داد ملی اوس سے پریشانئ دل کی | جس بت نے کبھی خواب پریشان نہین دیکھا

مینے اوسے دیکھا مرے دل نے اوسے دیکھا | تو نے اوسے اے دیدۂ حیران نہین دیکھا

تم کو مرے مرنیکی یہ حسرت یہ تمنا | اچھون کو بری بات کا ارمان نہین دیکھا

لو اور سنو کہتی ہین وہ دیکھ کے مجھکو | جو حال سنا تھا وہ پریشان نہین دیکھا

تم منہ سے کہی جاؤ کہ دیکھا ہی زمانہ | آنکھین تو یہ کہتی ہین کہ ہان ہان نہین دیکھا

کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمن ناز | ہنی تو وہان شمع کو گریان نہین دیکھا

کہتی ہے مری قبر پہ رو رو کے محبت | یون خاک مین ملتے ہوے ارمان نہین دیکھا

۱۵

کیون پوچھتے ہو کون ہے یہ کسکی ہی شہرت
کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا

۱۲

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا | تجھپر آتا ہے مجھے پیار یہ کیا

جانتا ہون کہ مری جان ہے تو | اور مین جان سے بیزار یہ کیا

پاؤن پر اونکے گرا مین تو کہا | دیکھ ہشیار خبردار یہ کیا

تیری آنکھین تو بہت اچھی ہین | سب انہین کہتے ہین بیمار یہ کیا

کیون مرے قتل سے انکار یہ کیون
اسقدر ہی تھین دشوار یہ کیا

سر اوڑاتے ہین وہ تلوارون سے
کوئی کھتا نہین سرکار یہ کیا

ہاتھہ آتی ہے متاعِ الفت
ہاتھہ ملتے ہین خریدار یہ کیا

خوبیان کل تو بیان ہوتی تھین
آج ہی شکوۂ اغیار یہ کیا

لے لئے ہمنے لپٹ کر بوسے
وہ تو کہتے رہے ہر بار یہ کیا

وحشتِ دل کے سوا الفت مین
اور ہین سیکڑون آزار یہ کیا

ضعف رخصت نہین دیتا افسوس
سامنے ہے درِ دلدار یہ کیا

16

باتین سنیے تو پھڑک جائیگا
گرم ہین داغ کے اشعار یہ کیا

23

روکنا دلکو کہ شوقِ زلفِ دلبر لیچلا
تھامنا مجھکو کہ یہہ سودا ادھر اسپر لیچلا

اوسکی محفل سے کہون کیا دلکو کیونکر لیچلا
ہار کر آکیا رقیب چھوڑا نجیبر مکرر لیچلا

نالۂ شبگیر دلکی باتین لبسے باہر لیچلا
یہ بشارت یہہ خبر یہہ مژدہ وہ گھر گھر لیچلا

باندھکر مشکین خیالِ زلفِ دلبر لیچلا
سانپ کے منہ مین مرا مجکو مقدر لیچلا

چلدیا وہ شعبدہ گر مین یہی کہتا رہا | اسکو لینا وہ کوئی دلکو چرا کر لیچلا
ابر رحمت کا ہوا اہل جہنم کو گمان | سوی دوزخ مین جو اپنا دامن تر لیچلا
وہ سدہارا اپنی گہر مجہکو ہی یہ کشمکش | ضبط کی کہینچا ادہر دل سوی دلبر لیچلا
رشک دشمن نے مجہے آنکہین دکہاین دور سے | شوق نظارہ جو سوی روزن در لیچلا
دلکی باتین دل ہی جانے بیخودی ہے شوق مین | کسطرح لایا خدا جانے یہ کیونکر لیچلا
پہر بلایا پہر کہا کچہہ پہر اوسے رخصت کیا | نامہ بر جب جسپر تو انکا میری دفتر لیچلا
کیا ہوا کس سخت جان سے ہو گئی قاتل کو لاگ | چہانٹ کر دس بیس مین جو ایک خنجر لیچلا
سیکڑون مہر شفاعت مین مرے داغ گناہ | مین عدم کو غود بنا کر اپنا محضر لیچلا
آدمی کی کیا ہے طاقت جو ہوا کا ساتہ دے | ٹہوکرین کہا کر گرا جب مجہکو رہبر لیچلا
غوب رضوان سے در فردوس پہ جہگڑے ہوے | جب بت کافر کو مین دلمین چہپا کر لیچلا
کاتب اعمال سے محشر مین ہوگی گفتگو | اس لیے مین آپ اپنا حال لکہکر لیچلا
کوئی دامنگیر تہا کوئی گریبان گیر تہا | اوسکو اپنے ساتہ جب مین ز محشر لیچلا
پوری اوتری یہ قیامت سے نہین مجہکو امید | ایک ٹکڑا مین تری قد کے برابر لیچلا

بار عصیاں کسقدر ہی آدمی جزو ضعیف
یہ گرا دیگا جو اتنا بوجھہ سر پر لیچلا

آنسوؤں کا قافلہ چلنے لگا نالی کے ساتھ
یہ جرس آواز پر اپنی لگا کر لیچلا

اوسکی چتون پھرتے ہی محفل مین ہلچل پڑ گئی
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر لیچلا

منزل مقصود تک پہنچی بڑی مشکل سے ہم
ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لیچلا

وای قسمت اب آئیگا نہ لائیگا جواب
لیچلا خط بھی تو صیدی کا کبوتر لیچلا

۱۷

یہ حسین یہ مہ جبین یہ شہر الیسی لہر بہر
داغ کلکتہ سے لاکھون داغ دلپر لیچلا

۱۰

کسنے کہا کہ داغ وفادار مر گیا
وہ ہاتھ ملکے کہتی ہین کیا یار مر گیا

دام بلای عشق کی وہ کشمکش رہی
اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مر گیا

میرے ہی دم سی زندہ ہی آزار عشق کا
مین مر گیا اگر تو یہ آزار مر گیا

محجوب کر نہ جرم وفا پر کہ لطف کیا
شرم گناہ سی جو گنہگار مر گیا

بیداد گر کو رہ گئی کیا حسرت ستم
جب اپنی موت کوئی دل آزار مر گیا

بد تر ہی موت سی بھی زیادہ یہ زندگی
وہ جی گیا جو عشق کا بیمار مر گیا

ہی تیری جنبش حسن مین تاثیر زہر کی
جسکی نظر پڑی وہ خریدار مر گیا

آنکھین کھلی ہوئی ہین پس مرگ اسلئے
جانے کوئی کہ طالبِ دیدار مر گیا

جبسے کیا ہی آپنے اقرار جی گیا
جسنے سنا ہی آپ سے انکار مر گیا

۱۸

کس بیکسی سے داغ نے افسوس جان دی
پڑھکر تری فراق کے اشعار مر گیا

۱۶

جگر کو تھام کے مین غم یار سے اوٹھا
ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اوٹھا

ہمارے دلسے وہ تنہا اوٹھا لیا ظالم
ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اوٹھا

ہوا نہ پھر کبھی مین وحشت رشک تو دیکھو
کوئی چراغ جو میرے مزار سے اوٹھا

شبِ فراق اجل کی بہت دعا مانگی
جگہ مین مر کے بڑی انتظار سے اوٹھا

ہوا ہی خون کی چھینٹو نسے پیرہن گلزار
تری شہید کا لاشہ بہار سے اوٹھا

ہمارے خط مین وہ مضمون سر گرانی تھا
کہ ایک حرف نہ اوس گلعذار سے اوٹھا

تمہارے جھوٹ نے بے اعتبار سب کو کیا
کہ جیسے ایک سے اوٹھا ہزار سے اوٹھا

اوسکے راہ گذر مین لگا کے سو چکر
جو گرد باد ہماری غبار سے اوٹھا

گلہ رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین
حجاب کب نگہہ شرمسار سے اوٹھا

ترس رہے تھے شرابی کہ اونگلیان اوٹھین
وہ ابر رحمت پروردگار سے اوٹھا

کسی نے پای حنائی جو ناز سے رکھا
بھڑک کے شعلہ ہمارے مزار سے اوٹھا

رہی وہ حسرت دنیا کہ صبح محشر بھی
مین اپنے ہاتھ کو ملتا مزار سے اوٹھا

بچھوڑتا اگر اونکی قدم وہ کیون جاتی
مگر نہ ہاتھ دل بیقرار سے اوٹھا

وہ فتنہ فتنہ ہی وہ حشر حشر ہی ناز
جو بزم یار سے جو کوی یار سے اوٹھا

تم اپنے ہاتھ سے دو پھول غیر کو چنکر
یہ داغ کب دل امیدوار سے اوٹھا

۱۹ عدو کی بزم مین دیکھو تو داغ کے تیور
ذلیل ہوکے بڑے افتخار سے اوٹھا ۱۱

دل مبتلای لذت آزار ہی رہا
مرنا فراق یار مین دشوار ہی رہا

ہردم یہ شوق تھا اوسی قربان کیجیے
مین وصل مین بھی جان سے بیزار ہی رہا

احسان عفو جرم سے وہ شرمسار ہون
بخشا گیا مین تو بھی گنہگار ہی رہا

ہوتی ہین ہر طرح سے مری پاسداریان
دشمن کے پاس بھی وہ مرا یار ہی رہا

اون پہلوؤن سے ٹالدیا کچھ نہ کہہ سکے
ہر چند اونکو وصلکا اقرار ہی رہا

زاہد کی توبہ توبہ ہی گھونٹ گھونٹ پر
سو بوتلین اوڑا کے بھی ہشیار ہی رہا

دیکھین ہزار رشک مسیحا کی صورتین
اچھا رہا جو عشق کا بیمار ہی رہا

صدقے مین تمنے چھوڑ دئے ہین بہت اسیر
مین بھی رہا ہوا کہ گرفتار ہی رہا

لذت وفا مین ہے نہ کسیکی جفا مین ہے
دلدار ہی رہا نہ دل آزار ہی رہا

جلوہ کے بعد وصلکی خواہش ضرور تھی
وہ کیا رہا جو عاشقِ دیدار ہی رہا

۲۰
کہتے ہین جلکے غیر محبت سے داغ کے
معشوق اسکے پاس وفادار ہی رہا
۱۰

حشر مین بھی مبتلا اوسپر جہان ہو جائیگا
جو یہان ہوتا ہے وہ اوس دن وہان ہو جائیگا

دلسے بھی باتین نہین کرتا کبھی مین اسلئے
وہ ستمگر بدگمان یہ رازدان ہو جائیگا

آستین سے پونچھ لے بہتے ہوے آنسو مرے
ہاتھ تیرا مجھپہ اے قاتل روان ہو جائیگا

اونکے گھر سے جب بگڑ کر مین چلا تو یہ کہا
آپکے جانے سے کیا سونا مکان ہو جائیگا

حسن تیرا عشق میرا ابتلائے روزگار
آفت آجائیگی یہ چرچا جہان ہو جائیگا

دلکو مدت مین کیا تھا خوگرِ طرزِ ستم
کیا خبر تھی وہ یکایک مہربان ہو جائیگا

چپ رہونین حشر مین آپ ایسی ہی کہی
ہو سکیگا حال دل جتنا بیان ہو جائیگا

سخت جانی تیری تیرونکو لادیگی لہو
ہر لبِ سوفار چشمِ خونفشان ہو جائیگا

دیکھ لینا آرزوی وصل مین میرا مآل
بیٹھے بیٹھے یونہی اکدن ناگہان ہو جائیگا

۲۱
داغ کو ہم یہ نسمجھے تھے کہ تیرے عشق مین
ہاے ایسا شخص بھی بے خانمان ہو جائیگا
۱۳

ارمان بھرے دلکا نہ یون نام نکلتا
ناکامیِ جاوید سے بھی کام نکلتا

گر سلسلۂ نامہ و پیغام نکلتا
تو اے دلِ ناکام بڑا کام نکلتا

وہ چپ ہی رہی ورنہ مرے ذکر وفا پر
تعریف مین بھی پہلوِ دشنام نکلتا

ہوتا ہی حسینونکا یہی وقت نمائش
ورنہ مہِ کامل نہ سرِ شام نکلتا

وہ کاش مرے قتل کو آتی مگر آتے
ارمان تو ای گردشِ ایام نکلتا

فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ خراشی
گر لاکھ برس ہاتھہ سے یہ کام نکلتا

معلوم نتھا یون تمہی باتونمین گہاتین
آغاز مین کیا عشق کا انجام نکلتا

کیا حضرتِ زاہد ہی بنے پیرِ مغان آج
میخانہ سے باہر نہین اکِ جام نکلتا

گھبرا کے نکلتا نہ ترا ناوک دلدوز
پہلو مین اگر گوشۂ آرام نکلتا

آنکھوں مین تو رہتی ہین وہ کاجل بھری آنکھیں
آنکھوں سے نہ کیون خون سیہ فام نکلتا

دشمن کی ندامت نے انہین پیار دلایا
اے کاش مرے ذمے بھی الزام نکلتا

پیغامبر اوس شوخ کو لا یا مجھے لیچل
خالی تری باتون سے نہین کام نکلتا

۲۲

ای داغ سناتی غزل اوس شوخ کو ہم بھی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا

۱۱

ہے رشک کہ اغیار کو دیکھا اوسے دیکھا
ہمچشم خریدار کو دیکھا اوسی دیکھا

تصویر رخ یار کو دیکھا اوسے دیکھا
خورشید پر انوار کو دیکھا اوسی دیکھا

مشتاق سے کھلتے ہین محبوب کے انداز
جب طالب دیدار کو دیکھا اوسی دیکھا

حیرت سے تیری دیکھنے والے کی یہی شکل
جس شخص نے دیوار کو دیکھا اوسے دیکھا

کیا فتنۂ محشر ہے جو اوس مین نہین ہے
ظالم تری رفتار کو دیکھا اوسے دیکھا

دیکھا نہ اوسے دیکھکے ہوش اوڑ گئی تیرے
ناصح بت عیار کو دیکھا اوسے دیکھا

کہدی ارنی گو سے کوئی جا کے سر طور
گر شعلۂ رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا

عاشق کو یونھی دیکھتے ہین دیکھنے والے | ہر مرتبہ تلوار کو دیکھا اوسی دیکھا

وہ آنکھہ دکھاتے ہین یہ تمنا ہنین ہمکو | جیسے کسی بیمار کو دیکھا اوسی دیکھا

آنکھہ اپنی لڑی رہتی ہی محفل مین کسی سے | بیتاب جو دو چار کو دیکھا اوسی دیکھا

۲۳ ۱

ای داغ اوسی شوخ کے مضمون بھرے ہین | جسنے مری اشعار کو دیکھا اوسے دیکھا

۱۶

دیکھہ لیگا یہ مزا حشر مین جو جائیگا | آپ جو حکم کرینگے وہی ہو جائیگا

کیا مرے قتل کا یون پردہ نہو جائیگا | بیٹھہ کر اہل عزا مین کوئی رو جائیگا

لیکے دل دو گے تو دو بھر مجھے ہو جائیگا | تم ذرا اوس سے بھی یہ پوچھہ تو لو جائیگا

چین آئی اسے تکیہ تری سر کا بنکر | کاٹ ڈالو انکا مراہاتھہ جو سو جائیگا

غیر آیا ہی عیادت کو اگر آنے دو | وہ بھی کمبخت مری جان کو رو جائیگا

آسمان ہو کہ زمانہ ہو غرض کوئی ہو | تم جسے دوست بناؤگے وہ ہو جائیگا

نامہ بر دیدہ بیدار ہمارا لیجا | یہ تو جاگے گا جو تو راہ مین سو جائیگا

کیون نگہبان بنی آپ پرائے دلکی | مفت کا مال ہی کھو جائیگا کھو جائیگا

حشر تک بات نجائیگی جو تم چاہو گے
گھر کا گھر ہی مین ابھی فیصلہ ہو جائیگا

کہہ گیا ساقیِ سرشار یہ چلتے چلتے
آپ جو رنگ مین ڈوبیگا ڈبو جائیگا

یہ وہ حالت ہی کہ ہنستونکو رولا دیتی ہے
جو ہنسانی مجھے آئیگا وہ رو جائیگا

فیصلہ آج کئی لیتے ہین کچھہ ہو جائے
لو سہی اونسے خوشی رنج تو ہو جائیگا

روز جیتین ہین صفین نامہ برونکی بیکار
نہین جمتا وہ کمر ذہن مین جو جائیگا

خط کی ان کو نقل کہ قاصد کی تو ماردو صبح
یہ بھی گم ہو گا مرا نامہ بھی کھو جائیگا

وصل کے باب مین کیا حرف تو ہنسکر بولے
کیون مری جاتی ہو ہو جائیگا ہو جائیگا

۲۴

داغ تم داغ جدائی کے گلے کرتے ہو
چار چھینٹو نہین چلتے ہوئے دھو جائیگا

۱۰

رکے جو کام تو بیداد بس نہین چلتا
پرائے بس مین ہی کچھہ اپنا بس نہین چلتا

ہمارے سینے مین پہرون نفس نہین چلتا
جب اونسنے رو کدیا کہکے بس نہین چلتا

دکھائین کوچۂ قاتلمین جان نثارونکو
ہمارے ساتھہ کبھی بوالہوس نہین چلتا

بہت ہمارے ٹھہرنے سے تنگ ہی صیاد
کہ چار دن سے زیادہ قفس نہین چلتا

گذر گئی ہین جو دن پھر آئینگے ہرگز
کہ ایک چال فلک ہر برس نہین چلتا

مریض غم سے چلا پیش کیا طبیبونکی
بغیر حکم الٰہی نفس نہین چلتا

وہ شہسوار ہے بت اپنے دل مین حیران ہے
کہ میری خاک سے آگے فرس نہین چلتا

وہ بدگمان ہے وہی نازنین مرا صیاد
کہ اپنے ہاتھ مین لیکر قفس نہین چلتا

کبھی ادھر تو کبھی ہے ادھر وہ شاہسوار
یہ بانکپن ہے کہ سیدھا فرس نہین چلتا

ملے جو داغ تو کیسا بنائین ٹھیک اوسی
ہزار کوس سے کچھ اونکا بس نہین چلتا

ایکہی شکوہ مین سامان وصلکا برہم ہوا
کیا ہنسی مین رنج پھیلا گلشن عیش مین غم ہوا

حال میرا دوسرا گویا مزاج یار ہے
یہ سنبھالے سے نہ سنبھلیگا اگر برہم ہوا

ناامیدی تیری صدقے تو نے دی راحت مجھے
کم ہوا جب ایک ارمان ایک دشمن کم ہوا

بے اثر ہو تو بھی طوفان ہین دریا تو ہو
حسرت اوس آنسو پہ ہے جو قطرۂ شبنم ہوا

چارہ گر درمان سے بھی ہوگا ادھر دو کی چھٹ
تھوڑی تھوڑی لطف سے دی دو دل کم کم ہوا

آگے آگے رنگ لائیگا ابھی مضمون غم
نامہ بر کہتا ہی اک لفظ پر ماتم ہوا

درد دل معشوق کا غصے سے نہیں اچارہ گر
صبح ہجر اپنی ہے غمگین اور دوہرا دل لگا یہاں

یہ نہ ٹہرا کہ کم ہوا جب کم ہوا تو سم ہوا
آئینے سے کہتے ہیں یہ کیا مرا عالم ہوا

٢٦ ٩

داغ پھر اوس آفتِ جان سے بڑہائی رسم و راہ
پہلے تھوڑا رنج پایا پہلے تھوڑا غم ہوا

کہو جب تم یہ ہے بیمار میرا
تو کیونکر دور ہو آزار میرا

یہی دل باعثِ آزار میرا
یہی غمخوار میرا یار میرا

پیام شوق بھی قاصد ادا ہو
نہ آئے نام بھی زنہار میرا

جدائی میں بھی ہوگا کوئی مطلب
وہ کرتے ذکر کیوں بیکار میرا

مجھے کوسیں بلا سے گالیاں دیں
مگر وہ نام لیں ہر بار میرا

کہوں گا حشر میں یہ کون ہیں کون
مزا دیجائیگا انکار میرا

خدا ہے حشر کے دن پکارے
کہاں ہے طالبِ دیدار میرا

قیامت ہے سنے وہ سر جھکائے
خدا کے سامنے اظہار میرا

مجھے تم جانتے ہو داغ ہوں میں

۲۷ کہین جاتا ہے خالی وار میرا ۱۶

جب جوانی کا مزا جاتا رہا
زندگانی کا مزا جاتا رہا

وہ قسم کھاتے ہین اب ہر بات پر
بدگمانی کا مزا جاتا رہا

داستانِ عشق جب ٹھہری غلط
پھر کہانی کا مزا جاتا رہا

خواب مین تیری تجلی دیکھ لی
لن ترانی کا مزا جاتا رہا

مٹ گئی اب داغ فرقت کی جلن
اس نشانی کا مزا جاتا رہا

چھُٹ سکے برسات مین کیونکر شراب
سرد پانی کا مزا جاتا رہا

درد نے اوٹھکر اوٹھایا بزم سے
ناتوانی کا مزا جاتا رہا

غیر پر لطف و کرم ہونے لگا
مہربانی کا مزا جاتا رہا

کوئی تجھپر بغرض مرتا نہین
جانفشانی کا مزا جاتا رہا

آپ وہ اپنی نگہبان بن گئے
پاسبانی کا مزا جاتا رہا

دوسرا کوئی نہ تجھسا بن سکا
نقش ثانی کا مزا جاتا رہا

جب شرابِ کہنہ مین پانی ملا
اس پرانی کا مزا جاتا رہا

دوسرا پورا پڑا قاتل کا ہاتھ
سخت جانی کا مزا جاتا رہا

نامہ بر سے طی کئے سارے پیام
منہ زبانی کا مزا جاتا رہا

کوئی دن کی اب ہوا کہا ہیں ہم
دانے پانی کا مزا جاتا رہا

۲۸

داغ ہی کے دم سے تھا لطفِ سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا

۱۳

وہ جانا پھیر کر چتون کسیکا
ہمارے ہاتھ میں دامن کسیکا

غبار آلودہ ہیں پائے حنائی
مٹا کر آئے ہو مدفن کسیکا

زمانے کے چلن سیکھے ہیں تونے
کسیکا دوست ہی دشمن کسیکا

دلِ ویران کو جب دیکھا تو بولے
یہ ہی اوجڑا ہوا مسکن کسیکا

کہا غنچے سے مرجھا کر یہ گل نے
ہمیشہ کب رہا جوبن کسیکا

پڑا تھا ہائے کس کمبخت کے ہاتھ
کہ ہے رکتا ہوا دامن کسیکا

کلیجا تھام لوگے جب سنو گے
نہ سنوائے خدا شیون کسیکا

گرے گی طور پر اک اور بجلی
چمکتا ہے رخِ روشن کسیکا

گئے وہ جانبِ گورِ غریبان
برابر ہو گیا مدفن کسیکا

مرے ماتم میں وہ آئیں تو کہنا
کریں غم آپکے دشمن کسیکا

کسیکا دم نکلتا ہے کسی سے
کسی پر حال ہی روشن کسیکا

تجلّی روزنِ دل سے عیاں ہے
جھروکے سے ہوا درشن کسیکا

٢٩

وہ پھرون دیکھتے ہین فراغ کی داغ
کسیکی سیر ہے گلشن کسیکا

٩

گیا ہی عرشِ معلّی پہ شور نالونکا
خدا بھلا کرے آزار دینے والونکا

اونھین جو بخت قیامت سے ہی قیامتکے
عجیب حال دگرگون ہی پائمالونکا

وہ اپنا دستِ حنائی بھی رکھتے ڈرتے ہین
علاج کون کرے میرے دلکی چھالونکا

ابھی سے پرسشِ اعمال ہو گئی پہلی
جواب سہل نہین تھا مرے سوالونکا

فلک پہ شمس و قمر ہین ہین لالہ و گل
مگر جواب کہان ہی تمہارے گالونکا

کھلا یہ برقِ تجلّی سے طور سے جلکر
ہمارا کیل ہی یہ حصہ ہی خوش جمالونکا

ہر ایک تار ہے رشتہ زلف و گیسو کاکل
تمہارے بال ہین یا کھیت ہی یہ کالونکا

کہیں نہیں تری درگاہ کی سوا یارب
فلک زدوں کا ٹھکانا خراب حالوں کا

۳۰
وہ پھول لالوں کا ملے وہ سہرا ہی داغ
وہ روز بھرنے پہ جمگھٹ پری جمالوں کا
۹

ردیف باے موحدہ

بزم سے آخر شب ہے سفر جام شراب
شام غربت ہوئی ساقی سحر جام شراب

ست دو مینا کو سر شام سے پہنا کیا تاک
نہ تھمی دست سبو سے کمر جام شراب

کثرت و مجمع اغیار سے محروم رہا
نہ ہوا بزم میں مجھ تک گذر جام شراب

محتسب لگا جواب اپنے ستم کا تو کیا
کل جو کوثر پہ ہوا دادگر جام شراب

یہ بھی اے محتسب او سبل لائے کہیں دشمن
اڑ گئی پہنچی ہو جو مجھ تک خبر جام شراب

خون دل رنگ کا مری پیاس سے یہ ہی ساقی
کوئی پھر کا نہیں ہے جگر جام شراب

بزم دشمن میں رہے آپ تو صوفی بنکر
سرخ آنکھوں میں کہاں ہے اثر جام شراب

سی گا رنگ بنا ہے جگر میں خمیا نہ یہ دل
چشم ناسور ہوئی چشم تر جام شراب

نہیں معلوم کہ اے داغ تو ہے کس میں مست

۳۱ نہ تلاشِ بت مہوش نہ سرِ جامِ شراب ۱۴

میرے ہی دم سے مہر و وفا کا نشان ہے اب
تجھ سا اگر نہیں ہے تو مجھ سا کہاں ہے اب

اک اک گھڑی ہے وعدے کی اک اک برس مجھے
تم وہ گھڑی کہو مرے وردِ زبان ہے اب

کیا مر گیا ہوں دیکھ تو اے بیچارہ گر مجھے
اونکی زبان سے میری وفا کا بیان ہے اب

آخر یہ ہو گیا دہنِ تنگ کا جواب
گنجائش اپنی آپکے دل میں کہاں ہے اب

اس حال کو پہنچ گئیں دل کی خرابیاں
تیرا مکان ہے نہ خدا کا مکان ہے اب

باقی ہے آدمی سے اگر اسکا کیا جواب
گھبرا کے وہ یہ کہتی ہیں وقتِ اذان ہے اب

سینے سے میرے دست تسلی اوٹھائیے
یہ بھی دلِ نحیف کو بارِ گران ہے اب

دیکھو ذرا سی شرم نے سب کچھ مٹا دیا
وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہاں ہے اب

بعدِ فنا بھی اور مکدر کیا اوسے
میرا غبار میرے لئے آسمان ہے اب

مین کیا کہ اوسنے غیر کو روکا ہے بارہا
چلتا ہوا رقیب سے بھی پاسبان ہے اب

کیا لطف دوستی کہ نہیں لطف دشمنی
دشمن کو بھی عدو دیکھئے پورا کہاں ہے اب

اس دور میں نصیب کہاں عشقِ جاودان
غم بھی اگر ملے تو وہی ارمغان ہے اب

قاصد کی خاک آئی ہے اوڑکر ہوا کے ساتھ | ہر پرزہ پرزہ نامہ کا برگِ خزان ہوا
یہ کیا کہا کہ حشر کے دن آزمائینگے | مین خوب جانتا ہون مرا امتحان ہوا
لاؤ ور سنی شکوۂ وصلِ رقیب پر | وہ صاف صاف کہتی ہین فرصت کہان ہوا
لایا ہے مجھکو بخت رسا بزم عیش مین | مجھسے ڈرو کہ دوست مرا آسمان ہوا

۳۲ تمکو یقین نہین تو نہو اسکا کیا علاج
کمبخت داغ تمسے بہت بدگمان ہوا ۱۵

ردیف تای فوقانی

عالمِ یاس مین گھبرائے انسان بہت | دل مبتلا ہے تو حسرت بہت ارمان بہت
قتل ہونے نہ دیا شکر جفا نے مجھکو | کام آتی ہین بُری وقت مین اوسان بہت
غیر کیواسطے سب طرزِ ستم بھول گئے | کچھ دوا کیجیے ہے آپکو نسیان بہت
ہو گیا رونکی صدمون سے کلیجہ پتھر | نکلی ٹوٹی ہوئی قاتل تری پیکان بہت
کاش دو چار ہزار و نہین ہوتون کافر عشق | ہمنے کعبے مین بھی دیکھی نہ مسلمان بہت
سر اوٹھاتا نہین تو شرم جفا ظالم سے | پا گئی ہین کسی کمبخت نے احسان بہت

تم کو بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا
ہم کہ ناکردہ گنہ اور پشیمان بہت

حسرتیں روز نئی دل میں بھری جاتی ہیں
تھوڑی تھوڑی بھی اگر جاتی ہیں مہمان بہت

سوچ لو دل میں تو ہے عشق بہت دشوار
نہ سمجھیے تو یہی کام ہے آسان بہت

وعدہ کرتے ہی پلٹ جاؤ ہم اس خو سے نہیں
دل غمگین کو خوشی کی تو ہو اک آن بہت

دل سے کسطرح بھلاؤں تجھے ای پردہ نشین
بیخودی میں بھی تو رہتا ہے ترا دھیان بہت

رنگ لائیگا ترا دست حنائی کافر
ایکدن لائینگے اس ہاتھ پہ ایمان بہت

حسرتیں لے تو چلی روح عدم کو لیکن
اس مسافر سے چلیگا نہ یہ سامان بہت

نہ ہوئی باتین ای حضرت واعظ تاثیر
یہ مسلم کہ پڑھا آپنے قرآن بہت

بزم احباب میں اے داغ کبھی تو ہنس بول
دیکھتے ہیں تجھے ہر وقت پریشان بہت

ردیف دال مہملہ

تیری گلی سے گو ہو صبا یا نسیم بند
ہوگی نہ بوی کاکل عنبر شمیم بند

گو اونکی گھر سے ہو گئی میری ندیم بند
رکھتا نہیں ہے کام کسیکا کریم بند

ہوگا دم اخیر بھی لب پر مرے الم
ہوگی زبان پڑھکے الم میم بند

بخشے گئے تو حشر مین ہم سیر مین رہے
آخر کو ہوگئے در خلد نعیم بند

جو خود نہ کھا سکے وہ کھلائے کسیکو کیا
رہتا ہی راتدن در گنج لئیم بند

قاتل کی طرز نیم تبسم اوڑائی ہی
لب نیم وا ہین زخم جگر کے تو نیم بند

ایسی سُنی ہین ہمنی بہت لن ترانیان
روکے سے کب رُکی ہی زبان کلیم بند

روکے سے کوئی رکتی ہین مژگان درفشان
باندھے سے بھی نہو کبھی دست کریم بند

چوریسی کوئی راتکو نکلا ہے دیکھیے
دروازہ گھر کا نیم ہوا اور نیم بند

ہم بحر اشک روک کے رکھتے ہین آنکھ مین
کوئی کرے تو کوزہ مین دریا حکیم بند

یون میرے دلمین گھر کیے ہین تیرے حسن نے
ہو جائے جیسے قلعے مین فوج غنیم بند

۴۳ ای داغ اونسے جور و جفا کا گلا عبث
تیرے لیے تو ہوگی نہ رسم قدیم بند ۱۴

ردیف رای مہملہ

جواب وصل نکلا آپکی منہ سے نہین ہنسکر
شکایت بھی نہان آئی تو لب پر آفرین ہنسکر

مکدر ہمکو رکھنا تھا تو یوں اے چرخ رکھنا تھا
کدورت دلمیں رہتی آ کے بیٹھکے کوچہ کی زمین نکر

جو کرتے پیروی مجنونکی ہم کیا ہمکو سودا تھا
مگر وہ دلمیں بیٹھا لیلیٔ محمل نشین نکر

رموز عشق سے واقف وہ ہیں یہ سچ کہا قاصد
وہی انا بھی چھوٹ جائیگی جو بھولے ہیں نکر

خیال نازکی سے کوئی نالہ کر نہیں سکتا
ہزاروں آفتوں سے بچ گئے تم نازنین نکر

یہان ہم بدنصیبونکے جو حصہ میں نہیں آئی
الٰہی ہوگئی کیا خوبیٔ قسمت وہیں نکر

شراب عشقکی ہمنے عجب تاثیر دیکھی ہے
بگڑ کر یہ کہیں دیتی ہے کیفیت کہیں نکر

کدورت سے بری ہے جو محبت پاک ہوتی ہے
یہی وہ عطر ہے جو روح ٹھہراتی زمین نکر

نہیں ہے تاب تا اثر خجلت سے آ نہیں سکتے
رہی ہے آہ سینہ میں لگا پتھر نگین نکر

خراش سینہ سے یہ دست وحشت گل کھلاتا ہے
بگاڑا جیب نے جیب آستین نے آستین نکر

کوئی معشوق سے ایسی بردستی بھی کرتا ہے
کہ تیرا نام چھپتا ہے ہر دلمیں نگین نکر

تمہارے لب کے آگے خندۂ گل کا یہ نقشہ ہے
کہ حسن صورت کو ہے بدشکل اترا ہے حسین نکر

عتاب آلودہ چہرے کی ادا پر کوہ ہے قاتل
مرے دلپر چھری پھرتی تری چین جبین نکر

یہ سنتی ہی ہا اک شور برپا دلکی محفلمیں

(۳۵) گئی تھی یہ آنکو کیا داغ دیوانی تمہیں بنکر (۲۵)

مٹ گئے عشق میں گھر سیکڑوں ویران ہو کر — پھر گئی آنکھہ تری گردشِ دوران ہو کر

کیوں نہ مر جاؤں اسی چھیڑ پہ قربان ہو کر — دلمیں چبھتی ہے تمنا تری مژگان ہو کر

جب کہیں جاتی ہو آتے ہو پشیمان ہو کر — تمکو جانا نہیں آتا ابھی مہمان ہو کر

اوسکو حسرت رہی دشمنِ ایمان ہو کر — کوئی دن دیکھلو اے داغ مسلمان ہو کر

ہمتو اوس داغ کے قائل ہیں جو چمکے تا حشر — دلکے پردہ میں چراغ تہِ داماں ہو کر

وردِ سر ہونے لگا سنکے زیادہ تعریف — اوٹھہ گئی آج وہ محفل سے پریشان ہو کر

سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر — آئے ہو کیا طرفِ گورِ غریباں ہو کر

بخیہ گر عیسیِٰ مریم ہو تو کیا کام مجھے — غیر کے ہاتھہ پڑی میرا گریبان ہو کر

خیر بہتر ہے تغافل ہی سہی سن لینا — جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہو کر

مصلحت سے نہ کیا جور تو کیا ہوتا ہے — آدمی توبہ کرے دلسے پشیمان ہو کر

نالے رہجاتے ہیں رک رک کے مرے سینے میں — تیر بیٹھا ہے ترا حلق کا درباں ہو کر

یہ ہنر دستِ جنوں کا یہ سلیقہ دیکھو — دھجیاں اوڑتی ہیں دامنکی گریباں ہو کر

کس خرابی مین ہین آزار محبت والے
یہ بگڑتا ہی مرض قابل درمان ہوکر

غیر کی خاک ترے کوچہ مین بیشک ہوگی
اشک برسے ہین مری آنکھ سے پیکان ہوکر

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہین
کوئی جو چاہی کرے آنکھ سے پنہان ہوکر

اپنے ہاتھون سے وہ خط چاک کرے ای قاصد
یہ رہیگا مری سینہ پہ گریبان ہوکر

کیون نہ ہو زیر فلک طالع دشمن کو فروغ
بخت چمکا ہی چراغ تہ دامان ہوکر

ضعف سی خوش ہو کہین جب ہاتھ رکھا سینے پر
اونگلیان چبھہ گئین دلمین ترے مژگان ہوکر

اس نزاکت سی ڈرے ہی کہ گلی پر میرے
تیری تلوار نہ رہجائی گریبان ہوکر

تیری حسرت مجھے لائی ہی تری محفل مین
مین نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارمان ہوکر

ہای ویرانئ دل بے سروسامانئ دل
تیرے ارمان بھی چھپتائی ہین مہمان ہوکر

نور کسکا ہی ہر دلمین سحر آہ کی ساتھ
رہگئی برق تجلی سی نمایان ہوکر

پاس ہنسنے کی محبت کبھی تو ہو جاتی ہی
کیون کہین جائے ہماری شب ہجران ہوکر

تجکو معلوم بھی ہی رات کو در پر تیرے
نالے کرتا ہی کوئی روز غزلخوان ہوکر

داغ تو کعبہ سے جاتا ہی جو بتخانے کو

(۳۶) شرم آتی نہین کمبخت مسلمان ہوکر (۱۲)

دل نکلے کسطرح تری پیکانکو چھوڑکر
جاتا ہی گھر سی کوئی بھی مہمانکو چھوڑکر

دستِ جنون نکا اور کرین چارہ گر علاج
سر پیٹتا ہون جیب و گریبانکو چھوڑکر

اک پل کی زندگی بھی غنیمت ہی دار پر
ملتی ہین اشک خاک مین مژگانکو چھوڑکر

اہل عدم سی کہدو مروّت سی دور ہی
تنہا نجاؤنگا شبِ ہجرانکو چھوڑکر

آیا ہون تیری دام مین صیاد باغ سی
اپنی مراد پر گل و ریحانکو چھوڑکر

قاتل خدا کیواسطے اک زخم اور بھی
تلوار پھر سنبھال نمکدان کو چھوڑکر

پوچھا جو اوسنے آؤگی کب ہنسکی چپ ہوے
چہرے پہ اپنی زلف پریشانکو چھوڑکر

دیکھی نہوگی سیر کبھی اُس نگار کی
دیکھو رقیب پر سگِ دربانکو چھوڑکر

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام
نشتر چبھوے ہین تو رگِ جانکو چھوڑکر

محشر سی جا مین خلد مین یارب کب ہوا
حیرت زدہ ہم اوس بتِ حیرانکو چھوڑکر

دنیا مین اور کوئی نہوتا گناہگار
بچتا رہا ہون دامنِ عصیانکو چھوڑکر

ہر چند رامپور مین گھبرا رہا ہی داغ

۳۷ — کسطرح جائے کلب علیخان کو چھوڑ کر — ۱۵

جو بل ہی تری زلف گرہ گیر سے باہر
وہ پیچ نہین ہے مری تقدیر سے باہر

حسرت دل نالان سے نہ نکلی ہے نہ نکلے
نکہت ہوئی غنچہ تصویر سے باہر

تم گہر سے نہ نکلو کوئی آیا ہی مسافر
تم بات تو کر لو کسی رہگیر سے باہر

حیران ہین خود اپنی اداؤن سے جہان مین
آئینہ سے وہ گھر مین ہین تصویر سے باہر

دربان کے جھگڑے نی بڑا کام نکالا
گھبرا کے وہ نکلی اسی تدبیر سے باہر

در پردہ جو مضمون اوسی نے لکھا ہی
ہی کاتب اعمال کی تحریر سے باہر

آئی ہو تو اب داغ ستم دیکھتی جاؤ
آتا ہے جگر نالۂ شبگیر سے باہر

حسرت ہی تری تجھ سی وفادار زیادہ
نکلی نہ دل عاشق دلگیر سے باہر

کہتی ہین مری قبر پہ پھر بھی تو دیکھین
یہ مردہ نکالو کسی تدبیر سے باہر

ای صید فگن دل مین کھٹکتا ہی پیکان
سوفار ہی سینۂ نخچیر سے باہر

اوس تیغ نگہ سی وہ ادا ہوتی ہی ظاہر
شمشیر نکل آتی ہی شمشیر سے باہر

دل ناوک مژگان تو جگر تیر نگہ نے
اس تیر سی باہر ہون نہ اوس تیر سے باہر

نقش قدم غیر کو اوس کوچہ میں دیکھا
اک چشمۂ حیوان ہے تو اک چشمۂ کوثر

یہ پاؤن نہون حلقۂ زنجیر سے باہر
دو قطرے ہین آب دم شمشیر سے باہر

۳۸

دلّی سے تو کلکتہ مین پہنچی مگر اے داغ
کیونکر ہون حصار فلک پیر سے باہر

۱۲

غیر بھی میری طرح کرتے ہین آہین کیونکر
مین بھی دیکھون تو پلٹتی ہین نگاہین کیونکر

ٹھہرے ہے عہد جو اپنی امنگ اور ترنگ
دل بھی مانے وہ رقیبونکو نباہین کیونکر

نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا
دوستی اون سے بدخو سے نباہین کیونکر

زیر دیوار کبھی جھانک کے تم دیکھو تو لو
ناتوان کرتے ہین دل تھام کے آہین کیونکر

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتی ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہین چاہین کیونکر

جب وہ آنکھون مین سمائی کے مرے دل مین آئی
بند ہون ناصح نافہم یہ راہین کیونکر

شرم سے آنکھ ملاتی نہین دیکھا اونکو
پار ہوتی ہین کلیجے کی نگاہین کیونکر

درد مندون سے کہین ضبط فغان ہوتا ہے
چپکے چپکے تری بیمار کراہین کیونکر

یہ چلن کس نے سکھائے یہ طریقے کس نے
آ گئین جور و جفا کی تمہین راہین کیونکر

لالۂ و گل کو جو دیکھا تو کہا مجنون نے
سر پہ کانٹون کی ہو یہ سُرخ کلاہین کیونکر

غیر کی چاہ کا دم بھرتے ہو تم کیا جانو
نالے کس طرح کیا کرتے ہین آہین کیونکر

٣٩
داغ وہ چاہتے ہین غیر کو چاہی یہ بھی
جو بُرا چاہے ہمارا اوسے چاہین کیونکر
١١

ردیف میم

محشر مین بھی کسیکے اوٹھائینگے ناز ہم
ایسی نیاز مند ہین اے بے نیاز ہم

چاہین پئی نشاط سلیمان سے تخت و بخت
مانگین مسیح و خضر سے عمر دراز ہم

کیا کیا بہانے موت سے کرتے ہین رات دن
تجھسے زیادہ ہجر مین ہین حیلہ ساز ہم

دلسے موافقت ہی نہ دلبر سے اتفاق
بو لاگ ہین کسی سے نہین کچھ بھی ساز ہم

ہوگی فقط شریک دعا ایک بیکسی
میت پہ اپنی آپ پڑھینگے نماز ہم

انسانکی مجال ہے طاقت بشر کی ہو
تم بھاگتے ہو جیسے اوٹھاتے ہین ناز ہم

دلکی بُری بھلی کو سمجھتے پیام بر
کیا وصل مین کہا اسکی نہین ہین محل ہم

واعظ یہی کہے کہ پیدا ہی کیون ہوئے
دنیا مین آئے اور ہین پاکباز ہم

اسمین بھی کوئی بھید ہے تم جانتے نہین — کھتے ہین ایک ایک سے کیون دلکی راز ہم
جب سنتی ہین کہ آپ دو چار مر گئے — دلواتی ہین قیبونکی اپنے نیاز ہم
وہ دن گئے کہ داغ تھی ہر دم بتونکی یاد — پڑہتی ہین پانچ وقت کی اتو نماز ہم

شبِ وصل بھی لب پہ آئے گئی ہین — یہ نالے بہت منہ لگائے گئی ہین
خدا جانے ہم کسکے پہلو مین ہونگے — عدم کو سب اپنے پرائے گئی ہین
وہی راہ ملتی ہی چل پھر کے ہمکو — جہان خاک مین دل ملائے گئی ہین
مرے دلکی کیونکر نہو پائمالی — بہت اسمین ارمان آئے گئی ہین
گلے شکوے جھوٹے بھی تھی کس مزے کے — ہم الزام دانستہ کھائے گئی ہین
نگہ کو جگر زلف کو دل دیا ہے — یہ دونون ٹھکانے لگائے گئی ہین
کہی جب ہم بھی دم عرضِ مطلب — وہ اک اک کے سَو سَو سنائے گئی ہین
فرشتے بھی دیکھین تو کھلجائین آنکھین — بشر کو وہ جلوے دکھائے گئی ہین
چلو حضرتِ داغ کی سیر دیکھین — وہان آج وہ بھی بلائے گئی ہین

بت کو بت اور خدا کو جو خدا کہتے ہین — ہم بھی دیکھین تو اوسے دیکھکے کیا کہتے ہین
ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین — سب مین اڑجاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہین

کچھ تمہارے لب اعجاز نما کہتے ہین | پر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا کہتے ہین
سب مجھے شیفتۂ ناز و ادا کہتے ہین | تم تو کہتے ہی نہین کچھ سے کیا کہتے ہین
جب بھلے ہین وہ بُرونکو بھی بھلا کہتے ہین | نہ بُرا سنتی ہین اچھے نہ بُرا کہتے ہین
بزم احباب مین نایاب وصالِ معشوق | اب کسی شے مین نہین جسکو فنا کہتے ہین
نالہ بیساختہ قاصد کی زبان سے نکلا | کوئی کہتا ہے جسے تیر قضا کہتے ہین
اوسکے ہاتھون سے یہی ذلت و خواری ہوگی | غیر اپنی تو خبر لین مجھے کیا کہتے ہین
سخنِ شاہ و گدا خیر سے خالی نہ سُنا | وہ دعا کرتے ہین جسکو یہ دعا کہتے ہین
مین گنہگار اگر عشق مجازی ہے گناہ | ہین خطا وار اگر اسکو خطا کہتے ہین
دعوی مہر و وفا اونکی زبان پر آیا | اور سنیئے کہ وہ میرا ہی کہا کہتے ہین
کوئی خوبی نظر آتی نہین بجز حسن نظام | اے فلک سیر فی صفت عیب بجا کہتے ہین
وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہدینگے | غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہین
چوٹ کھانے سے جو دل ٹوٹ گیا ہے اپنا | لوگ اسکو بھی ترا عہد وفا کہتے ہین
نہین ملتا کسی مضمون سے ہمارا مضمون | طرز اپنا ہی جدا سب سے جدا کہتے ہین

کیا سناتی ہو کہ ہم قتل کرینگے تجھکو | اسکو ہم مژدۂ اندوہ ربا کہتے ہین
شکوۂ ہجر پر اوس شوخ نے مجکو لکھا | جو رہی دلمین کہین شکوہ جدا کہتے ہین

۴۲ پہلے تو داغ کی تعریف ہوا کرتی تھی ۱۲
اب خدا جانے وہ کیون اوسکو برا کہتے ہین

اسکی شرارتین بھی قیامت سے کم نہین | دل تجھسے بڑھکے کسی صورت سے کم نہین
اندوہ و درد و یاس و غم و رنج اپنے پاس | جو کچھ ہے وہ تمہاری عنایت سے کم نہین
دنیا مین ان بتون نے جلایا ہے اسقدر | دوزخ بھی میرے واسطے جنت سے کم نہین
مژگان نے تیری چاک کئے عاشقون کے دل | دست مژہ بھی پنجۂ وحشت سے کم نہین
وہ لذت وصال ہے لیتے ہین جان و دل | یہ مہربانیان بھی عداوت سے کم نہین
کیا ماجرا کہون دل امیدوار کا | اک آرزو ہزار مصیبت سے کم نہین
یہ ناز یہ لگاوٹ یہ چہل بل یہ شوخیان | تم اوس سے بھی سوا ہو قیامت سے کم نہین
اوسکا ثواب لیتے ہی واعظ ہین تو ہین | نظارہ میکدہ کا عبادت سے کم نہین
ہر شام ہی سے وصل مین تکتا ہون صبح | یہ انتظار بھی مری حشر سے کم نہین

وہ اپنے دلمین خوش ہین یہ ہی بات ہی کچھ اور
خون جگر کبھی نکر وِنگا تمام عمر

شکر جفا و گریۂ شکایت سی کم نہین
جو رزق ملگیا مری قسمت سی کم نہین

۴۳

تونے دیا فروغ تو ہی داغ آفتاب
ذرّہ بھی ورنہ اوسکی حقیقت سی کم نہین

۱۳

مجال کسکی ہے ای ستمگر سنائی جو تجکو چار باتین
بھلا کیا اعتبار تونے ہزار منہ ہین ہزار باتین
رقیب کا ذکر وصل کی شب پھر اوسپہ تاکید ہے کہ سنئی
تمہین تو اک داستان ٹھہری ہمین یہ ہین ناگوار باتین
اونہین نکیون عذر دردسر ہو جب اسطرح کا پیام ہو
غضب کیا عمر بھر کی اوسنے تمام کین ایکبار باتین
جو کیفیت دیکھنی ہی زاہد تو چلکے تو دیکھہ میکدے مین
بہک بہک کر ہری فرکی سنائینگے بادہ خوار باتین
نگاہین دشنام دی رہی ہین ادائین پیغام دی رہی ہین

کبھی نہ بھولینگے حشر تک ہم رہینگی یہ یادگار باتین

بہل ہی جائیگا دل ہمارا کہ ہجر کی شب کو رحم کھا کر
تمہاری تصویر بول اوٹھیگی کریگی بے اختیار باتین

ہمارے سر کی قسم نہ کھاؤ قسم ہے ہمکو یقین نہو گا
تمہارے ناپائدار وعدے تمہاری بے اعتبار باتین

مرے جنازے پہ کیون وہ آئی کہ اولٹے طعنے مجھے سُنا کے
کہا کیے جو زبان پر آیا سُنا کیے سوگوار باتین

فسانۂ درد و غم سُنایا تو بولے وہ جھوٹ بولتا ہے
سُنی ہوئی ہو بہت کہانی نہ ہمسے ایسی بگھار باتین

مزا تو اوسوقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پر
خدا کے آگے مری تمہارے اگر ہون روز شمار باتین

ابھی سے ہی کچھ اوداس قاصد ابھی سے بدحواس قاصد
سنبھل سنبھل کر سمجھ سمجھ کر کریگا کیا بیقرار باتین

تمہاری تحریر مین ہے پہلو تمہاری تقریر مین ہی جادو
کھلے نہ کسطرح دل ہمارا جہان ہون یہ پیچدار باتین

۲۴ بسی بلا ہی یہ داغ پرفن تم اسکو ہرگز نہ منہ لگانا
وگرنہ ڈھب سے لگا ہی لیگا سنین اگر اسکی چار باتین ۱۹

تباہ ماہوش اوجڑی ہوئی منزلین رہتے ہین
کہ جسکی جان جاتی ہی اوسکی دلمین رہتے ہین

ہزارون داغ پنہان عاشقونکے دلمین رہتے ہین
شرر پتھر کے صورت انکی آب و گل مین رہتے ہین

زمین پر پانون نخوت سے نہین رکھتی تری سیکر [?]
یہ گویا آسمانکی دوسری منزلمین رہتے ہین

محبت مین مزا ہی چھیڑ کا لیکن مزا کی ہو
ہزارون لطف ہر اک شکوۂ باطل مین رہتے ہین

خدا رکھی سلامت جنکو اونکو موت کب آئی
تڑپتے لوٹتے ہم کوچۂ قاتلمین رہتے ہین

ہزارون حسرتین وہ ہین کہ روکے سے نہین رکتین
بہت ارمان ایسی ہین کہ دلکی دلمین رہتے ہین

یہانتک تنگ ہین چلتے چلتے تیر [?] ناوک [?]
کہ اب چھپ چھپکی ناوک سینۂ بسمل مین رہتے ہین

نہ دیکھی ہوگی رندونکی بھی تو نے پاک بازی [?]
کہ یہ بیمار [?] نرگس [?] آب و گل مین رہتے ہین

محیط عشقکی ہر موج طوفان خیز ہی ایسی
وہ ہین گرداب مین جو دامن ساحل مین رہتے ہین

خدا رکھے محبت نے کئے آباد دونوں گھر
میں اونکے دل میں رہتا ہوں وہ میرے دل میں رہتے ہیں

جو ہوتی خوبصورت تو نہ چھپتی قیس سے لیلے
مگر ایسی ہی ویسے پردۂ محمل میں رہتے ہیں

ہمارے سایے سے بچتا ہی پھر اک بزم میں اوسکی
ہمیں دیکھو کہ ہم تنہا بھری محفل میں رہتے ہیں

شراع مہر والفت غیر کے دل میں نہ پہنچیگے
عبث وہ رات دن سعی بیحاصل میں رہتے ہیں

تو انکو محرم اسرار تو نے کیوں کیا یارب
کہ یہ کافر ہر اک خلوت سرا دل میں رہتے ہیں

فلک دشمن ہوا گردش دو انکو جب بلی رات
زیادہ راہ سے بھٹکے جو منزل میں رہتے ہیں

ترا ساقی کہاں تقصیر میں ہم دل گرفتونکی
خدا پر خوب روشن ہے کہ جس مشکل میں رہتے ہیں

رہی پیر مغانکی پاس کیونکر شیخ معصوم بھی
جو رہتی ہیں تو کامل صحبت کامل میں رہتے ہیں

ہیں شدا جیسا عار تمکو قتل کرنے سی
بڑی مشکلیں رکھتے ہو بڑی مشکل میں رہتے ہیں

۴۵
کوئی نام ونشان پوچھے تو اے قاصد بتا دینا
تخلص داغ ہے وہ عاشقونکے دل میں رہتے ہیں
۱۱

یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہیں
وہ ایک ہی تو شخص ہے تم جانتے نہیں

بد عہد لوگوں کو آپ کیا جانتے نہیں
کل مان جائینگے اسی ہم مانتے نہیں

وعدہ ابھی کیا تھا ابھی کھائی تھی قسم
کہتے ہو سچ کہ ہم تجھے پہچانتے نہیں

چھوٹیگی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی
تم ہاتھ میرے خون میں کیوں سانتے نہیں

مہر و وفا کا کب اونہیں آتا ہے اعتبار
جبتک کسی کو وہ خوب طرح جانتے نہیں

سر باز و جان نثار محبت وہ ہیں دلیر
رستم بھی ہو تو کچھ اوسے گردانتے نہیں

اونکا بھی مدعا تھا مرا مدعا نہ تھا
پر کیا کروں کہ وہ تو مری مانتے نہیں

تن جائینگے جو سامنے آئیگا آئنہ
دیکھیں تو کسطرح وہ بھویں تانتے نہیں

نکلا ہے جو زبان سے اوسکو نباہیے
ایسی وہ اپنی دل میں کبھی ٹھانتے نہیں

جب دیکھتی ہو مجھکو چڑھاتی ہو آستین
دامن عدو کی قتل پہ گردانتے نہیں

۴۶

کیا داغ نے کہا تھا جو ایسے بگڑ گئے
عاشق کی بات کا تو برا مانتے نہیں

۱۱

پردے پردے میں عتاب اچھے نہیں
ایسے انداز حجاب اچھے نہیں

میکدے میں ہو گئی چپ چاپ کیوں
آج کچھ مست شراب اچھے نہیں

جب سوال وصل پر کرتا ہوں ضد
ٹور کے دیتی ہیں جواب اچھے نہیں

واله وشیدا کهو تم غیر کو
اوسکی جانب سے خطاب اچهی نهین

ای فلک کیا هی زمانی کی بساط
دمبدم کے انقلاب اچهی نهین

صورت اچهی هے تو سیرت هی بری
ایسے معشوق انتخاب اچهی نهین

تو بهی اوسکی زلف پیچان هو گیا
ایدل ایسی پیچ وتاب اچهی نهین

اور سنئے مجکو سمجهاتے هین وه
ڈهنگ سے خانه خراب اچهی نهین

کوئی بزم وعظ سے کهتا گیا
ایسے جلسے بی شراب اچهی نهین

توبه کرلین هم می معشوق سی
بی مزا هین یه ثواب اچهی نهین

۲۸

اک نجومی داغ سی کهتا تها آج
آپ کے دن ایجناب اچهی نهین

۱۱

کیا کهین تجکو جو پهر فتنه گر نکهون
جسکو دنیا کهی اوسکا کیونکر نکهون

سنگدل کهنی سی تو آپ برا مان گئی
یه جو کچهه سنئیے یه هی اسکو بهی ستمگر نکهون

فائده کیا جو کهون تمسے معصیت اپنی
سامنے داور محشر کے یه دفتر نکهون

مهربانی سی کسی شخص نے پوچها جو مزاج
سخت مشکل هی که حال دل مضطر نکهون

چھیڑ کر حال عدو چھیڑ سی چپ ہو جاؤن
وہ کہین پھر کہو مین اوسکو مگر نکہون

بات کہنے کا مزا کیا جو غلط تم سمجھو
گر یقین ہو تو کہون گر نہو باور نکہون

میری شامت ہی کہون آپکا بگڑا ہی مزاج
اوسکو بگڑا ہوا مین اپنا مقدر نکہون

دلکی تاکید ہی ہر حال مین پاس وفا
کیا ستم ہی کہ ستمگر کو ستمگر نکہون

غیر کا حال چھپائی سی کوئی چھپتا ہی
گو کسی جھینپ سی مین آپکی منہ پر نکہون

غیر کیواسطی دیدار بھی ہی داد بھی ہی
کسطرح گھر کو تری عرصۂ محشر نکہون

۴۸
ابکی کچھ منہ سی نکالا تو تمہین جانوگی
داغ پھر مجھکو نہ کہنا جو برابر نکہون
۹

یعنی موئی ہی یہ گردش تو نکی پھندو نین
چھڑا دی کوئی ہو اتنا خدا کی بندو نین

جنونکی خانہ خرابی سی آ کہان وحشت
پھنسا ہوا ہی یہ برات گھر کی پھندو نین

ادسی سی ہوتی ہین اللہ از بی نیازی کی
بجھ ہی قدیم تمہاری نیاز مندو نین

اوڑا جو پیکی خط شوق ہو گیا عنقا
وہ تیز پر ہی کبوتر مرا پرندو نین

نکل کی جائی کہان دل تمہاری زلفونسی
پھنسا ہی ایک نخچیر دو کمندو نین

خدا کا ذکر تو اونکے سامنے کرتے
مگر وہ ایک ہی کافر ہی خود پسند نہین

نکال لیتے ہین وہ رو کے ہم بھی دل کا بخار
جو بیٹھ جاتی ہین وہ چار درمند نہین

چڑہا دی نیزہ پہ سر میرا کاٹکر قاتل
کہ یہ شہید بھی نامی ہو سربلند نہین

۴۹
ہوئی ہی داغ محبت مین تھوڑی بدنامی
یہ منہ دکہانیکے قابل ہی بہائی بند نہین
۱۹

راہ پر اونکو لگا لائی تو ہین باتونمین
اور کھلجائینگے دو چار ملاقاتونمین

یہ بھی تم جانتی ہو چند ملاقاتونمین
آزمایا ہی تمہین ہنسنے کی باتونمین

غیر کے سرکی بلائین جو نہین لین ظالم
کہ مری قتل کو بھی جان نہین ہاتونمین

ابر رحمت ہی برستا نظر آیا زاہد
خاک اوڑتی کبھی دیکھی نہ خراباتونمین

یار اوس چاندسی ٹکڑیکو کہانسی لاؤن
روشنی جسکی ہو ان تاروں بھری راتونمین

تمہین انصاف سے ای حضرت ناصح کہدو
لطف ان باتونمین آتا ہی کہ ان باتونمین

دوڑکر دست دعا ساتھ دعا کی جاتی
ہای پیدا نہوئی پاؤن ہی باتونمین

کیا قیامت ہی وہ ارمان بھری کی حسرت
ایک شب جسکو میسر نہو سو راتونمین

جلوۂ یار سی جب بزم مین غش آیا ہی | تو رقیبون نے سنبھالا ہی مجھی یا تو نہین
ایسی تقریر سنی تھی کبھی شوخ و شریر | تیری آنکھونکی بھی فتنی ہین تیری باتو نہین
عہد جمشید مین تھا لطف می و ابر ہوا | کب یہ معشوق تھی اسوقت کی برساتو نہین
ہمسے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا | فیصلہ خوب کیا آپنے دو باتو نہین
ہفت افلاک ہین لیکن نہین کھلتا یہ حجاب | کونسا دشمن عشاق ہی ان ساتو نہین
اور سنئی ابھی ندون سے جناب واعظ | جلدی آتے ہو دو چار ہی صلواتو نہین
ہمنے دیکھا اونہین لوگونکو تر دامن بھرتے | جنکی شہرت تھی یہ ہرگز نہین ان باتو نہین
بھیجے دیتا ہی انہین عشق متاع دل و جان | ایک سرکار لٹی جاتی ہی سوغاتو نہین
دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے | اسلئے آپ ہم آتی ہین تری گھاتو نہین
وصل کیسا وہ کسیطرح بہلتی نہ تھی | شام سی صبح ہوئی اونکی مداراتو نہین

٥٠

وہ گئی دن جو رہی یاد بتونکی ای داغ
رات بھر اب تو گذرتی ہی مناجاتو نہین

١٢

نگاہ پھیرکے عذر وصال کرتی ہین | مجھے وہ اولٹی چھری سے حلال کرتی ہین

زبان قطع کرو دلکو کیون جلاتے ہو — اسی سے شکوہ اسی سے سوال کرتے ہین
ندیکھی نبض نہ پوچھا مزاج بھی تمنے — مریض غم کی یونہین دیکھ بھال کرتے ہین
مرے مزار کو وہ ٹھوکرون سے ٹھکراکر — فلک سے کہتے ہین یون پایمال کرتے ہین
پس فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہے — وہ رو رو کے جو آنکھونکو لال کرتے ہین
اُدھر تو کوئی نہین جس سے آپ ہین مصروف — ادھر کو دیکھئے ہم عرض حال کرتے ہین
یہی ہے فکر کہ ہاتھ آئے تازہ طرز ستم — یہ کیا خیال ہے وہ کیا خیال کرتے ہین
وہان فریب و دغا مین کمی کہان توبہ — ہزار چالکی وہ ایک چال کرتے ہین
نہین ہے موت سے کم اک جہان کا چکر — جناب خضر یونہین انتقال کرتے ہین
چھری لگالی ہے مجبور عدو کی خاطر سے — پرائے واسطے گردن حلال کرتے ہین
یہان یہ شوق وہ نادان عا بار کیے — او نہین جواب بتا کر سوال کرتے ہین

٥١ — ہزار کام مزے کے ہین داغ الفت مین
جو لوگ کچھ نہین کرتے کمال کرتے ہین — ١٦

بھوین تنتی ہین خنجر ہاتھ مین ہے تنکے بیٹھے ہین

کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یون بنکے بیٹھے ہین
دلون پر سیکڑون سکّے تری جوبن کے بیٹھے ہین

کلیجون پر ہزارون تیر اس چتون کے بیٹھے ہین
الٰہی کیون نہین اوٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے

ہمارے سامنے پہلو مین وہ دشمن کے بیٹھے ہین
یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہین ہے اے دل نادان

ابھی پھر روٹھ جائینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہین
اثر ہی جذب الفت مین تو کھنچکر آہی جائین گے

ہمین پروا نہین سب سے اگر وہ تنکے بیٹھے ہین
سبک ہو جائین گے گر جائینگے وہ بزم دشمن مین

کہ جب تک گھر مین بیٹھے ہین تو لاکھون منکے بیٹھے ہین
فسون ہے یاد عا ہے یہ معمّا کھل نہین سکتا

وہ کچھ پڑھتی ہوی آگے مری مدفن کے بیٹھے ہین

بہت رویا ہون مین جب سے یہ مینے خواب دیکہا ہے
کہ آپ آنسو بہاے سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

کھڑے ہون زیر طوبے وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی
جو حسرت مند تیرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہین

تلاش منزل مقصد کی گردش اوٹھہ نہین سکتی
مگر کھوے ہوے رستے مین ہم رہزن کے بیٹھے ہین

یہ جوش گریہ تو دیکھو کہ جب فرقت مین رویا ہون
در و دیوار اک پل مین مرے مسکن کے بیٹھے ہین

نگاہ شوخ و چشم شوق مین نہ پردہ چھنتی ہے
کہ وہ چلمن مین ہین نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہین

یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل مین اونکا رنگ لائیگا
قیامت بنکے اوٹھین گے بھبوکا بنکے بیٹھے ہین

کسیکی شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی

کسیکی تاک مین وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہین
قسم دیکر اونہین سے پوچھہ لو تم رنگ ڈہنگ اوسکے
تمہاری بزم مین کچھہ دوست بھی دشمن کے بیٹھے ہین
۵۲ کوئی چھینٹا پڑے تو داغ کلکتے چلے جائین ۱۳
عظیم آباد مین ہم منتظر ساونکے بیٹھے ہین

محبت مین آرام سب چاہتے ہین
مگر حضرت داغ کب چاہتے ہین

خطا کیا ہے انکی عداوت کو چاہا
خدا چاہتا ہے تو جب چاہتے ہین

وہی اونکا مطلوب و محبوب ٹھہرا
بجا ہے جو اوسکی طلب چاہتے ہین

مگر عالم یاس مین تنگ آکر
یہ سامان آفت عجب چاہتے ہین

اجل کی دعا ہر گھڑی مانگتے ہین
غم و درد و رنج و تعب چاہتے ہین

نہ تفریح آسایش دلکی خواہش
نہ سامان عیش و طرب چاہتے ہین

قیامت بپا ہو نزول بلا ہو
یہی آجکل روز و شب چاہتے ہین

نہ معشوق فرخار سے انکو مطلب
نہ یہ جام بنت العنب چاہتے ہین

نہ جنت کی حسرت نہ حورونکی پروا
نہ کوئی خوشی کا سبب چاہتے ہین

نرالی تمنا ہے اہلِ کرم سے
ستم چاہتے ہین غضب چاہتے ہین

نہ ہو کوئی آگاہ رازِ نہان سے
خموشی کو یہ مہرِ لب چاہتے ہین

خدا انکی چاہت سے محفوظ رکھے
یہ آزار بھی منتخب چاہتے ہین

۵۳
غمِ ہجر سے داغ مجبور ہو کر
کبھی جو نہ چاہا وہ اب چاہتے ہین
۱۱

تمام رات وہ جاگین وہ سوئین سارے دن
خبر ہی کیا انہین کیونکر کٹے ہمارے دن

خدا بچائے قیامت کے ہین تمہارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

مجھے گذرتی ہے اک اک گھڑی قیامت کی
جو اسطرح سے گذاری تو کیا گذارے دن

کسیکے جاتی ہے گھر مین کبھی وہ تاریکی
چراغ جسنے جلائے ہین آج سارے دن

وہ بدنصیب ہون آئی نہ یہ قیامت تک
جو میرے ساتھ شبِ وصل کو پکارے دن

تمہاری طرح بھی ہوگا نہ کوئی ہرجائی
تمام رات کہین ہو کہین ہو سارے دن

مرے جگر پہ ہین وہ زخمِ فراق داغِ فراق
دکھا رہا ہے چمکتے ہوئے ستارے دن

شب وصال ہو کیونکر نصیب روز فراق | کہ زلف لیلی شب کیطرح سنوارے دن
لڑین جو غیر کی عشرت سی اپنی لیل ونہار | تو رات رات سی ہوتا دن سے ہار کے دن
اونھون نے وعدہ کیا آج شب کے آنیکا | خوشی تو جب ہی خدا خیر سی گذارے دن

٥٤ — ١٣

ہمیشہ تمکو مبارک ہو داغ روز نشاط
پھرین ہمارے بھی جیسے پھرے تمہارے دن

درد دل کا کوئی پہلو جو لگالون تو کہون | اپنے روٹھے ہوے دلبر کو منالون تو کہون
زہر سے کم نہین احباب کے طعنے مجھکو | جبھی دلمین اونہین دیوانہ بنالون تو کہون
پوچھتے کیا ہو کہ کیسا ہی کتابی چہرہ | سیطے مین ہاتھ مین قرآن اوٹھالون تو کہون
جو مرے دلمین ہے کہتے ہوے جی ڈرتا ہی | گدگدالون تو کہو پاون بالون تو کہون
مینے جو پائی ہی اوس تیغ ادا مین لذت | سامنے خضر و مسیحا کو بٹھالون تو کہون
شب ہجر ایمین جو کچھ اسے ہوئی ہین باتین | تیری تصویر کو سینے سی لگالون تو کہون
یک بیک سُنکے مرا حال او گھبرا جائینگے | ہمنشین ہین ابھی نہین بات تو تمین لگالون تو کہون
مین بھی بیتاب وہ بدمست فسانہ ہو دراز | دلکو تھامون تو کہون اونکو سنبھالون تو کہون

رات بھر ہجر مین جاگا ہون نہین ای داور حشر
حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگا لون تو کہون

ہاتھ ٹھنڈے ہین غیر کے سنکر مجھے مکرا لوگے
پہلے دو چار گواہی کو بلا لون تو کہون

حال غم کے لئی اسکی بھی شہادت ہی ضرور
ڈیڑھ انچھ دل مضطر کو پڑا لون تو کہون

جو گذرتی ہی مرے دلپہ نہ پوچھو مجھسے
گالیان عشق و محبت کو سنا لون تو کہون

٥٥ داغ پابند قفس سے نہین کچھہ کر سکتا
دام صیاد سے مین چھوٹ کے جا لون تو کہون ١١

جو پیرسے نہ ہو صحرا مین جو ٹکڑی ہو نہ گلشن مین
گریبان مین گریبان ہے نہ وہ دامن ہے دامن مین

قیامت کی تجلی ہی تمہارے روی روشن مین
مجھے ڈر ہے کہ دیکھو آگ لگجائی نہ چلمن مین

تمہارے واسطے مین غیر کو تنہا پچھاڑونگا
سمجھہ لینا کہ دو مرد گرینگے ایک مدفن مین

کسیکے خوف سے جی کھولکر رویا نہین جاتا
کہ جو آنسو ٹپکتا ہی چھپا لیتا ہون دامن مین

گرے گی کوسون آگے خوف و خطر سے کانپ کر بجلی
اگر تخم محبت ایک بھی ہو سارے خرمن مین

مسخر کر لیا آخر کو بنگالے کی جادونی
بڑا بول آگے آیا ہم جو لیتے تھی لڑکپن مین

مزا جب ہے کہ اس انداز سی ہو پیار کی باتین
ہمارا ہاتھہ سینے پر تمہارا ہاتھہ گردن مین

کبھی ہم وحشیونکی گھر کی بادی نہین جاتی
اگر کوئی نہو تو خانہ ویرانی ہی مسکن مین

بنایا آپ نے تعلیم دیکر اپنے مطلب کا
بھلا کیونکر نہ ساری خوبیان پیدا ہون دشمن مین

نئی گل سیہوتے ہین کیا نرالی رنگ کہلی ہین
بہارین جو تری محفل مین ہین وہ کب ہین گلشن مین

۵۶

غضب ہے داغ یہ دن رات یہ برسات یون گذری
کہان وہ رشک گل جہو جہولا جہولین ساون مین

۱۵

کچھ آنے لگا جب سے اثر آہ رسا مین
دل اور ہوا مین ہے جگر اور ہوا مین

تمکین تری شوخی مین ہے شوخی ہے حیا مین
غمزہ تری انداز مین انداز ادا مین

دو باتونکی فریاد ہے درگاہ خدا مین
رحم آئے تری دل مین اثر میری دعا مین

اغیار نہ روکین مجھے اسباب تہا مین
ہلجائے مگر دست سبو لغزش پا مین

ای نامہ بر اوس شوخ کی وہی راہ گذر ہی
سجدہ کا نشان جسکے ہے نقش کف پا مین

آنکھین تری بیمار ہین شرم و جفا سی
زلفین ہین گرفتار سر دلکی بلا مین

اللہ وہ نہین تو نظر بد سے بچانا
بن ٹھن کے وہ بیٹھی ہین مرا اہل عزا مین

کھینچا ہی کسی ہاتھ نے کیا دامن دلکو
جب ہو لگی کھا ہی قدم راہ خدا مین

کیون وہ ہوے چارہ گر آزار ہمارا
کچھ روح مسیحا تو نہین تیری ادا مین

تہا عقدہ کشا کون کہ موجود ہین وہ بھی
ٹوٹے ہوے ناخن گرہ بند قبا مین

آنکھین تری تلوون سے ملین کسنے پئے وصل
دو پھول سے نرگس کے بنے ہین کف پا مین

دیتی ہو مجھے گریۂ بے صرفہ کے طعنے
تم ڈوب بچانا عرق شرم و حیا مین

فریادئی فرقت نہین بہت چاہنے والے
کیسے ہو جو آجاے اثر سبکی دعا مین

سنتے ہین وہ عشاق کی آہین پس دیوار
پھر یہ بھی شکایت ہے کہ گرمی ہے ہوا مین

تو دوست ہے کس طرح نہ لین تیری بلائین
ہم کود پڑا کرتے ہین دشمن کی بلا مین

کٹ جاے دل البتہ ہوا بار نزاکت
ہان ایک گرہ اور پڑی زلف دوتا مین

اس دام مین چھٹنا کوئی آسان ہے ظالم
تو دیکھین ہے دل زلف مین یا زلف بلا مین

ہے بعد فنا بھی وہ تباہی کہ مری خاک
تھوڑی سی زمین پر ہے بہت سی ہے ہوا مین

کیا ہاتھ اوٹھاتی ہے اوٹھیگی قیامت
بس جان لو تم فیصلہ ہے اسکی دعا مین

کہتے نہین کچھ اور سنا کرتی ہو سبکی
تمکو تو مزا آنے لگا شرم و حیا مین

افسوس گلا کاٹ کے مر بھی سکے ہم
مصروف رہے ہاتھ شب ہجر دعا مین

57 تھے اوس بت مہوش کے بہت چاہنے والے
انگشت نما داغ ہوا ساری سبا مین 15

ردیف واو

دل دادخواہ ظلم جفای کینہ جو نہو
کل عرصہ گاہ حشر مین پھر تو ہی تو نہو

عاشق کے دلمین اوسکی تیری آرزو نہو
اس باغ کا تو پھول ہو پھر اوسمین بو نہو

کھٹکا ہوا ہون خار تمنا سے اسقدر
ڈرتا ہون یاس سے بھی کہین آرزو نہو

لے تو چلا ہے ناصح ناداں پیام وصل
مین شرط باندھتا ہون جو بی آبرو نہو

اے درد عشق خانۂ دل گھر ترا سہی
آباد یہ مکان تو عجب ہے کہ تو نہو

اس فکر مین کچھ اون سے نہ ہم بات کر سکے
یہ گفتگو نہو کہین وہ گفتگو نہو

مین رنگ دیکھکر نہ کرونگا یقین کبھی
جبتک عدو کی خون کی خنجر مین بو نہو

اک تیری دوستی سی ہوئی سب مین دشمنی
گر یہ نہو تو کوئی کسی کا عدو نہو

بخشے ہی جاینگے شرم حضور سے لاکھ جرم
دنیا مین کیا کرین جو خدا روبرو نہو

ہم بادہ نوش پاوینگے کہین بہشت مین
جبتک ہمارے سامنے جام سبو نہو

چاک دل رقیب کی جب فکر کیجیے — پہلے یہ دیکھ لیجیے پہلا رفو نہو
کافر خدا کرے کہ غلط ہو مرا گمان — جو مین سمجھ رہا ہون وہ ایکا ش تو نہو
کیا رشک ہے کہ طالب ہجران ہون اس لیے — جو مجھکو ہے رقیب کو وہ آرزو نہو
مجھکو جناب شیخ کی دعوت ضرور ہے — ایسی کہین شراب ملے جسمین بو نہو

۵۸ — مٹی کی مورت اس سے تو اے داغ خوب ہے — معشوق کیا جو شوخ نہو خوش گلو نہو — ۱۶

ممکن نہین کہ تیری محبت کی بو نہو — کافر اگر ہزار برس دل مین تو نہو
کیا لطف انتظار جو تو حیلہ جو نہو — کس کام کا وصال اگر آرزو نہو
محشر مین اور اوس سے مری دوبدو نہو — کہنے کی بات ہے جو کوئی گفتگو نہو
قاتل اگر نہ شوخ ہو خنجر اگر نہ تیز — رگ رگ مین بیقرار ہمارا لہو نہو
خلوت مین تجھکو چین نہین کسکا خوف ہے — اندیشہ کچھ نہو جو نظر چار سو نہو
سرخی ہے تیغ پر نہ حنا تیرے ہاتھ مین — قاتل کہین سفید عدو کا لہو نہو
وہ آدمی کہان ہے وہ انسان ہے کہان — جو دوست کا ہو دوست عدو کا عدو نہو

دلکو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھئے
ممکن نہین کہ خون تمنا کی بو نہو

زاہد مزا تو جب ہے عذاب و ثواب کا
دوزخ مین بادہ کش نہون جنت مین تو نہو

معشوق ہجر اس سے زیادہ کوئی نہین
کیا دل لگی ہی جو تری آرزو نہو

ایسے کہان نصیب کہ وہ بت ہو ہمکلام
ہم طور پر بھی جائین تو کچھ گفتگو نہو

دست دعا کو ملتی ہی تاثیر عرش سے
جو ہاتھ سے ہو پانون سے وہ جستجو نہو

غش آ گیا ہی دیکھ کے قاتل کو موج خون
نازک مزاج کا کہین ہلکا لہو نہو

ہو لاگ کا مزا دل بے مدعا کے ساتھ
تم کیا کرو کسیکو اگر آرزو نہو

یہ ٹوٹ کر کبھی نہ بنے گا کسی طرح
زاہد شکست توبہ شکست سبو نہو

۵۹

ای داغ آ کے پھر گئے وہ اسکو کیا کرین
پوری جو نامراد تری آرزو نہو

١٩

موت اوسکو جو تجھسے ستم ایجاد نہو
مین تو مر جاؤن اگر لذت بیداد نہو

زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہو
آنکھ وہ چور کہ جس چور کی فریاد نہو

بانکا زخم سی تلوار کے زخمون سے سوا
کیجئے قتل مگر منہ سے کچھ ارشاد نہو

غیر کا خون بہانا مری میت پہ ضرور
آبرو دار کی مٹی کہیں برباد نہو

ہای وہ دل وہ کلیجہ میں کہاں سے لاؤں
وصل میں شاد نہو ہجر میں ناشاد نہو

جور کے بعد ہی اب حرف تسلی کیسا
اوس سے فرمائیے جسکو وہ گھڑی یاد نہو

دیکھی شام غریبی کہ مسافر ہوں میں
جسکا گھر بار نہو جسکو وطن یاد نہو

ہی یہی حسن کی شہرت تو ہمارا ذمہ
کہ ترے کوچے میں اک شہر جو آباد نہو

محو آرائش و زینت ہی رہے آٹھ پہر
تجکو اللہ کرے فرصت بیداد نہو

بدگمانی بھی محبت میں بری ہوتی ہی
وہ یقین ہو مجھے جس بات کی بنیاد نہو

حشر تک اسکی بہاریں ہی رہینگی زاہد
کوچہ یار ہی یہ جنت شداد نہو

میری شامت کہ پڑھا قصہ شیریں میں نے
مجھے وہ کہتے ہیں صاحب تمہیں فرہاد نہو

آدمی وہ ہی جو چتون کا اشارا سمجھے
مجکو معلوم ہوا اسنے کہا ارشاد نہو

دشمن دلکی تباہی پہ تعجب کیا خوب
آپ برباد کریں جسکو وہ برباد نہو

ای وہ دشنام سہی خلعت و عزت نہی
جو عطا غیر کو ہو وہ مجھے امداد نہو

اوٹھہ سکیں اس نگہ ناز کی چوٹیں کس سے
رو برو تیری جو آئینہ فولاد نہو

تم مکان میں اسکے تو غیر کے ہمسائی مین
آجتک وہ نہوا ہے کبھی آباد نہو

لاکھہ گھاتین ہین کہین لگ کے دہنسا لینی کی
ہمین صیاد ہون اسکی جو وہ صیاد نہو

۶۰
کوستے ہین وہ الہی کہ دعا دیتے ہین
داغ کو دیکھہ کے کہتے ہین یہ ناشاد نہو
۱۴

تمکو چاہا تو خطا کیا ہی بتا دو مجھکو
دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھکو

کون ہوتا ہی کڑی بات کا سہنے والا
گالیان تمکو سکھا دین یہ دعا دو مجھکو

دل مرا ہاتھہ مین لیتے ہی الگ پہینک دیا
مال اسباب نہین لاؤ اوٹھا دو مجھکو

باغ فردوس مین بھی کو وطن یاد رہے
عطر مٹی کا دم مرگ سنگھا دو مجھکو

غیر کو دست حنائی نہ دکھاؤ دیکھو
گر لگانی ہی تو ہتھین آگ لگا دو مجھکو

تمکو تو حشر کے دن لاکھہ مین پہچان لیا
مین بہلا کون ہون پہر آؤ بتا دو مجھکو

وہ جو سوے بھی شب وعدہ یہ کہکر سوے
جب وہ آئی تو اوسی وقت جگا دو مجھکو

اب خدا چاہی تو مین تمکو بچا لون گہر گہر
پھر یہ تقصیر ہو مجھسے تو سزا دو مجھکو

زہر بھی وہ نہین دیتے مری قسمت دیکھو
جہوٹی منہ بھی جو کہو پان لگا دو مجھکو

دلمین سو شکوۂ غم پوچھنے والا ایسا
کیا کہون حشر کی دن تو بتا دو مجکو

مجکو ملتا ہی نہین مہر و محبت کا نشان
تمنے دیکھا ہو کسی مین تو بتا دو مجکو

ہمدمو ان نسی مین کہنہ ؤ لگا عادت لکی
دو گھڑی کیلئے دیوانہ بنا دو مجکو

بیمروت دل بیتاب سے ہو جاتا ہے
شیوۂ خاص تم اپنا ہی سکھا دو مجکو

۶۱ تم بھی راضی ہو تمہاری بھی خوشی ہو کہ نہین
جیتے جی داغ یہ کہتا ہی مٹا دو مجکو ۱۴

کیون میری آہ سے وہ انھین ناگوار ہو
یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہو

یون میرے ساتھ دفن دل بیقرار ہو
چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہو

وعدے سے بیشتر یہ دعا مانگ لیجئے
یارب میری قسم کا اوسی اعتبار ہو

ہم آدمی ہین کام کی اسے ناصح شفیق
دیکھو ہمارے کام جہان اختیار ہو

دو انکی دلکو رنج یہ شرط وفا نہین
اس سے اگر پھرون تمہین کیا اعتبار ہو

تمکو تو شوخیون سے نہین چین ایک آن
مین جانتا ہون میرے لئی بیقرار ہو

تیرے غضب سے رتبہ قیامت کو کونسا
یہ لاکھ بار ہو وہ اگر ایکبار ہو

آسودگان خاک سے قاتل کو لاگ ہی
ای سونیوالو جاگ اوٹھو ہوشیار رہو

اترا رہی ہین حشر کو وہ تیری لطف پر
ایسا غضب نہ ای مرے پروردگار ہو

ایسے کو تو خدا کی قسم چھوڑنا ہی کفر
تجھسا حسین ہو اور نہ دل بیقرار ہو

ناصح کی گفتگو سی ہوئین بدگمانیان
ایسا نہو رقیب کا در پردہ یار ہو

کرتا ہی اسسے شکوۂ فرقت یہی لحاظ
تصویر یار بھی نہ کہین شرمسار ہو

جھبکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا
ای تنگ عشق مرنگیا ہوشیار ہو

۶۲

یہ داغ پارسا ہی کی شہرت ہی اندنون
لاکھون مین ہو نہو وہی پرہیزگار ہو

۷

کل تک تو آشنا تھی مگر آج غیر ہو
دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو

مرجائین وہ تو قہر و غضب سے تو سیر ہو
تم ہو تمہارا گھر ہو نہ ہم ہون نہ غیر ہو

چاہین اگر وہ کافر دیدار مین سلوک
بتخانہ مین ہو کعبہ تو کعبے مین دیر ہو

کیون دعوی رقیب سراپا نہو غلط
جب اوسکی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو

کیسا وصال کسکی تسلی کہان کا لطف
کچھہ ہو نہو بلا سے مرے دلکی خیر ہو

دیتی ہین لو یہ خاک دل تلخکام کی | دینا زہر اوسکو تمھین جس سے بیر ہو

٦٣ دلی مین پھول والونکا میلہ ہے پھر اے داغ
بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامتکی سیر ہو ١٠

آئنہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو | کوئی دم اور بھی آپس مین مزا ہونے دو

کم نگاہی مین اشارا ہی اشارے مین حیا | یا نہونی دو مجھے چین سے یا ہونے دو

ہاتھ باندھے ہوے اغیار کے ساتھ آوگے | ہم دکھا دینگے مزا روز جزا ہونے دو

ہم بھی دیکھین تو کہانتک توجہ ہوگی | کوئی دن تذکرۂ اہل وفا ہونے دو

آنکھ ملتے ہی کہون خاک حقیقت دلکی | دیکھکر جلوہ مرے ہوش بجا ہونے دو

تم دل آزار بنے رشک مسیحا کب سے | کم نہونی دو مرا درد سوا ہونے دو

میری آنکھون پہ مرے منہ پہ تم رکھو ہاتھ | حرف مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو

کیا نہ آئیگا اوسے خوف مری قتل کے بعد | دست قاتل کو ذرا دست دعا ہونے دو

لطف سمجھو تو رقیبون سے بڑھا دو مجھکو | سیر دیکھو تو کوئی فتنہ بپا ہونے دو

٦٤ جب سنا داغ کوئی دم مین فنا ہوتا ہی ٩

اوس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو

ہی غضب بوسہ مجھی کہا کی قسم ایک نہ دو
پھر تغافل سے ہزارون ہون ستم ایک نہ دو

پائمالونکی تری راہ مین گنتی کیا ہی
سیکڑون آگئے سر زیر قدم ایک نہ دو

چرخ سا اور سخی کون ہے دینے والا
مجکو دیئے ہین دو دو داغ الم ایک نہ دو

ہاتھ کیون کھینچ لیا ایک ہی ساغر دیکے
دو تو دو سو جو نہ دو اوس سے تو کم ایک نہ دو

وہ اشارون ہی سے اقرار کرین دو دلکا
ایسے بھولے نہین سمجھینگے جو ہم ایک نہ دو

ہمنی کعبے مین بھی لاکھونکی یہ صورت دیکھی
کرتے ہین ہای صنم ہای صنم ایک نہ دو

میری تقدیر بکثرت مجھے دلوائیگی
دل تمہارا ہو کہیگا اسی غم ایک نہ دو

مجکو دو دل ہون عطا روز ازل کہتا تھا
رنج کھانیکو اوٹھانیکو ستم ایک نہ دو

۶۵
داغ دلّی تھی کسی وقت مین یا جنت تھی
سیکڑون گھر تھے وہان رشک ارم ایک نہ دو
۷

کہتے ہین جسکو حور وہ انسان تمھین تو ہو
جاتی ہی جسپہ جان مری جان تمھین تو ہو

مطلب کی کہہ رہے ہین وہ دانا ہمین تو ہین
مطلب کی پوچھتے ہو وہ نادان تمھین تو ہو

آتا ہی بعد ظلم تمہیں کو تو رحم بھی — اپنے کئے سے دل میں پشیمان تمہیں تو ہو
پچھتاؤ گے بہت مرے دلکو اجاڑ کر — اس گھر میں اور کون ہے مہمان تمہیں تو ہو
اک روز رنگ لائینگی یہ مہربانیاں — ہم جانتے تھے جان کے خواہاں تمہیں تو ہو
دلدار و دلفریب دل آزار دلستان — لاکھوں میں ہم کہینگے کہ ہاں ہاں تمہیں تو ہو

۶۶ کرتے ہو داغ دور سے بتخانے کو سلام — اپنی طرح کے ایک مسلمان تمہیں تو ہو ۱۳

نکلی فلک سے کب کسی مائل کی آرزو — پھر اوسپہ آرزو بھی مرے دلکی آرزو
حسرت ہی اوسکو نکلی نہ بسمل کی آرزو — پوری کرے خدا مری قاتل کی آرزو
حوروں سے کیا غرض تھی عبث بدگمان ہو — جنت میں لیگئی تری محفل کی آرزو
یوں آہ نارسا کو تمنائے عرش ہے — جیسے کسی غریب کو منزل کی آرزو
یہ نا امید زیست وہ مشتاق رقص ہے — بسمل کی یاس دیکھیے قاتل کی آرزو
آئینہ دیکھکر تمہیں مشتاق کیا ہوئی — تمسے سوا ہے مدِ مقابل کی آرزو
ہے قیس کا تو شوق زمانے پر آشکار — کیا جانے کوئی صاحب محمل کی آرزو

دنیا سرائے تنگ ہے محشر ہی جا تنگ
عاشق کہان نکال سکی دل کی آرزو

دل ہر طرف رہا نگران بحر عشق مین
اڈوبتے کو رہگئی ساحل کی آرزو

اوچھی پڑی ہی تیغ کہ قاتل ہی نازنین
بسمل کی ساتھ جائیگی بسمل کی آرزو

پہچان تو فقیر کی صورت سوال ہے
تم جان لو یہ ہی کہ سائل کی آرزو

یوسف نی دیکھکر تری تصویر یہ کہا
کیون ہو نہ ایسی شکل و شمائل کی آرزو

۹۷ ۱۵

رتبہ کمال عشق کا حاصل نہین ہوا
اب داغ کو ہی مرشد کامل کی آرزو

ردیف یای تحتانی

شب وصل ضد مین بسر ہو گئی
نہین ہوتے ہوتے سحر ہو گئی

نگہہ غیر پر بے اثر ہو گئی
تمہاری نظر کو نظر ہو گئی

کسک دلمین پھر چارہ گر ہو گئی
جو تسکین پہر دوپہر ہو گئی

لگاتے ہین دل اس سے اب ما حبیت
ادھر ہو گئی یا ادھر ہو گئی

جواب اونکی جانب سے دینے لگا
یہ جرأت تجھے نامہ بر ہو گئی

بُری حال سے یا بھلے حال سے — تمہین کیا ہماری بسر ہوگئی

میسر ہمین خواب راحت کہان — ذرا آنکھ جھپکی سحر ہوگئی

جفا پر وفا تو کرون سوچ لو — تمہین مجھسے الفت اگر ہوگئی

نگاہ ستم مین کچھ ایجاد ہو — کہ یہ تو پرانی نظر ہوگئی

تسلی مجھے دیکے جاتی تو ہو — مبادا جو نوع دگر ہوگئی

کہین حسن ہی ہے کا ہیدگی — نہونیکے قابل کمر ہوگئی

شب وصل ایسی کھلی چاندنی — وہ گھبراکے بولے سحر ہوگئی

کہی زندگی بھر کی سب واردات — مری روح پیغامبر ہوگئی

کہو کیا کروگے مرے وصل کی — جو مشہور جھوٹی خبر ہوگئی

۹۸ غم ہجر سے داغ مجکو نجات
یقین تھا نہوگی مگر ہوگئی ۱۱

اوس سے کیا خاک ہمنشین بنتی — بات بگڑی ہوئی نہین بنتی

وہ سبے ابتدائے الفت مین — دم پہ جو وقت والسی بنتی

آدمی سب فرشتے بن جاتے
آسمان پر اگر زمین بنتی

میری صورت بنی تو خاک بنی
قسمت ای صورت آفرین بنتی

وعدہ کرتے ہی کیا وہ آجاتے
رات بھر زلف عنبرین بنتی

کاش سنتا نہ کوئی شور و فغان
دل کی جا چشم سرمگین بنتی

تو نے ایسے بگاڑ ڈالے ہین
ایک کی ایک سے حسین بنتی

نہ چمکتی جو حسن کی تقدیر
کیون تری چاندسی جبین بنتی

پارہ جیب سے مرے اے کاش
دست وحشت کی آستین بنتی

بزم دنیا تھی قابل جنت
خوب بنتی اگر یہین بنتی

طبع نازک کا لطف تھا جب داغ
نازنینون مین نازنین بنتی

ملاتی ہی ہوا اسکو خاک مین جو یون ملتا ہی
مرا جان چاہنے والا بڑی مشکل سی ملتا ہی

کہین ہی عید کی شادی کہین ماتم ہی مقتل مین
کوئی قاتل سی ملتا ہی کوئی بسمل سی ملتا ہی

پس پردہ بھی لیلی ہاتھ رکھ لیتی ہی آنکھون پر
غبار ناتوان قیس جب محمل سی ملتا ہی

بھرے ہیں تجھ میں وہ لاکھوں ہنر اے مجمع خوبی
ملاقاتی ترا گویا بھری محفل سے ملتا ہے

مجھے آتا ہے کیا کیا رشک وقت ذبح اس سے بھی
گلا جس دم لپٹ کر خنجر قاتل سے ملتا ہے

بظاہر باادب یوں حضرت ناصح سے ملتا ہوں
مرید خاص جیسے مرشد کامل سے ملتا ہے

مثال گنج قارون اہل حاجت سے نہیں چھپتا
جو ہوتا ہے سخی خود ڈھونڈ کر سائل سے ملتا ہے

جواب اسکا تو اس شوخ کو کیا دے سکے کوئی
جو دل لیکر کہے کمبخت تو کس دل سے ملتا ہے

چھپائے سے کوئی چھپتی ہے اپنے دل کی بیتابی
کہ ہر تار نفس اپنا رگ بسمل سے ملتا ہے

عدم کی جو حقیقت ہے وہ پوچھو اہل ہستی سے
مسافر کو تو منزل کا پتا منزل سے ملتا ہے

غضب ہے داغ کے دل سے تمہارا دل نہیں ملتا
تمہارا چاند سا چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے

اوسکے در تک کسے رسائی ہے
وہی جائیگا جسکی آئی ہے

بات اک میرے دل میں آئی ہے
گر کہوں تو ابھی لڑائی ہے

قتل کرتی ہے گفتگو انکی
بات میں بات کی صفائی ہے

دوسری جان ہے تری الفت
ایک کھوئی ہے ایک پائی ہے

بھر دیا زخم مین نمک اوسنے
یہ دعا گو کی منہ بھرائی ہے

سچ ہے بے عیب ہے خدا کی ذات
تجھین کیا جانی کیا برائی ہے

اے لب یار تجکو میری قسم
کبھی سچی قسم بھی کھائی ہے

اوسکے در تک پہنچ گیا قاصد
آگے تقدیر کی رسائی ہے

۱۷ داغ اب وصل کا وصال ہوا
یار زندہ غم جدائی ہے ۱۰

وہ بت دلمین مہمان ہوا چاہتا ہے
بنائے دین ایمان ہوا چاہتا ہے

لب یار خندان ہوا چاہتا ہے
کوئی عہد و پیمان ہوا چاہتا ہے

تدابیر مین میری باتوں سے ناصح
مرا بھی گریبان ہوا چاہتا ہے

تری دوستی مین یہ تھوڑی خوشی ہے
کہ دشمن پشیمان ہوا چاہتا ہے

شب وصل آخر ہوئی جلد جاؤ
یہان اور سامان ہوا چاہتا ہے

کہے دیتی ہے سر گرانی ہماری
اجل کا کچھ احسان ہوا چاہتا ہے

نگاہ تغافل نے تلوار کھینچی
یہان خون ارمان ہوا چاہتا ہے

تھکا کر بٹھانے لگی مجکو گردش
بیابان بھی زندان ہوا جاتا ہے

اسیواسطے ہاتھہ اپنا ہی دلبر
کوئی اسکا خواہان ہوا جاتا ہے

۷۲ کیا داغ کو اوسنے جھوٹا ہی وعدہ ۱۷
ترا کام آسان ہوا جاتا ہے

کچھہ اور دل لگی نہین اوس خوش نصیب سے
ہم جانتے ہین کھیلتے ہو تم رقیب سے

کیا خوب راز دار ملا ہی نصیب سے
کھل کھیلے پردے پردے مین تم تو رقیب سے

پھر دعائے مرگ کو اوٹھین کس طرح سے ہاتھہ
چھٹتی نہین ہی نبض ہماری طبیب سے

مین بدگمان ہون کا بھی ممنون ہو گیا
وہ حال پوچھہ لیتے ہین میرا طبیب سے

شوخی مین تمکنت ہی تو ہی نازنین ناز
تعلیم تمنے پائی ہے اچھے ادیب سے

اپنا ہی عکس کیون نہو اللہ ری حجاب
دیکھا نہ آئینہ کبھی ایسے قریب سے

اخفائی راز عشق کی عادت بری ہوئی
ہمنے ہمیشہ حال چھپایا طبیب سے

ایسی غم فراق مین صورت بدل گئی
جھک جھک کے دیکھتے ہین وہ مجکو قریب سے

دیوانگی مین نکہتین اپنی شوخیان
گلشن مین پھول مانگتی ہین عندلیب سے

دشمن بنائی ہین مری قسمت نی سیکڑون / چاہا تجکو خلق نے میرے نصیب سے
ای ناصح شفیق رہی کچھہ تو چھیڑ چھاڑ / ذکر حبیب کم نہین وصل حبیب سے
جو دیکھتا ہی اوسکو مجھے دیکھتا نہین / دنیا مین کون آنکھہ ملائے غریب سے
مانند برق مثل ہوا صورت نگاہ / اکثر نکل گئے ہین وہ میرے قریب سے
کہتا ہی مرتی دم بھی تجھے اب شفا ہوئی / پالا پڑا مریض کو جھوٹے طبیب سے
ہمکو جلا جلا کے جہنم مین جائیگا / ناراض ہی خدا بھی ہمارے رقیب سے
کلکتے مین ہی شیخ نمائش کے کام کا / اس خلقت عجیب و لباس غریب سے

۷۳ پوچھو جناب داغ کی ہستی شرارتین
کیا سر جھکائی بیٹھے ہین عذر غریب سے ۱۶

درد بنکر دلمین آنا کوئی تمسے سیکھہ جائے / جان عاشق ہوکے جانا کوئی تمسے سیکھہ جائے
ہر سخن پر روٹھہ جانا کوئی تمسے سیکھہ جائے / روٹھہ کر پھر مسکرانا کوئی تمسے سیکھہ جائے
وصلکی شب چشم خواب آلودہ کو ملتی اوٹھی / سوتی فتنے کو جگانا کوئی تمسے سیکھہ جائے
کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائین / خاک مین دلکو ملانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

آتے جاتی یونتو دیکھی ہین ہزاروں خوش خرام
دلمین آنا دلسی جانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

دیکھکر آئینہ اتراتی کہ ہم بھی کچھ ہی ہین
اپنی نظروں مین سمانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

اک نگاہ لطف پر لاکھون دعائین مانگتین
عمر کا اپنی بڑہانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

جان سے مارا اوسی تنہا جہان پایا جسے
بیکسی مین کام آنا کوئی تمسے سیکھہ جائے

فیلسوفی ای بتو تمکو زمانہ کیا سکھائے
بلکہ ہو کیسا ہی آنا کوئی تمسے سیکھہ جائے

جانتی ہو بات ہر غماز کی آیت حدیث
جھوٹ پر ایمان لانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

کیا سکھائیگا زمانہ تمکو فلک طرز جفا
اب تمہارا ہی زمانہ کوئی تمسے سیکھہ جائے

ہے تغافل مین بھی دزدیدہ نظر سے تاک جھانک
چور کو رستہ بتانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

ہر گنہ سی توبہ کرے جب جوانی ہو چکی
زاہدا جنت مین جانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

وہ کیا وعدہ کہ مین فرط خوشی سی رو دیا
ایسے ہنستے کو رلانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

غیر کو اپنا بنا لیتے ہین ہمتو وقت پر
دوست کو دشمن بنانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

۴۷

محو بیخود ہو نہین کچھ دین و دنیا کی خبر
داغ ایسا دل لگانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

۱۶

دیکھا تو شہر حسن مین چاہی اور ہے
اوسکی ہوا ہی اور وہ دنیا ہی اور ہے

مجھکو رولا کے آپ ہنسی سے تڑپ گئے
خود لوٹنے لگی یہ تماشا ہی اور ہے

جی چاہتا ہی جسکو وہ یا رب نصیب ہو
کیسا بہشت مجھکو تمنا ہی اور ہے

اوس بیوفا کے ہاتھ رہا دلکا فیصلہ
نا منصفون سے طی ہو یہ جھگڑا ہی اور ہے

لو دیکھتے ہی غیر کو چتون بدل گئی
آنکھونکو دیکھئے تو اشارا ہی اور ہے

آئی تو کیا کہ پھر وہ کوئی دم مین جائیگی
کم جسقدر رہا ہی غم اوتنا ہی اور ہے

کہتی ہین خواب مین شب وعدہ ہم آئی تھے
یہ مکر یہ فریب دہو کہا ہی اور ہے

دیکھے جو تیری قد کو قیامت تو یہ کہے
سج دہج ہی اور ہی یہ سراپا ہی اور ہے

تم آئینہ ہی دیکھ کے حیران ہوگئی
واللہ میرے دلمین کل ایسا ہی اور ہے

جب اہل حشر سے نہ ملی میری واردات
سب نے کہا سنو تو یہ جھگڑا ہی اور ہے

حورونکی آرزو مین کیفیتین کہان
اللہ رکھی اوسکی تمنا ہی اور ہے

پہوٹین یہ کان گر تم سیئی کی ہو ہوس
مرتے ہین جسپہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے

قاتل کو زیر قبر بھی دیتے رہے دعا
مر جاکے بھی نباہی یہ سودا ہی اور ہے

کرتا ہون صبر اونکی جفا پر تو کہتے ہین
یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہے

کیسا نیاز کسکی وفا کسکی عاشقی
تم جانتے نہین مجھے دعوا ہی اور ہے

۷۵
اجمیر ہو کے جائینگے ای داغ ہم بہار
اگلی برس سفر کا ارادہ ہی اور ہے
۱۱

نکل جائے یہ حسرت وہ نہین ہے
بدل جائے یہ قسمت وہ نہین ہے

وہی تم ہو طبیعت وہ نہین ہے
وہی صورت ہے سیرت وہ نہین ہے

پکارا دیکھکر مین حور کی شکل
خداوندا یہ صورت وہ نہین ہے

تمہارا دل تو دیکھون ہاتھ رکھکر
وہی ہے یا محبت وہ نہین ہے

کہے دیتے ہین ہم دہوکا نہ کھانا
ہماری اب طبیعت وہ نہین ہے

دکھائی بت برہمن شیخ حورین
پلٹ جائے یہ نیت وہ نہین ہے

ترا دل کیا تری گھر مین بہی مجکو
ٹھہرنے دے یہ وحشت وہ نہین ہے

مرے مرقد پہ بولی ہاتھ مل کر
اوسیکی ہے یہ تربت وہ نہین ہے

یہان قیدی ہین ہم دنیا مین آزاد
ہمین جنت مین راحت وہ نہین ہے

جو تم سمجھے ہو دل میں چارہ سازو | علاج دردِ فرقت وہ نہیں ہے

۷۶ گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہی دم تھا غنیمت وہ نہیں ہے ۱۶

مرادیں مانگ رہا ہوں قضا کے آنے کی
بُری گھڑی تھی دلِ مبتلا کے آنے کی

شبِ وصال نہ ٹھہری حیا کے آنے کی
کہ پھر کبھی نہیں یہ رت آجا کے آنے کی

تمہارے دن ہیں قیامت اوٹھا کے بیٹھنے کی
تمہاری عمر ہے ناز و ادا کے آنے کی

دمِ اخیر مجھے اسکی کیا خوشی کم ہے
کہ دیکھی چال ترے مسکرا کے آنے کی

شگاف چرخ سے آہ کیا ہوا حاصل
کہ اور راہ کھلی ہر بلا کے آنے کی

لگائے بیٹھے ہو مہندی عبث شبِ وعدہ
ہمیں امید ہے رنگ حنا کے آنے کی

کرینگے صبح قیامت بھی انتظار بہت
کہ عادت آپکو ہے دن چڑھا کے آنے کی

وہ میری قبر پر آتے ہیں خوب بن ٹھنکر
یہی تو وجہ ہے خلق خدا کے آنے کی

جوابِ وصل سے کیونکر نہ ہوں شادیِ مرگ
خوشی بھی اور خوشی دلربا کے آنے کی

وہ سادہ دل ہوں کہ تا وقتِ واپسیں مجکو
جمی ہوئی ہے بت بیوفا کے آنے کی

مرا خیال تو آنے دیا نہ تم نے مگر
ہوئی نہ روک دلِ مبتلا کی آنے کی

شبِ فراق ہجومِ بلا سے کیا مرتا
کہ راہ بند ہوئی تھی قضا کی آنے کی

مری بلا سے فرشتے ہیں رات بھر ناشاد
مجھے تو عید ہے روزِ جزا کی آنے کی

بنا ہوں میں نفسِ واپسیں نقاہت سے
نہ آکے جانیکی طاقت نہ جاکے آنے کی

رہی ہے منزلِ مقصود ہاتھ سے چھٹ کے
خبر نہ تھی مجھے سیلِ فنا کی آنے کی

۷۷ — ۱۵

ابھی تو کھیل ہیں اے داغ شوخیاں اونکی
پھر آرزو میں کروگی حیا کی آنے کی

دنیا میں کوئی لطف کرے یا جفا کرے
جب میں نہیں بلا سے مرے کچھ ہوا کرے

اس جور پر وفا نکرے یا وفا کرے
میری جگہ نصیب ہے تو ہو تو کیا کرے

آتی ہے اونکو ہوش قیامت بپا ہوئی
مانگیں تمھیں کسو دعا میں کہ یہ دن خدا کرے

کیوں اے ستم شعار وہ کہنا بھی یاد ہے
تجھ سے وفا کرے تو خدا سے دغا کرے

لذت کو عشق کے غمِ جاوید چاہیے
تھوڑی سی زندگی ہے کہاں تک وفا کرے

گو وعدہ دروغ کی بھی عہد ہو گئی
امید ہی نہیں جو کوئی التجا کرے

روز جزا کہین سوال و جواب مین
کچھہ گفتگو ہماری تمہاری ہوا کرے

اس التجا کے ساتھہ کہا ہمنے حال دل
جیسے اخیر وقت مین کوئی دعا کرے

دلکی طرح سے جان نجائیگی عشقمین
پھر کچھہ وفا کرے تو بھی بیوفا کرے

بیتاب ہے پر تیغ نہو وقت امتحان
دلکا غلام ہو جو تحمل ذرا کرے

منظور کسکو ہی جو اوٹھائی بلائی عشق
جب سر پہ آپڑی تو کوئی کیا کرے

مجھکو پسند آگئی دیوانگی مری
تیری خوشی سے کام کوئی کچھہ کیا کرے

دل نخل تن مین یک ثمر خوشگوار ہی
ای کاش تیغ یار ہی یہ پھل نیا کرے

معشوق بی نیاز ہی عاشق کو چاہئی
لب سے گری جو شکوہ تو دلسے دعا کرے

۷۸
اس عشقمین کسیکا اجارا نہین ہی داغ
پروردگار جسکو یہ دولت عطا کرے
۱۲

میرے رونے پر جو دیا آدھی ہنستی ہی
ناصح عاقل برا ناگر کہا ان دیدہ ہی

جاگتی ہین جاگنی والے فراق یار کے
فتنہ روز قیامت فتنہ خوابیدہ ہی

مین بھی دیکھون نکلتا ہی یہ تنکا کس طرح
چارہ گر کی آنکھہ مین بہی اتنکا دیدہ ہی

کیون کہون کیونکر کہون کس سے کہون کیا کیا کہون
آپکی کیا بات ہی جو بات ہی سنجیدہ ہی

تو نے رکہا ہی رقیب تیرہ شب کے دل پہ ہاتھ
آج کیون پھیکا ترا دست حنا مالیدہ ہی

تیر جب بیٹہا مرے دل مین تو اژدہو گیا
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہی

مین تو ان ہاتھون کا قائل ہون مرے خط کا جواب
جسقدر ہی مختصر ہی جیسی ہی پیچیدہ ہی

خاک مین اسنے ملایا مجہکو پا مینے اسے
آج مین ہون اور یہ میرا دل تفسیدہ ہی

زہر کہا کر مل گئی ہین خاک مین عاشق بہت
اوگ آیا ہین یہ کیا سبزہ روئیدہ ہی

خوب آتا ہی لگا لینا نگاہ یار کو
ایک سے ان بن ہوئی تو دوسرا گرویدہ ہی

اوس ستمگر نے مری پیغامبر سے یہ کہا
مر نہین جاتا اگر آزردہ ہی رنجیدہ ہی

۷۹ پہر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل مین داغ ۱۰
کس بلا کا ہی کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہی

پیام کامیاب آئے نہ آئے
خدا جانے جواب آئے نہ آئے

تری غمزونکو اپنے کام سی کام
کسی کے دلکو تاب آئے نہ آئے

اوسے شرمائینگے ذکر عدو پر — یہ قسمت ہو حجاب آئے نہ آئے

تم آؤ جب سوار توسن ناز — قیامت ہمرکاب آئے نہ آئے

شمار اپنی خطاؤن کا بتادون — تمھین شاید حساب آئے نہ آئے

نئی خنجر سے مجھکو ذبح کیجے — پھر ایسی آب و تاب آئے نہ آئے

شب وصل عدو تیری بلا سے — کسی مضطر کو خواب آئے نہ آئے

پیون گا آج ساقی سیر ہو کر — میسر پھر شراب آئے نہ آئے

یہ جاکر پوچھہ آ تو اوسنے دربان — کہ وہ خانہ خراب آئے نہ آئے

۸۵ — نہ دیکھو داغ کا دیوان دیکھو — ۱۵
سمجھہ مین یہ کتاب آئے نہ آئے

بعد مردن بھی خیال رخ قاتل ہی رہی — جسسے ہم آنکھہ چراتے تھے مقابل ہی رہی

عشق کا کوئی نتیجہ نہین جز درد والم — لاکھہ تدبیر کیا کیجئے حاصل ہی وہی

چارون پہلو جو تقدیر مین تہا اوغم ہین — ہم وہی تم وہی شوق وہی دل ہی وہی

خضر سے پوچھے کوئی عمر ابد کی تکلیف — زندگی نام ہے جس چیز کا قاتل ہی وہی

مر گئی خسرو وجمشید سی میکش لاکھون
رونق ساغر وآرائش محفل ہو وہی

مانگی جائینگی دعا ہو گی نہ کیونکر مقبول
دل لئے جو کبھی ٹلتا نہو سائل ہو وہی

رشک اغیار نے کیا وہم مین ڈالا مجکو
وہ نہین پہلو مین پر اندیشۂ باطل ہو وہی

طپش دل نہ شمشیر نہ دیکھو دیکھو
جس سے قاتل بھی تڑپ جائے وہ بسمل ہو وہی

دیکھکر مجمع اغیار یہ اونسے پوچھا
ہم نہاں رہتے تھے دن رات یہ محفل ہو وہی

کام دنیا مین نکلتا نہین آسانی سے
جسکو ہم سہل سمجھ لیتے ہین مشکل ہو وہی

شور اوٹھتا ہن ہر سو سے انا لیلےٰ کا
قیس گر دلکو سمجھتا کہ یہ محفل ہو وہی

بار ہی اتنا تو مرا دہیان اونہین رہتا ہی
سب سے کہتے ہین مرے جور کے قابل ہو وہی

بڑھ گیا سیرون لہو اونکو جو آتی دیکھا
خود نہ پہچان سکا مین کہ مرا دل ہو وہی

نام پاتی ہین محبت مین جو مٹجاتی ہین
جسکے ہونیکا گمان بھی ہو دل ہو وہی

انتظار نفس باز پسین ہی ہر دم
سر منزل ہون مگر دوری منزل ہو وہی

حسرتونکی ہی تباہی سے تباہی دل مین
جس جگہہ قافلے لٹتے ہین منزل ہو وہی

کیا توقع تھی حور و ممین اوائین سحر نکلی
آدمی کیلئے جنت مین بھی مشکل ہو وہی

۸۱ ۱۵

جو کہے داغ سیہ وہ لکھ لو دل پہ
اس خرابات مین اک مرشد کامل ہم ہی

میری فریاد دوسرا نہ سُنے
تم سنو اے تو خدا نہ سنے

راز اپنا کبھی کہا نہ سکے
حال میرا کبھی سُنا نہ سُنے

خوبرو وہ جسے زمانہ کہے
گفتگو وہ جسے زمانہ سُنے

غیر بھی گر کرے مری تعریف
تو بھی ہرگز وہ بیوفا نہ سنے

کیون سُنے وہ شکایتِ بیداد
صفتِ خنجر ادا نہ سنے

اس لئے ہی پیامبر کی تلاش
مجھسے میرا وہ مدعا نہ سنے

سنکے دشنام پی گئے ناصح
کان وہ ہی جو ناروا نہ سنے

پہلے گالی وہان ہی پیچھے بات
اب سُنے اوسکو کوئی یا نہ سنے

دوستی کیا اسیکو کہتے ہین
آشنا کی جو آشنا نہ سنے

دیدہ و دل مین اسلئے ہی فرق
ایک کا ایک ماجرا نہ سنے

کیون نبنتا وہ صورتِ تصویر
مدعا تھا کہ مدعا نہ سنے

ہوش اوڑتے ہین وہ دیکھکر اونکو
ایسے دیکھے پری لقا نہ سنے

سُن سکے تیری منہ سی کیا انکار
لن ترانی کی جو صدا نہ سنے

ہجر مین جو دعائین مانگین ہین
کوئی اللہ کے سوا نہ سنے

۹۴ داغ کو چین ہے نہین آتا ۱۵
اوس سے جب تک برا بھلا نہ سنے

فرقت کی شب یہ کام لیا دلکی داغ سے
ڈھونڈھا اجل کو تا بہ سحر اس چراغ سے

تفریح ٹپکی پڑتی ہی اونکے دماغ سے
گلگشت کرکے آئی ہین دشمن کے باغ سے

کھاتے ہین داغ دوست کے فرو دلکی داغ سے
سچ ہی چراغ ہوتا ہی روشن چراغ سے

اللہ رے غرور و نزاکت مزاج کی
اپنی بھی زلف سونگھتی ہین کس دماغ سے

توبہ تو کرچکا ہون مگر اب بھی شوق ہی
خالی صراحی و خم و جام و ایاغ سے

شہ رگ سے پاس اور پھر اوسکا مقام دور
ہر جائی اور پھر نہین ملتا سراغ سے

گر بعد مرگ وسعت دل ہو نصیب مین
کنج لحد بھی کم نہو کنج فراغ سے

فرہاد و قیس ایک جنون مین ہین مبتلا
دامان کوہ بستہ ہی دامان داغ سے

بوی وفا بھی آئی تو ہوتا ہی درد سر
کیونکر نبھے گی اونسے نزاکت دماغ سی

پیتے ہین زیر خاک بھی رندان با کشش
گرتی ہی جب شراب چھلککر ایاغ سی

فریاد عندلیب کو سمجھے مری فغان
گھبرا کی منہ بنا کی وہ آتی ہین باغ سی

دل بجھگیا ہی اوسکی تسلی کے سامنے
خورشید و ماہ اختر و شمع و چراغ سی

ہر شان مین نشان ہے ہر رنگ مین ظہور
آوارہ مین ہوا ہون کسیکے سراغ سی

ہر وقت تازہ فقرہ ہی اونکی بات مین
ہردم نئی اوترتی ہی اونکی دماغ سی

۸۳ دنیا مین ایسی لوگ مصیبت زدہ کہان
روئے ہم آج خوب گلے مل کے داغ سی ۱۲

آرزو یہ ہی کہ دم نکلے تمہارے سامنے
تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

حشر کے دن بھی ہو شرح غم تمہارے سامنے
سب خدا کی سامنے ہون ہم تمہارے سامنے

آہ لب پر آئی تھم تھم کر کہ تم گھبرا نجاؤ
درد دلمین ہے مگر کم کم تمہارے سامنے

روبرو میرے بٹھایا جسطرح سے غیر کو
ہو یونہین اک فتنۂ عالم تمہارے سامنے

بعد میرے روئیگا سارا زمانہ دیکھنا
دھوم سی ہوگا ماتم تمہارے سامنے

آئی ہی کیا میری شامت آئی ہی کیا میری نوبت
مین کرون اظہار درد و غم تمہارے سامنے

قتل کر ڈالو ہمین یا جرم الفت بخش دو
لو کھڑی ہین ہاتھ باندھی ہم تمہارے سامنے

واعظو تمکو نہو زندان جنت کا یقین
خود کہینگے حضرت آدم تمہارے سامنے

اک تمہاری چپ مین سوا اعجاز دیکھی اے تعجب
دم بخود ہی عیسیٰ مریم تمہارے سامنے

اب بیباکی وہ دن بھی یاد ہین جھٹ چھپ گئے
آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے

حال دل مین کچھ نہو تاثیر یہ ممکن نہین
کوئی اتنا ہو کہے ہر دم تمہارے سامنے

۸۴ مجھکو اوس سر کی قسم اتنک وہی ہی اضطراب
داغ مضطر کا جو تھا عالم تمہارے سامنے ۱۶

پھر کہین چھپتی ہی جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکی انکی بھی شہرت ہو چکی

دیکھکر آئینہ آپ ہی آپ وہ کہنی لگے
شکل یہ پریونکی یہ حورونکی صورت ہو چکی

غیر کی آگی تو کی ہو گئی صفائی کسقدر
میرے منہ پر بارہا میری شکایت ہو چکی

مر گئی ہم مر گئی اس ظلم کی کچھ حد بھی ہے
بیوفائی ہو چکی اب بیمروت ہو چکی

کیا ہمارا جرم ٹھہرا کیا سنا عذر گناہ
وای حسرت ایکہی نہین قیامت ہو چکی

کیون ہوے غمگین نہ تھا کچھ مرثیہ ذکر رقیب
آؤ ملجاؤ گلے لبس ندامت ہو چکی

کثرت ناز و ادا نے صبر کی رخصت نہ دی
دوسری برپا ہوئی جب یہ قیامت ہو چکی

رنج بھی کس طرح کا ہو تو رہی کچھ دل لگی
وہ مصیبت پھر آئی جو مصیبت ہو چکی

کیا مزا ہی اونکو اپنی شوخیٔ تقریر کا
جھک پڑے غیر ورنہ جب مجھپر عنایت ہو چکی

ہم بدلجائینگے کیا قسمت بدلجائیگی کیا
جب نہ دنیا مین ہوئی عقبےٰ مین راحت ہو چکی

تیری جلوے سے نہ سمجھا کلیجا تھام کر
حشر تک انسان کی یہ تاب و طاقت ہو چکی

عہد ہے ضد ہے قسم ہے قول ہے تکرار ہے
دل دیا اونکو مگر خوب حجت ہو چکی

ہے دیوانون سے کم اکثر عیاں ناصح نکیون
جانتا ہے وہ کہ ایسون کو نصیحت ہو چکی

ای دلِ مشتاق کافی ہے سہارا اسقدر
کیا نہ ہوگا وصل جب جا سلامت ہو چکی

اوسکی محفل مین رسائی بھی ہوئی تو کیا ہوا
ہم گئے اوس وقت جب برخاست صحبت ہو چکی

۸۵ اس زمین مین شعر کہنے کا مزا یاد دلگئے
ابتو جو ہونی تھی اک عشرت ملامت ہو چکی ۲۰

گو دل آزار ہو چھو انکا خیال اچھا ہے
سو بلاؤن سے ہے ارمان وصال اچھا ہے

یہ تری چشم فسونگر میں کماں اچھا ہے | ایک کا حال برا ایک کا حال اچھا ہے
تاک کر دل کو وہ فرماتی ہیں ال اچھا ہے | یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے
روسیاہی خط عارض کی مٹی تیرے ہیں | کیا قیامت ہے کہ کافر کا مآل اچھا ہے
قلعہ ہی داور محشر توجہ سے اسنے | غیر کے نامۂ اعمال میں حال اچھا ہے
مول لے لیتے ہیں رنج شب وصل سے ہم | کثرت عیش میں تھوڑا سا ملال اچھا ہے
تنگ ہمت ہے اگر دولت کونین ملے | جو نہ پورا ہو کسی سے وہ سوال اچھا ہے
جہان میں ہمیں جب آن گذر انکی گذری | ساری بازار میں اک تو ہی مال اچھا ہے
عوض نقل وگزک اسکو جو لیتا ہوں | سوندھا سوندھا ہے مرا جام سفال اچھا ہے
وہ عیادت کو مرے آتے ہیں لو اور سنو | آج بھی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے
طائر قبلہ نما کو ہے حیات جاوید | زندگانی کا مزا بے پر و بال اچھا ہے
آنکھ صیاد کی لالا کھو نہیں پڑ سکی اسیر | آشیان جس پہ مرا ہو وہ نہال اچھا ہے
مرض عشق کی صحبت کے اٹھا الزام | ہم مرے جاتے ہیں جس وزر سے حال اچھا ہے
آ گئی غیر کے مطلب میں کہانسی خوبی | وہ مرے دل میں ہے جو حرف سوال اچھا ہے

اور تو کیا تری تصویر بھی تجھ سے یہ کہے
واقعی مجھ سے ترا حسن و جمال اچھا ہے

بد دعا لگ گئی کیا غیر مریض غم کی
چارہ گر مرتے ہیں بیمار کا حال اچھا ہے

گریۂ شب سے جو تاثیر کی امید بندھی
سنکے تقدیر پکاری یہ خیال اچھا ہے

آپکی جسمیں ہو مرضی وہ مصیبت بہتر
آپکی جسمیں خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے

جو لگا ہو نہیں ادا ہو وہ جو آ دلی ہی
جو اشارہ وہ نہیں پورا وہ سوال اچھا ہے

۸۶
داغ تم اور پڑھو شعر ابھی چپ رہنے ہو
کہ یہاں مجمع ارباب کمال اچھا ہے
۲۱

غیر کے نام سی پیغام وصال اچھا ہے
چھیڑ کا جسمیں مزا ہو وہ سوال اچھا ہے

کبھی کہتا ہوں محبت کا مآل اچھا ہے
کبھی کہتا ہوں جواب ہے یہی حال اچھا ہے

یہ بھی کہتی ہو کہ بیچین کیا کسنے تجھے
یہ بھی کہتی ہو مرا حسن و جمال اچھا ہے

دل تو ہم دینگے مگر پیشتر اتنا کہدو
ہجر اچھا ہے تمہارا کہ وصال اچھا ہے

یہ تو بہتر ہے کہ دنیا میں ہے عقبےٰ کا خیال
کچھہ تو عقبےٰ مین بھی دنیا کا خیال اچھا ہے

یہی دولت کا مزا ہے کہ اوڑین گلچھرین
ہاتھہ آئی ہی جو اوڑجا دے وہ مال اچھا ہے

صلح دشمن سے بھی کرینگی تری غارت سے
جسطرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے

اک دکا نمین ابھی کہہ آئے ہین ہم دل اپنا
دو سے سکو بتاتی ہین وہ مال اچھا ہے

کیا وہ غارت گر دین حشر سے اوڑ جائیگا
ہر مسلمان کا سُنتے ہین مآل اچھا ہے

روز بد سے نہین تا عمر محبت مین نجات
تو جبس سال مین آئی وہی سال اچھا ہے

اپنی تعریف سی چڑھتی ہو اگر جانے دو
چشم بد دور ہمارا ہی جمال اچھا ہے

لوگ کہتی ہین بھلائی کا زمانہ نہ رہا
یہ بھی کہدین کہ بُرائی کا مآل اچھا ہے

رقعۂ شوق کی تاثیر سے اوڑنا بہتر
طائر نامہ سا بے پر و بال اچھا ہے

ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر
ابھی دم بھر مین بُرا ہے ابھی حال اچھا ہے

دیکھنے والونکی حالت نہین دیکھی جاتی
جو نہ دیکھے وہی مشتاق جمال اچھا ہے

یاد دکھا دو مجھے تم پاؤنکا ناخن اپنا
یا یہ کہدو کہ قمر ناخن سے ہلال اچھا ہے

تم نہین اور سہی انکی طلبگار بہت
سو خریدار ہین موجود جو مال اچھا ہے

دلمین تو خوش ہین تسلی کو مری کہتی ہین
آپ مرتیکے نہین آپکا حال اچھا ہے

باغ عالم مین کوئی خاک پہلے پہولیگا
برق گرتی ہے اوسی نخل پہ جو نہال اچھا ہے

عرصۂ حشر مین سب ہوگئے خواہان اوسکے
لوگ کہتے ہین اشارون سے یہان اچھا ہے

ہمسے پوچھے کوئی دنیا مین ہے کیا شے اچھی
رنج اچھا ہے غم اچھا ہے ملال اچھا ہے

۸۷
آپ پچھتائین نہین جور سے توبہ نکرین
آپ گھبرائین نہین داغ کا حال اچھا ہے
۹

یون چلئے راہِ شوق مین جیسے ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

بیٹھے اوداس اوٹھے پریشان خفا چلے
پوچھے تو کوئی آپ کیا آکے کیا چلے

آئیگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پہ آفتین
غافل ادھر ادھر بھی ذرا دیکھتا چلے

ہم ساتھ ہو لئے تو کہا اوسنے غیر سے
آتا ہے کون اسسے کہو یہ جدا چلے

بالین سے میرے آج وہ یہ کہکے اوٹھ گئے
اسپر دوا چلے نہ کسیکی دعا چلے

موسیٰ کیطرح راہ مین غشی ہی راہ راست
خاموش خضر ساتھ ہمارے چلا چلے

افسانۂ رقیب سے لو بے اثر ہوا
بگڑی جو سچ کہی وہان جھوٹ کیا چلے

رکھا دل و دماغ کو تو روک تھام کر
اس عمر بیوفا پہ مرا زور کیا چلے

۸۸
بیٹھا ہی اعتکاف مین کیا داغ روزہ دار
۱۳

اے کاش میکدہ کو یہ مردِ خدا چلے

داغ اوس بزم مین مہمان کہا جاتا ہے
تیرا اللہ نگہبان کہان جاتا ہے

غیر کا شکوہ بھی آتا ہی تو کس لطف کی سات
اوسنے تعریف کا عنوان کہان جاتا ہے

وہ بھی دن یاد ہین کہتی منانے تھی مجھے
آ اوہر مین تری قربان کہان جاتا ہے

باغ فردوس مین حورون نے بھی لوٹ لیا
جو ہی تقدیر کا نقصان کہان جاتا ہے

پانونسے میرے بیابان کہان چھٹتا ہے
ہاتھ سے میرے گریبان کہان جاتا ہے

غیر جاتا تھا وہان مینے یہ کہکر روکا
تجھ سے کچھ جان نہ پہچان کہان جاتا ہے

درِ فردوس سے ممکن ہے کہ دربان ٹلجائے
اوسکے دروازیسے دربان کہان جاتا ہے

ہجر کے دنکی مصیبت تو گذر جائیگی
وصلکی رات کا احسان کہان جاتا ہے

روٹھ کر بزم سے اوٹھا تو نہ روکا مجکو
نہ کہا اوسنے کہ مہمان کہان جاتا ہے

بند کرتے ہو جہان تھون سے تم آنکھین میری
کیا کہون مین کہ مرا دہیان کہان جاتا ہے

بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا مین تو کہا
ٹھہر او چور بد اوسان کہان جاتا ہے

آرزو وصلکی ہوتی ہی سوا بعدِ وصال
جان جاتی ہی یہ ارمان کہان جاتا ہے

۸۹ ۱۸

داغ تمنے تو بڑی دہوم سی کی تیاری
آج یہہ عید کا سامان کہان جاتا ہے

کچھہ وہ سرگرم سخن نام خدا ہونے لگے
اب خدا چاہے تو مطلب بھی ادا ہونے لگے

وہ نگہہ زاہد کی ویسے آشنا ہونے لگے
سیر تو جب ہے کہ دونی ہین فدا ہونے لگے

غیر کے مذکور پہ مین بگڑتا تہا بجا
ٹہہرو ٹہہرو سنبہلو سنبہلو کیا سے کیا ہونے لگے

مین ہی چوکا مین ظاہر کردی انداز عشق
اس روش سے سیکڑون اوپر فدا ہونے لگے

جب شب فرقت اوٹہائی مین کچھہ دست دعا
درد اوٹہاکر ہاتہہ شانون سے جدا ہونے لگے

سخت گردش نا امیدی ہمسفر منزل بعید
عاقبت تہک تہک کے نالے نارسا ہونے لگے

سلب کرلے یا الہی آسمان کا اختیار
جب کسی معشوق سے عہد وفا ہونے لگے

شکوہ نا آشنائی نے بڑہایا اور رشک
میری ضد سے وہ تو سب سے آشنا ہونے لگے

المدد اے ہمنشینو ابتدائے عشق ہی
اب سنبہالو ہم گرفتار بلا ہونے لگے

شکوہ بے آزردگی سنکر کہا تو یہ کہا
کیا غرض کیا واسطہ ہم کیون خفا ہونے لگے

اب گلے موقوف بس رحم آگیا پیار آگیا
تہوڑے تہوڑے دلمین تم اب مدعا ہونے لگے

وہ قیامت کی گھڑی وہ بیتے ہوں کا ہی سامنا
جب کوئی معشوق سی ملکر جدا ہونے لگے

پردے پردے مین یہ بہتر ہے ہمسے اونسے چھیڑ چھاڑ
کیا مزا رہجای جبدم برملا ہونے لگے

ہائی اوسکی فکر اوسکی بیقراری اوسکی یاس
خلق کی جب نامۂ اعمال وا ہونے لگے

اضطراب شوق کا عالم کہو کیا اوس گھڑی
جب کسی کافر کی وا بند قبا ہونے لگے

میہمانونکو بلاتے ہین خوشی کیواسطے
تم تو آتے ہی بگڑ بیٹھے خفا ہونے لگے

غیر اچھا ہین برا ہین ہی سبھی چپ ہو رہو
رفتہ رفتہ یہ نہو حجت سوا ہونے لگے

۹۰
داغ مین پرچا ہی لغزش لگا باتون باتون مین اونہین
شرط یہ ہی میرا اونکا سامنا ہونے لگے
۲۱

لیکے دل کہتی ہو کیون دینے ہی جلنے کے لئے
لگ گیا خوب بہانہ یہ مچلنے کے لئے

باغ عالم مین ہین سب پہولنے پہلنے کے لئے
ورنہ کیا داغ ترے طرح سے جلنے کے لئے

اونہین فرصت بھی ملی گھر سے نکلنے کے لئے
دوپہر چاہیے پوشاک بدلنے کے لئے

تیرا غصہ ہو کہ ہو میری طبیعت ظالم
یہ بلائین نہین آئین کبھی ٹلنے کے لئے

اپنی تصویر ہی وہ کاش مجھے بھجوادین
مشغلہ چاہیے کوئی تو بہلنے کے لئے

چھیڑ کر تذکرۂ غیر کہین کیا تجھسے ۔ جو مزی ہمنے تری آنکھہ بدلنے کے لئے
شوخی و شرم و ادائین تری دو چہرہ ہین ۔ ایک چلنے کی لئے ایک نہ چلنے کے لئے
آتشِ رشک عدو خاک کریگی ہمکو ۔ لاگ کی آگ بُری ہوتی ہی جلنے کے لئے
کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا ۔ ہمنے کیا کیا نہ کیا اپنی سنبھلنے کے لئے
ہی بہانا نتک لو اوسی رشک کہ بہتر ہین ۔ حُسن یوسف نہ ملی رنگ نکلنے کے لئے
ہاتھہ پای بھی شبِ وصل تھی ضد بھی تھی اونہین ۔ ہاتھہ چلنی کے لئی پانون مچلنے کے لئے
ابر کیا سبز کری مجھہ شجر سوختہ کو ۔ آبِ حیوان ہو مرے پھولنی پھلنے کے لئے
چارہ گر زندہ رہیگا تو کریگا تدبیر ۔ چاہی عمر خضر میرے سنبھلنے کے لئے
وصل دشمن کی گھڑی تھی کہ ہوا اپنا وصال ۔ ساعت اچھی نہ ملی جان نکلنے کے لئے
جنبشِ لب کبھی دیتے ہین وہ اب ہنستے ہین ۔ موجزن چشمۂ حیوان ہے او بلنے کے لئے
غم کی دیوار کھڑی ہوگئی دلکے اندر ۔ میرے ارمان ترستے ہین نکلنے کے لئے
مین کلیجے سے ملون سر ملون دلسے ملون ۔ اپنی تلوار مجھے دیجئے ملنے کے لئے
خاک ٹھہرے تری کوچہ مین کوئی القاتل ۔ مستعد نقش کفِ پا ہی ہی چلنے کے لئے

کہائی جاتا ہی مجہے خنجر خونخوار ترا
یہ اوگلنے کی لیئے ہی کہ نگلنے کے لئے

تو مری لاش کو ٹہکرا کی چلی اے مست شباب
ٹہوکرین کہاتے ہین انسان سنبہلنے کے لئے

٩١

بزم اغیار مین تم چہپ کے نہ بیٹہو اے داغ
چاند چہپنے کی لئے ہی کہ نکلنے کے لئے

طور کے پہلو مین اک تجخانہ ایسا چاہیئے
شور اوٹہے جلوہ جانانہ ایسا چاہیئے

عشق مین اے ہمت مردانہ ایسا چاہیئے
یہ کبہی اپنا ہو یا بیگانہ ایسا چاہیئے

دوست کوئی عاقل و فرزانہ ایسا چاہیئے
جو کبہی اوس سے ستم بیجانہ ایسا چاہیئے

دیکہنا کس لطف سے کہتا ہون اپنی واردات
داور محشر سنے افسانہ ایسا چاہیئے

دلربا کہلائے دل آزار ایسا ڈہونڈہ لی
آشنا کہئے جسے بیگانہ ایسا چاہیئے

ایک قطرہ بہی نہ اے ساقی دے کم ظرف کو
انتظام بادہ و پیمانہ ایسا چاہیئے

دل مرا اہل وطن سے ہی بہت کہٹکا ہوا
خار تک جسمین نہو ویرانہ ایسا چاہیئے

مول لیکر قیس کی تصویر وہ نادم ہوئے
مین نے جب چہیڑا انہین دیوانہ ایسا چاہیئے

اس ادا سے قتل کر تجکو مرے سر کی قسم
سب کہین انداز معشوقانہ ایسا چاہیئے

تیر تیرا دل مین رہکر کھینچا کس کسطرح — جو کرے ملکر دغا بیگانہ ایسا چاہیے

دل لیا تو کیا لیا جرم وفا پر آپنے — دی سکون جسکو نہ ہین جرمانہ ایسا چاہیے

دل جلونکی سوز دلکا ہو اثر دونو جگہ — گرم ہو کوین آتشخانہ ایسا چاہیے

چشم پر فن سجتی ہین ہم جو وہ بادہ نوش — اور کیسا چاہیے پیمانہ ایسا چاہیے

دیکھکر چاہت مری کہتی ہین سب اہل نظر — گل کو بلبل شمع کو پروانہ ایسا چاہیے

بھیس بدلے حضرت زاہد پہن کر جو چھپی — شہر مین پوشیدہ اک میخانہ ایسا چاہیے

دست مژگان سے کرو کنگھی تمہاری لف مین — ایسی مو عنبر ین مین شانہ ایسا چاہیے

یہ اگر نغمون سے ہو لبریز وہ نالون سے گرم — عیش خانہ ہو کہ ماتم خانہ ایسا چاہیے

چاہنے والون سے کم ہوتی نہین چاہت کبھی — چاہئی تو چاہیے یہ کیا نہ ایسا چاہیے

گونج اوٹھی گنبد گردون ہلجائی زمین — میکشونکا نعرۂ مستانہ ایسا چاہیے

بیوفائی تم کرو ناآشنائی تم کرو — تمکو ایسا چاہیے یاشانہ ایسا چاہیے

نامۂ اعمال مجھسے چھینکر محشر مین وہ — کہتے ہین اپنے لئے افسانہ ایسا چاہیے

جبر سہہ ہو صبر الفت مین جفا پر ہو وفا — تجکو تو اے ہمت مردانہ ایسا چاہیے

ہجر سے اوس شمع رو کی دل جلا فرقت میں ہی
جو اندھیرے میں جلے پروانہ ایسا چاہیے

طور پہ ہم بھی گئے تھے کچھ نظر آتا اگر
تو یہ کہتے جلوۂ جانانہ ایسا چاہیے

ان ہماری سی دکھا دیں لکا نقشہ ہم اونھیں
ہم کو اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ایسا چاہیے

۹۲
خوب جی بھر کے سنا پہلے تو قصہ داغ کا
پھر کہا دل تھام کر افسانہ ایسا چاہیے
۹

آج اونکی بھید اس صورت سے ظاہر ہو گئے
غیر کا نامہ کو لایا تھا کہ تر بتر ہو گئے

دیکھتے ہی شکل بلا سے دل سے باہر ہو گئے
پھر وہ ٹالے ٹلے جس بات کے سر ہو گئے

چال اونکی دیکھنا گویا بڑے مظلوم ہیں
سب سے پہلے عرصۂ محشر میں حاضر ہو گئے

وصل کی شب تیرے سر اوپر مینہ کیا ذوق شوق
صبح کی ہوتی ہی رخصت سب مسافر ہو گئے

حضرت ناصح نے پکڑی ہے یہ اچھی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر ہو گئے

کیوں قسم کھائی ہوا اب ہم کو نہیں تم سے ملال
وہ کہے دیتی ہی تیوں تم خفا پھر ہو گئے

ہم نے تو تجھے نہ دیکھی جانے والی ترے
رفتہ رفتہ جان کی سب اول آخر ہو گئے

شکوہ کرتا تو خدا جانے وہ کیا کرتے غضب
ہنسے کی تعریف نہ اولٹی مر سکر ہو گئے

۱۵ داغ تم آئے تھے بزم عیش مین خوش خوش ابھی ۹۳

۱۵ کیا ہوا کس واسطے افسردہ خاطر ہو گئے ۹۳

جب مئی لالہ فام ہوتی ہے
مجکو توبہ حرام ہوتی ہے

یہ بھی طرزِ خرام ہوتی ہے
ساری دُنیا تمام ہوتی ہے

خوبرو وہ ہی جسکی خوابھی
شمع صورت حرام ہوتی ہے

توڑتا ہی اوسیکو وہ گلچین
جو کلی دلکی خام ہوتی ہے

دل ہی دلمین تری رقیبون سے
گفتگو لا کلام ہوتی ہے

صبح ہونے تو دو چلے جانا
شب کی نیت حرام ہوتی ہے

کیا خوشی ہی کہ میرے پہلومین
دعوتِ خاص و عام ہوتی ہے

حرف مطلب کہا نہین جاتا
بات اون سے مدام ہوتی ہے

نہین کھنچتی مجھی سے تیری شبیہ
تجھسے کب ہم کلام ہوتی ہے

یہ سنا ہی کہ برہمن سے بھی
شیخ کی رام رام ہوتی ہے

دمِ آخر تو کچھ مری سُنلو
آج حجت تمام ہوتی ہے

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا
رات دن صبح و شام ہوتی ہے

ہجر کا دن ڈھلے تو ہم جانیں
صبح کے بعد شام ہوتی ہے

غیر جتنی بُرائی کرتے ہیں
وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے

۹۴
پہلے اے داغ کچھ نہ ہوش آیا
دل کی اب دق تمام ہوتی ہے
۱۵

شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی
سو دھوپ پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی

آئی ہوئی عاشق کی طبیعت نہیں جاتی
آتی ہے تو آکر یہ قیامت نہیں جاتی

کھاتی ہے بس اِک تیرے ہجر کے خنجر
دنیا سے کوئی روح سلامت نہیں جاتی

سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی

اللہ سے محشر میں کہونگا ترے آگے
مجبور ہوں میں اسکی محبت نہیں جاتی

اول تو انہیں شرم رہی منہ سے نہ بولے
جب شرم گئی وصل کی حجت نہیں جاتی

ای عمر رواں اسکو بھی ہمراہ لئے جا
تو جاتی ہے دل سے مری حسرت نہیں جاتی

زاہد یہ اگر پست ہی مسجد سے تو کیا ہے
کچھ اس سے تو میخانہ کی عظمت نہیں جاتی

ہر چند بلا ہی مگر اسمین بھی وفا ہے
گھر غیر کے میری شب فرقت نہین جاتی

آئینہ ہی اب بننے لگا آپکے آگے
کہہ سکتی ہین منہ دیکھی کی الفت نہین جاتی

نقشے بھی ہین پامال تری راہگذر مین
دو چار قدم اوٹھکی قیامت نہین جاتی

ملجاتے ہین خود خاک مین ہم فرق ہوا تنا
دلسی تو ہمارے بھی کدورت نہین جاتی

جاتی ہی مری جان یہ مین کہہ نہین سکتا
جبتک اسی تم دو نہ اجازت نہین جاتی

سو جاتے ہین اوٹھ اوٹھ کے جگا کے شب وصل
اون نیند بھری آنکھونکی غفلت نہین جاتی

۹۵

ای داغ برا مان تو اوسکی کہے کا
معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی

۱۸

جانیسے تو وہانکی عزت نہین جاتی
تو جاتی ہی یا ای شب فرقت نہین جاتی

بیٹھے ہین عجب شان سے وہ بزم عدو مین
ڈرتی ہی مرے ساتھ قیامت نہین جاتی

دیکھا نکوئی ٹھوکرین کہانیکی گواہی
ہمراہ مرے حشر مین تربت نہین جاتی

رونیسے بھی مٹتا ہی کہین شوق نظارہ
آنکھین بھی گئین تو بھی تو حسرت نہین جاتی

دم بھر مرے قابو مین طبیعت نہین آتی
اللہ کسیوقت یہ حالت نہین جاتی

ہو وصل کی بعد اونکو گمان اور کسیکا
تو ایسی صفائی مین کدورت نہین جاتی

وہ آکی مری قبر پہ یہ لکھہ گئی مصرع
کافر تجھے دُنیا کی محبت نہین جاتی

فرہاد کی مرقد سے یہ آتی ہین صدائین
برباد کسی شخص کی محنت نہین جاتی

اوٹھتی ہین جو عالم مین مٹجاتی ہین فتنے
کافر تری آنکھونکی شرارت نہین جاتی

کیون دختر رز کو نہی شیخ سی پرہیز
کعبے کو بھی یہ صنا حرمت نہین جاتی

کیا دیکھہ لیا عہد سکندر مین الٰہی
آئینے کی مُنہ سی کبھی حیرت نہین جاتی

شرما کے قسم کھائی ابھی عہد کیا تھا
پھر ظلم کیا آپکی عادت نہین جاتی

کہتے ہین مجھے دیکھکے سب اہل محبت
اسطرح تو قابو سی طبیعت نہین جاتی

غم سہتے ہین پر لب پہ شکایت نہین آتی
دکھ بھرتے ہین پر تیری محبت نہین جاتی

ہم چاہ کی چھپاتی ہین اوس پردہ نشین کو
آنکھون سے کسی وقت وہ صورت نہین جاتی

وہ جور و جفا کرکے وفا کر نہین سکتی
اس راہ سی اوس راہ طبیعت نہین جاتی

تعریف ستم سی بھی وفا نہین ہم بندی مین
کیون شکر کیا اسکی شکایت نہین جاتی

ای داغ سلامت ہین مہمان ہمارے

جو آتی ہے آفت کہ مصیبت نہین جاتی

اوسکی چتون نظر مین پہرتی ہے
اک چہُری سی جگر مین پہرتی ہے

آہ ہر دم سفر مین پہرتی ہے
یہ تلاش اثر مین پہرتی ہے

نالہ کرتا ہون تو مری آواز
گو بجتی اونکے گہر مین پہرتی ہے

نہ ملا بعد مرگ بہی آرام
روح اوس رہگذر مین پہرتی ہے

وہ دم رقص گردشین اوسکی
ایک پہر کی نظر مین پہرتی ہے

نہ ملیگا وہ جستجو سے کہین
خلق کس دردسر مین پہرتی ہے

اوسکے آگے زبان مشکل سے
دہن نامہ بر مین پہرتی ہے

۹۷

آمد آمد ہے آج کسکی داغ
یہ سفیدی جو گہر مین پہرتی ہے

۱۴

تڑپتی ہین اونہین غیرونکی بات ایسی ہوئی ہے
خدا کی شان ہے ایسونکی بات ایسی ہوئی ہے

جب آنکھ ولنی لگاتا ہون تو چپکی چپکی ہنس ہنس کر
تری تصویر بہی کہتی ہے صورت ایسی ہوئی ہے

کیا نظارہ بزم غیر مین اوس حور طلعت کا
یہ کیا معلوم تہا دوزخ مین جنت ایسی ہوئی ہے

نہ نکلے عالمِ بالا تک ایسا چاند سا چہرہ
انہین کا فرشتون مین ایک صورت ایسی ہوتی ہے

ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اک دن کہا دینگی
قیامت اسکو کہتے ہین قیامت ایسی ہوتی ہے

ہماری شکل تیرے غم مین پہچانی نہین جاتی
بگڑ جاتی ہی صورت بہی مصیبت ایسی ہوتی ہے

کفن سے منہ مرا جب کہولکر دیکہا تو وہ بولے
ہماری چاہنے والونکی صورت ایسی ہوتی ہے

کہو تو ہم نہ کہتے تھے نہ دیکہو آئینہ دیکہو
بنا دیتی ہی دم پر اچھی صورت ایسی ہوتی ہے

ترا دل سنگدل پگہلے تو جب تجہکو یقین آئے
کہ اوسکی شان ایسی اوسکی قدرت ایسی ہوتی ہے

بہری محفل مین غیرون سے اشارے یون ستمگر
مروت آنکھ کی ای بے مروت ایسی ہوتی ہے

وہ دیتے ہین تسلی اور پہر تسکین نہین ہوتی
کبہی بیچین کافر طبیعت ایسی ہوتی ہے

مجہے وہ دیکہتے ہی دور سے منہ پہیر لیتے ہین
جو ہوتی ہی تو اب صاحب سلامت ایسی ہوتی ہے

غضب مین جان ہے ہر سونگی شکوے بہولجاتا ہون
کبہی دو چار دن اونکی عنایت ایسی ہوتی ہے

۹۸

ذرا سی بات پر اے داغ تم اونسے بگڑ بیٹھے
اسیکا نام الفت ہی محبت ایسی ہوتی ہے

۱۱

آپ کا اعتبار کون کرے
روز کا انتظار کون کرے

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے — پر تمہیں شرمسار کون کرے
جو ہو اوس چشم مست سے بیخود — پھر اوسے ہوشیار کون کرے
تم تو ہو جان اک زمانے کی — جان تم پر نثار کون کرے
آفتِ روزگار جب تم ہو — شکوۂ روزگار کون کرے
اپنی تسبیح رہنے دے زاہد — دانہ دانہ شمار کون کرے
ہجر میں زہر کھا کے مر جاؤں — موت کا انتظار کون کرے
آنکھ ہے ترک زلف ہے صیّاد — دیکھیں دل کا شکار کون کرے
غیر نے تمسے بیوفائی کی — یہ چلن اختیار کون کرے
وعدہ کرتے نہیں یہ کہتے ہیں — تجھکو امیدوار کون کرے

۹۹ داغ کی شکل دیکھکر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے ۸

سچ کی جب گفتگو ہونے لگی — آپسے تم تمسے تو ہونے لگی
چاہیے پیغامبر دونو طرف — لطف کیا جب دوبدو ہونے لگی

میری رسوائی کی نوبت آگئی — اونکی شہرت کو بکو ہونے لگی
ہی تری تصویر کتنی بے حجاب — ہر کسیکے روبرو ہونے لگی
غیر کے ہوتی بھلا ای شام وصل — کیون ہمارے روبرو ہونے لگی
ناامیدی بڑھگئی ہے اسقدر — آرزو کی آرزو ہونے لگی
ابکی ملکر دیکھیے کیا رنگ ہو — پھر ہماری جستجو ہونے لگی

۱۰۰

داغ اترائے ہوی پہرتے ہین آج
شاید انکی آبرو ہونے لگی

۱۸

ناروا کہیے ناسزا کہیے — کہیے کہیے مجھے برا کہیے
تجھکو بدعہد و بیوفا کہیے — ایسے جھوٹے کو اور کیا کہیے
دردِ دل کا نہ کہیے یا کہیے — جب وہ پوچھے مزاج کیا کہیے
پھر نہ رکیے جو مدعا کہیے — ایک کے بعد دوسرا کہیے
آپ اب میرا منہ نہ کھلوائین — یہ نہ کہیے کہ مدعا کہیے
وہ مجھے قتل کرکے کہتے ہین — مانتا ہی نہ تھا یہ کیا کہیے

دلمین رکھنے کی بات ہی غم عشق
اسکو ہرگز نہ برملا کہئے

تجھکو اچھا کہا ہی کس کس نے
کہنے والون کو خیر کیا کہئے

وہ بھی سُن لینگے یہ کبھی نہ کبھی
حال دل سب سے جابجا کہئے

مجھکو کہئے بُرا نہ غیر کے ساتھ
جو ہو کہنا جدا جدا کہئے

انتہا عشق کی خدا جانے
دم آخر کو ابتدا کہئے

میرے مطلب سے کیا غرض مطلب
آپ اپنا تو مدعا کہئے

ایسی کشتی کا ڈوبنا اچھا
کہ جو دشمن کو ناخدا کہئے

صبر فرقت مین آہی جاتا ہے
پر اِسے دیر آشنا کہئے

آگئی آپ کو مسیحائی
مرنیوالون کو مرحبا کہئے

آپ کا خیر خواہ میرے سوا
ہے کوئی اور دوسرا کہئے

ہاتھ رکھکر وہ اپنے کانون پر
مجھسے کہتے ہین ماجرا کہئے

۱۰۱
ہوش جاتے رہے رقیبون کے
داغ کو اور باوفا کہئے
۹

شکوہ نہین کسیکی ملاقات کا مجہے — تم جانتے ہو وہم ہی جس بات کا مجہے
جاناکہ بوی غیر یہ پہچان جائیگا — باسی نہ اوسنے ہار دیا رات کا مجہے
کوئی نہین تو دل ہی سے باتین ہین رات بہر — اللہ رے شوق حرف وحکایات کا مجہے
وہ دن سے اپنی گہر گئی آئی شب فراق — کہٹکا لگا ہوا تہا اسی رات کا مجہے
ملکر تمام بہید کہونگا رقیب سے — آتا ہی خوب تجہ سے ترے گہات کا مجہے
ڈرنا کسیکا اور وہ بجلی کا کوندنا — موسم بہت پسند ہی برسات کا مجہے
تدبیر سے تو موت نہ آئی شب فراق — ہی انتظار مرگ مفاجات کا مجہے
وہ دن گئی کہ زہر بہی آب حیات تہا — ہی اب تو زہر پان تری بات کا مجہے

۱۰۲
آخر وہان رقیب نے نقشہ جما لیا
ای داغ خوف تہا اسی بد ذات کا مجہے
۱۲

مرے اونکی بہری محفلین ہو گی — زبان پر آئیگی جو دل مین ہو گی
نہو گا کیا ہمارا کام ہو گا — نہو گی کیا ادا قاتل مین ہو گی
یہی قاصد پتا ہے اوسکی گہر کا — ہوا کچہہ اور اوس منزل مین ہو گی

جو تیرا جذب دل کامل ہے اے قیس — تو پھر لیلی کہان محمل مین ہو گی
نہ کرتے دل لگی کیا جانتے تھے — ہماری جان اس مشکل مین ہو گی
سوال وصل پر وہ چھین لینگے — جو نقدی کیسہ سائل مین ہو گی
چرائیگا اوسی سے آنکھ قاتل — ذرا سی جان جس بسمل مین ہو گی
عدم کے جانیوالو سنتے جاؤ — یہ آسایش اوس منزل مین نہ ہو گی
اگر عقبے مین دنیا یاد آئے — تو مشکل اور اک مشکل مین ہو گی
نہین شوخی سے خالی شرم اوسکی — قیامت پردہ حائل مین ہو گی
وہان چٹکی مین جب تیر لینگے — یہان اک گدگدی سی دل مین ہو گی

١٠٣
نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ
بڑی ہلچل سی محفل مین ہو گی
١٥

گرہ جو پڑ گئی رنجش مین وہ مشکل سے نکلیگی — شرر اونکے دلسے نکلیگی یہ میرے دلسے نکلیگی
مرے زخمونکو تو سب دیکھتے ہین یہ بھی سن لینگے — دعای مغفرت جبدم لب قاتل سے نکلیگی
مجھے دیکھین تو خنجر تو ہٹائین تماشائی — بلا ہی وہ جو حسرت سینہ بسمل سے نکلیگی

ادا تیری فغاں میری بھلا کب چین دیتی ہے
جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی

مجھے آتا ہے تم پر رحم میرا منہ نہ کھلواؤ
کلیجا توڑ لیگی وہ دعا جو دل سے نکلیگی

کسی بدخو سے ہم کہنے لگے تھے مدعا اپنا
یہ کیا معلوم تھا آواز بھی مشکل سے نکلیگی

تغافل چاہئے اے قیس تجکو ایسی موقع پر
ابھی جھنجھلا کے لیلی پردۂ محمل سے نکلیگی

نکر نا قتل ہمکو ورنہ حسرت داغ بن بنکر
تمہارے دل میں بیٹھے گی ہمارے دل سے نکلیگی

نہیں دشوار کچھ اپنے مکاں سے لامکاں جانا
وہیں پہونچائیگی جو راہ جس منزل سے نکلیگی

مری کشتی اگر چھوٹیگی دریائے محبت میں
تو سب سے پہلے بسم اللہ لب ساحل سے نکلیگی

بڑی سختی سے میری جان نکلی ہے کئی دن میں
یکایک لاش کیونکر کوچۂ قاتل سے نکلیگی

چھپایا منہ اگر ہمسے تو کیا ہم مر نجائینگے
نگہ نہ تجلی کی صورت پردۂ حائل سے نکلیگی

فرشتے ہیں قیامت کی غضب کے رات دن فقرے
نئی جب بات نکلیگی تری محفل سے نکلیگی

ہی دوزخ نہ مانگی جسمیں بت نکلیگی ہوای واعظ
وہاں جنت ہی کیوں جنت لب سائل سے نکلیگی

۱۰۴
رموز عاشقی کو عاشقو تم داغ سے پوچھو
کہ باریکی ہیں باریکی اوسی کامل سے نکلیگی
۲۱

فغان کو لاگ ٹھہری آسمان سے
اوٹھا جاتا ہی پردہ درمیان سے

تری رنجش کھلی طرز بیان سے
نہ تھی دل مین تو کیون نکلی زبان سے

نرالی ہی ادا ساری جہان سے
کوئی پیدا کرے تجھسا کہان سے

گرے ہوئے اولجھکر آستان سے
چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے

عدو کی التجا کرنی پڑی ہے
مرادین مانگتا ہون آسمان سے

مری تنکون مین ہے کیا غار حسرت
الگ گرتی ہی بجلی آشیان سے

نتیجہ اونکی باتون کا یہ نکلا
کہ اپنی مدح تھی اپنی زبان سے

لگا رہتا ہی کھٹکا دونو جانب
مزا ہی دوستی کا بدگمان سے

وہ مجھکو دیکھکر بولے الٰہی
بچانا اس بلائے ناگہان سے

نکہئے دوست دشمن کو نہ کہئے
پرائے اپنے ہوتی ہین زبان سے

تمہارے در پہ ہم کیونکر نہ آتے
کہ تھی صاحب سلامت پاسبان سے

شکایت راہ الفت کی سنے کون
الگ چلتا ہون بچکر کاروان سے

ڈریگا شور محشر سے وہ کیا خاک
تسلی جسکو ہو میری فغان سے

وہ خط لکھین مجھے جھوٹا ہی قاصد | خدا جانے اوٹھالا یا کہان سے
شب غم سے بلا کا منتظر ہون | نگاہین لڑ رہی ہین آسمان سے
نہی جادو ہوا اوسکا وہی حال | جسے جو کہدیا تونے زبان سے
یہ ہے کیا بات سُنتے ہین وہ اکثر | ہمارا حال دشمن کی زبان سے
تم اپنی رہگذر سے بچتے رہنا | اوٹھیگا فتنۂ محشر یہان سے
تمہاری چشم فتان نے بھی شاگرد | بنا ڈالی ہزارون آسمان سے
رقیب آیا ہی چھپکر تیرے در پر | مگر اولجھا ہوا ہی پاسبان سے
خوشی کیا زندگی کی جب خضر تک | مری جاتی ہین عمر جاودان سے

۱۰۵

جہان آباد ہر منزل ہے ای داغ
قدم باہر نکالا جب مکان سے

۹

ہماری دم نکلنے مین ہے اک عالم نکلتا ہے | کہ وہ مشتاق ہین دیکھین تو کیونکر دم نکلتا ہے
کسی کیا اثر کی ہے چاہنے والونکی اے قاتل | کہ اب تلوار کم کھینچتی ہے خنجر کم نکلتا ہے
گلہ کیسا کہا انکا رنج کسکا جان لب پر ہے | جب آ و سینے پیار سے پوچھا تمہارا دم نکلتا ہے

نہ تجھسا آجتک دیکھا نہ تجھسا حشر تک دیکھین
ان آنکھون سے بہت نکلا بہت عالم نکلتا ہے

کوئی کیا چل سکیگا اس خرام ناز سے بڑھکر
قیامتکا تمہاری ٹھوکرون مین دم نکلتا ہے

گداز غم سے میری ہڈیان گھلتی ہین گھلجائین
ترا ارمان تو اے دیدۂ پرنم نکلتا ہے

تمھین میرے مسیحا ہو تمھین میری تمنا ہو
تمھین پر جان جاتی ہے تمھین پر دم نکلتا ہے

نقاب روئے روشن سے رخ پرنور کا جلوہ
جو چھن چھنکر نکلتا ہے تو کیا کم نکلتا ہے

١٠٦

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے
نہ بی شیون نکلتا ہے نہ بی ماتم نکلتا ہے

١٠

زمانہ بہت بدگمان ہو رہا ہے
کسی شخص کا امتحان ہو رہا ہے

سُریلی صدائین ہین اس شغل کی سی
الٰہی یہ جلسہ کہان ہو رہا ہے

بہت حسرت آتی ہے مجھکو یہ سنکر
کسی پر کوئی مہربان ہو رہا ہے

تری ظلم پنہان ابھی کون جانے
فقط آسمان آسمان ہو رہا ہے

ان آنکھون سے اس دلکا کیا بھید کھولا
کہ مضطر ہر اک رازدان ہو رہا ہے

سنو کیا خبر جشن عشرت کی قاصد
جہان ہو رہا ہے وہان ہو رہا ہے

وہ حالِ طبیعت جو برسون چھپایا
ہر اک شخص سے اب بیان ہو رہا ہے

کوئی اوڑھ کے آیا کوئی چھپ کے آیا
پشیمان ترا پاسبان ہو رہا ہے

کہین دو گھڑی آپ شبنم مین سوئے
رُخِ پُر عرق دُر فشان ہو رہا ہے

١٠٧ — یہ بیہوشیان داغ یہ خواب غفلت
خبر بھی ہے جو کچھہ یہان ہو رہا ہے — ٩

آج گھبرا کر وہ بولے جب سنے نالے مرے
جان کے پیچھے پڑی ہین چاہنے والے مرے

محفلِ دشمن سے میری پیشوائی کے لئے
جھوم کر آنا وہ تیرا ہای متوالے مرے

خارِ صحرا جنون نے تیز کی کیا کیا زبان
پھوٹ منہ سے کچھہ بولے پاؤنکے چھالے مرے

گیسوؤن پر ہاتھہ رکہا ناز سے کہتے ہین وہ
سامری کو بھی تو ڈس جائین وہ کالے مرے

حضرتِ ناصح تمہاری کیا بُری تقریر ہے
تم کوئی سانچے ہین ڈھلسکتے ہو ڈھالے مرے

جائیگا ہدیہ رقیبونکے لئے چارونطرف
میرے قاتل نے کئے ہین چار پرکالے مرے

عشق وحشت کی کریگا کون ایسی پرورش
انکو چھوڑون کسطرح یہ پڑ گئے پالے مرے

١٠٨ — وہ عیادت کو نہ آئے داغ تو کچھہ غم نہین — ١٠

اور دنیا مین بہت ہین پوچھنے والے مرے

کس وجہ سے لب پہ مرے فریاد نہ آتی
وہ چوٹ نہین کھائی تھی جو یاد نہ آتی

جنت مین جو حورونکو مری یاد نہ آتی
ہچکی بھی تہِ خنجر بیداد نہ آتی

ای شعبدہ گر تجکو ہزارون ہنر آتے
اک طرز دل آزاری و بیداد نہ آتی

گو جان گئی عشقمین پر نام تو پایا
کہنے مین بھی کیا محنت فرہاد نہ آتی

اس وحشت دلنی مجھے دیوانہ بنایا
ورنہ کبھی تم تک مری فریاد نہ آتی

گر باغمین وہ خانہ برانداز نہ آتا
گھبرائی ہوئی نکہت برباد نہ آتی

قسمت سے ملا مرگ محبت کا بہانہ
کیا موت تجھے ای دل ناشاد نہ آتی

اک عمر سے ہون نغمہ سرا کنج قفس مین
اب بھی مجھے دلداری صیاد نہ آتی

مرتا مگر اس حال سے فرقت مین نہ مرتا
آتی مگر اسطرح تری یاد نہ آتی

۱۰۹ ۹

ہی فیض الٰہی مین کمی کونسی اے داغ
کیون جوش پہ یہ طبع خداداد نہ آتی

ہائے وہ دن کہ میسر تھی ہمین رعنائی
روز معشوق نیا روز ملاقات نئی

بات کرتی نہین ہے لیتی ہی چٹکی دلمین
یہ تو ہی آپکی تصویر مین اک بات نئی

دل طلب کرتے ہو مہمان بلا کر مجکو
یہ تواضع ہی نئی ہے یہ مدارات نئی

عشق بھی کفر ہوا حضرت واعظ خاموش
آپ نے یہ تو کہی قبلۂ حاجات نئی

ہونگی حوران بہشتی کی پرانے انداز
آپکی بات نئی گھات نئی گات نئی

سر مرا کاٹ کی اے نامہ رسان لیتا جا
گرچہ بیکار سہی پر ہے یہ سوغات نئی

رنگ مے دیکھکے ہم صاف بتا دیتے ہین
یہ پرانی ہے یہ اے پیر خرابات نئی

غیر کی جو برائی تو بھلائی ٹھہری
یہ ملی ہے عمل بد کی مکافات نئی

۱۱۰
داغ سا بھی کوئی شاعر ہے ذرا سچ کہنا
جسکے ہر شعر مین ترکیب نئی بات نئی
۱۱۱

تمنے بدلے ہمسے گن گن کے لئے
ہمنے کیا چاہا تھا اسدن کے لئے

کچھ نرالا ہے جوانی کا بناؤ
شوخیان زیور ہین اس سن کے لئے

چاہنے والون سے گر مطلب نہین
آپ پھر پیدا ہوئے کن کے لئے

فیصلہ ہو آج میرا آپ کا
یہ اوٹھا رکھا ہے کس دن کے لئے

دے گئے بے درد ای پیر مغان — چاہیے اک پاک باطن کے لئے

دل کے لینے کو ضمانت چاہئے — اور اطمینان ضامن کے لئے

میکشو اب آئی شاید فصل گل — بلبلون نے جو چن چن تنکے لئے

ہمنشینو سے مری کہتے ہین وہ — چھوڑ دین غیرون کو کیا انکے لئے

ہین رخ نازک پہ گنتی کے نشان — کسنے بوسے تیری گن گن کے لئے

وہ نہین سنتے ہماری کیا کرین — مانگتے ہین ہم دعا جن کے لئے

آج کل مین داغ ہوگے کامیاب
کیون مرے جاتے ہو دو دن کے لئے

آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے — اس طرح سے آئی کہ نہ آئے مرے آگے

دل مین لئے لگایا ہی مگر دیکھیے کیا ہو — سب پھینکتے ہین اپنی بلائے مرے آگے

بجھتے ہوئے دیکھو لگا نہ مین دل کی لگی کو — کوئی نہ کبھی شمع بجھائے مرے آگے

کیا دم کا بھروسا ہی پھر آئے کہ نہ آئے — جانا ہو جو قاصد کو تو جائے مرے آگے

کچھ تذکرۂ رنجش معشوق جو آیا — دشمن کے بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

مانگی ہی دعا وصل کی کچھہ اور نہ سمجھو
کوسا ہوا گر مین نے تو آئے مرے آگے

تیور یہی کہتے تھے کہ یہ نام ہی میرا
لکھکر کئی حرف اونسے مٹائے مرے آگے

دیکھے تو کوئی قاصدِ جانانکی دلیری
واپس مرے خط لاکے جلائے مرے آگے

بچھڑے ہوئی معشوق ملین سبکو الٰہی
تنہا کوئی جنت مین نہ جائے مرے آگے

محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے اونسے
کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے

۱۱۲ ۱۱۳

کچھہ داغ کا مذکور جو آیا تو وہ بولے
آئے تھے بُرا حال بنائے مرے آگے

سب سے تم اچھے ہو تم سے مری قسمت اچھی
یہی کمبخت دکھا دیتی ہے صورت اچھی

حسن معشوق سے بھی حسن سخن ہے کمیاب
ایک ہوتی ہی ہزارون مین طبیعت اچھی

میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر
یہ برا شخص ہے اسکی نہین ہیئت اچھی

ہر طرح دلکا ضرر جان کا نقصان دیکھا
نہ محبت تری اچھی نہ عداوت اچھی

کس صفائی سے کیا وصل کا تونے انکار
اس محل پر تو زبانین تری لکنت اچھی

ہجر مین کسکو بلاؤں نہ بلاؤں کسکو
موت اچھی ہی الٰہی کہ قیامت اچھی

دیکھنے والون سے انداز کہین چھپتے ہین
ہمکو پردے مین نظر آتی ہی صورت اچھی

میری شامت کہ دکھائی اسی دشمن کی شبیہ
مسکرا کر یہ کہا اوسنے نہایت اچھی

جسکو ہو آغاز مین بہتر وہ خوشی ہی بدتر
جسکا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی

ہی سر ناز فروشی تو خریدار بہت
بیچ ڈالو اسے ملجائیگی قیمت اچھی

عیب بہی اپنی بیان کرنے لگے آخر کار
ہو گئی اونکو برا کہنے کی عادت اچھی

تم بناؤ تو سہی مہر و محبت کے گواہ
ایسے دعوے مین تو جھوٹی ہی شہادت اچھی

۱۱۳

زور و زر سے بھی کہین داغ حسین ملتے ہین
اپنے نزدیک تو ہی سب سے اطاعت اچھی

۱۲

یہ جو ہی حکم مری پاس نہ آئے کوئی
اسلئے روٹھ رہی ہین کہ منائے کوئی

یہ نہ پوچھو کہ غم ہجر مین کیسی گذری
دل دکھانیکا اگر ہو تو دکھائے کوئی

تاک مین ہی نگہ شوق خدا خیر کری
سامنے سی مرے بچتا ہوا جائے کوئی

ہو چکا عیش کا جلسہ تو مجھی خط پہونچا
آپکی طرح سے مہمان بلائے کوئی

ترک بیداد کی تم داد نہ چاہو مجھسے
کرکے احسان نہ احسان جتائے کوئی

یون شب وصل ہو بالیدگی عیش و نشاط
آپ اپنے مین خوشی سے نہ سمائے کوئی

حال افلاک و زمین کا جو بتایا ہو تو کیا
بات وہ ہی جو تری دلکی بتائے ہوتی

درد الفت کے مزے لیتے ہین قسمت والے
خون دل ہر ہنین ہرگز نہ کھائے کوئی

کیا وہ مے داخل دعوی نہین اے واعظ
مہربانی سے ملا کر جو پلائے کوئی

وعدۂ وصل سے جان کے غش ہو جاوان
وقت رخصت بھی اگر ہاتھ ملائے کوئی

سرد مہری سے زمانیکی ہوا ہی دل سرد
رکھکر اس چنیر کو کیا آگ لگائے کوئی

۱۴

آپ نے داغ کو منہ بھی نہ لگایا افسوس
اوسکو رکھتا تھا کلیجے سے لگائے کوئی

۱۳

ہجر کی یہ رات کیسی رات ہے
ایک مین ہون اور خدا کی ذات ہے

آپکی ہر بات مین یہ بات ہے
چال ہی فقرہ ہے دم ہی گھات ہے

حور کی خواہش پہ یہ طعنے ملے
واہ کیا نیت ہی کیا اوقات ہے

تو نے قاصد جو کہی دل کی لگی
یہ اوسی کافر کی منہ کی بات ہے

پھر خدا جانے کہان تم ہم کہان
عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے

شکوے کے بدلے کیا شکر ستم | پھر خفا ہین کیا فرکی بات ہے
اونکا قاصد لیچلا ہی دل مرا | تازہ فرمائش نئی سوغات ہے
شب کو جاگین بزم مین وہ دن کو سوئین | رات کا دن اور دن کی رات ہے
کیون سبیل پڑتی ہین ملک حسن کے | کیا دہان برسات ہی برسات ہے
جب کہا مین نے کہ لو مرتا ہون مین | بولے بسم اللہ اچھی بات ہے
ضعف سی اوٹھتے نہین دست دعا | اب ہماری شرم اوسکی ہات ہے
کہتے ہین دشنام دیکر لین گے دل | مفت کیون دیتے ہو کچھ خیرات ہے

١١٥ ٨

داغ سے جاکر ملتے ہم بھی آج
آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے

تلاش اونکو ہی میرے رازدان کی | نئی ترکیب نکلی امتحان کی
کہان اے چارہ گر دلمین حرارت | یہ گرمی ہے فقط ضبط فغان کی
نہین کچھ ہرزہ گو دیوانۂ عشق | سنو تو کہہ رہا ہی یہ کہان کی
کریگی سجدہ میت ہی ہماری | کہ مٹی دی ہے اوسنے آستان کی

شب غم آئے خواب مرگ کیونکر
یہان دیکھی ہین آنکھین پاسبان کی

تمہین سنواؤن کیونکر اوسکی باتین
مرے دل مین ہی کیفیت زبان کی

دہن کو ہے مزہ تیرے دہن کا
زبان کو چاٹ ہی تیری زبان کی

۱۱۶

وہ سنکر داغ کے اشعار بولے
خدا جانے یہ بولی ہی کہان کی

۹

وہ نیم وعدہ کرکے فراموش ہو گئے
امیدوار ہوش سے بیہوش ہو گئے

تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی
مے نوش کیا ہوی کہ بلا نوش ہو گئے

کافی ہی میرے قتل سے اتنا اونہین لحاظ
دو چار دن کیواسطے روپوش ہو گئے

احباب کو جنازہ اوٹھانا بھی بار تھا
ہم خاک مین ملے وہ سبکدوش ہو گئے

بگڑا مزاج اون کا تو محفل بگڑ گئی
سامان عیش اوڑ کے مری ہوش ہو گئے

ماتم ہی طفل اشک کا یا دل کا سوگ ہے
کیون مردمان دیدہ سیہ پوش ہو گئے

ہان ہان ٹھہر ٹھہر کے اوٹھا رخ سے تو نقاب
پیدا طبیعتون مین بہت جوش ہو گئے

میری برائیان تو نکرتا ہو مدعی
کیا غور ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہو گئے

١١٧ اِی داغ سب زمانۂ ماضی کے ذوق شوق
اک بار دل سے محو وفراموش ہو گئے ١٦

پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے — اجل مر رہی تو کہان آتے آتے
مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا — نکل جاے دم ہچکیان آتے آتے
نہ جانا کہ دُنیا سے جاتا ہے کوئی — بہت دیر کی مہربان آتے آتے
کلیجا مرے منہ کو آئے گا اک دن — یونہین لب پہ آہ وفغان آتے آتے
ابھی سن ہی کیا ہی جو بیباکیان ہون — اونہین آئینگی شوخیان آتے آتے
چلے آتے ہین دلمین ارمان لاکھون — مکان بھر گیا میہمان آتے آتے
نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی — وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے
تمھارا ہی مشتاق دیدار ہوگا — گیا جان سے اک جوان آتے آتے
یقین ہے کہ ہوجاے آخر کو سچی — مرے منہ مین تیری زبان آتے آتے
سنائینگے قابل جو تھی بات اونکو — وہی رہگئی درمیان آتے آتے
ترے آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہے — مری راہ پر آسمان آتے آتے

مرے آشیان کے تو تھے چار تنکے
چمن اوڑ گیا آندھیان آتے آتے

کسی نے کچھ اونکو اوبھار اتو ہوتا
نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے

قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اوسکے
مگر رہ گئی ہمعنان آتے آتے

بنا ہے ہمیشہ یہ دل باغ و صحرا
بہار آتے آتے خزان آتے آتے

۱۱۸

نہین کھیل اے داغ یارون سے کہدو
کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے

۲۰

ملگئی بیخودی شوق سے راحت کیسی
ہوگئی دونون جہان سے مجھے فرصت کیسی

کیا کہون اوسنے اوٹھائی ہے اذیت کیسی
مرنیوالے کی رہی رات کو حالت کیسی

عشق نے دین ہین عاشق دم رحلت کیسی
مجھسے مل مل کے گلے روئی ہے حسرت کیسی

عکس بھی آئینہ مین چار گھڑی بعد آیا
بڑھ گئی حد سے سوا اونکی نزاکت کیسی

بندہ چاہے جو خدائی کوئی ملسکتی ہے
لوگ قسمت کو لیے پھرتے ہین قسمت کیسی

جور معشوق کی پرسش ہے نہین دنیا مین
اپنے بندے سی خدا کو ہے محبت کیسی

جور سے بحث نہین ہان ہے تباہی زاہد
لاکھ دو لاکھ مین ہوا ایک وہ صورت کیسی

دوست یکرنگ جدا کبھی مل بیٹھتے ہین — لطف کے ساتھ گذر جاتی ہے صحبت کیسی

خواب مین ہی جو بُرا دشمن کہا سب نے سُنا — جلد ہوتی ہے بُری بات کی شہرت کیسی

آپ ہی جور کرین آپ ہی پوچھین مجھسے — یہ تو فرمایئے ہے آج طبیعت کیسی

اب تو دو چار ہی نالون کا رہا تھا جھگڑا — ہار دی حضرت دل آپنے ہمت کیسی

اسکو مین نے جو کلیجے سے لگا رکھا ہے — درد نے پائی مرے سینے مین راحت کیسی

تھمئے تھمئے کہ نکلجائے ذرا جان ہین — مین تو رخصت ہوا آپکی رخصت کیسی

تھے کہان اتنکو آئینہ تو لیکر دیکھو — اور ہوتی ہے خطاوار کی صورت کیسی

نگہ یار کو مین دل مین جگہ دون لیکن — چور ہو جب کوئی مہمان تو عزت کیسی

چھیڑ بے وقت کی اچھی نہین یہ یاد رہے — کبھی کیسی ہے کبھی اپنی طبیعت کیسی

شعر تر نکلے تو وہ لخت جگر اپنا ہے — اپنی اولاد سے ہوتی ہے محبت کیسی

دلکو سمجھائینگے بہلائینگے پھسلائینگے — بعد مرجانیکے ملجائیگی فرصت کیسی

دھمکیان دیتے ہو تم جذبۂ دلکی ای داغ — بندہ پرور یہ محبت مین حکومت کیسی

۱۱۹ نظر آتا ہے پریرو جو کوئی شوخ و شریر — گد گداتی ہے پھر اے داغ طبیعت کیسی ۱۱

ہر دل مین نئے درد سے ہی یاد کسیکی
ملتی نہین فریاد سے فریاد کسیکی

آرام طلب عشق ن کرسم عام کے طالب
یون مفت مین لٹتی نہین بیداد کسیکی

دل تھامتے ہو کے پھرتے ہین سب گبر و مسلمان
کیا یاد ہی کیا یاد ہی کیا یاد کسیکی

اس حسن جہان سوز سے برپا ہی قیامت
ایسے مین کرے کیا کوئی امداد کسیکی

بڑھتی ہی محبت کی اسیرمین اسیری
پوری نہین ہوتی کبھی میعاد کسیکی

ایمان تو حب لائین ہم آشان کری
مٹجائے اگر لذتِ بیداد کسیکی

نکلے تو سہی جان مگر سہل سمجھے
اُٹکی نہین رہتی مرے جلاد کسیکی

جب دیکھتی ہی نالہ بلبل مین اثر کچھہ
اوسکو بھی اُچک لیتی ہی فریاد کسیکی

گھبرا کے اگر موت بھی مانگون تو کہین وہ
جاگیر نہین ہی عدم آباد کسیکی

کیا عیش بھلائیگا یہ آزار یہ تکلیف
جنت مین بھی یاد آئیگی بیداد کسیکی

ہی الفت دشمن مین برا حال کسیکا
اے حضرت دل کیجیے امداد کسیکی

۱۲۰

کمبخت وہی داغ نہ ہو دیکھو کوئی
بیچین کئی دیتی ہی فریاد کسیکی

۹

بند واعظ سنتے سنتے کان اپنے بھر گئے — کیا عبادت کو ہمین ہین سب فرشتے مر گئے

پھوٹکر روئے جو چھالے ہو گئے جنگل ہرے — چشم دریا بار سے برسے تو جل تھل بھر گئے

دیکھ سکتا کیا ہمارا حال وہ نازک مزاج — آئینہ مین آپ اپنی شکل سے ہم ڈر گئے

تو ہے کیا معشوق جو ہم التجا تیری کرین — تو گیا تو ہم بھی تجھسے اے دل مضطر گئے

منہ اندھیرے مجھکو غافل دیکھکر شوخی سے وہ — چپکے اوٹھکر چل دیئے پہلو مین تکیہ دھر گئے

حال میرا پوچھکر کیا کیا جلی دلمین رقیب — جب کہا شوخی سے او سنئے اونکے دشمن مر گئے

آدمی ایسا کہان کوئی فرشتہ ہو تو ہو — شیخصاحب یہ نہین معلوم تم کیدھر گئے

فاتحہ پڑھنے بھی کوئی قبر پر آتا نہین — مر گیا مین کیا کہ سب میرے طرفسے مر گئے

۱۲۱

داغ کے تو نام سے نفرت تھی واعظ عمر بھر کو
پر نہین معلوم یہ حضرت وہان کیونکر گئے

۹

یہ ٹپکتا ہے تیری چتون سے — کہ اشارے ہوے ہین دشمن سے

آنکھ مین پھوٹین جو کچھ بھی دیکھا ہو — ابھی آتا ہون دشت ایمن سے

چوس کر وہ لب مسی آلود — آج مین ہمزبان ہون سوسن سے

ہون وہ بیتاب کیا عجب پسِ مرگ
نکلے سیماب میرے مدفن سے
خاک میری اوڑائی ہے اسنے
بچکے چلنا تم اپنے دامن سے
ہائے مجبوریان محبّت کی
حال کہنا پڑا ہے دشمن سے
آسمان کس طرح سُنے فریاد
کان پہوٹے ہین میرے شیون سے
دلِ ناداں سے مین نہایت تنگ
اور تم اپنے چشم پُرفن سے

۱۲۲
ساعتِ وصل کے لئے ہم داغ
پوچھتے رہتے ہین برہمن سے
۱۲

ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھہ شرمائی ہوئی
پھر گئی بجلی کی پلکون تک حیا آئی ہوئی
ہر ادا مستانہ سر سے پاؤن تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی
ہائے دُنیا تو کہان وہ عیب پوشی اب کہان
عرصۂ محشر مین رسوائی سی رسوائی ہوئی
مجلسِ اہلِ عزا مین وہ مجبور ہو کے خوش
دو گھڑی کو یہ بھی اونکی محفل آرائی ہوئی
آسمان پے خاک کی چٹکی ہر اک فتنے کو دی
میری تربت ہی یہ کن قدمونکی ٹھکرائی ہوئی
مجھکو یہ دعوے کوئی تیری سوا دل مین نہین
اوسکا یہ الزام اچھی قید تنہائی ہوئی

ڈھونڈ کر رستے مین پیار آ ہی گیا اوس شوخ پر
وہ نظر حیرت زدہ وہ بات گھبرائی ہوئی

تازہ غم کھایا کسی سے وہ ہین پاکیزہ مزاج
اور قسم کھاتی رہے جھوٹی قسم کھائی ہوئی

ہوے نبکر اونکی منہ سے سن لیا حال رقیب
عمر بھر مین ایک ہی تھا تو تمسی دانائی ہوئی

اونکی مٹھی مین جو دل آیا دبا کر یہ کہا
چھوٹتی ہی کوئی ایسی چیز ہاتھ آئی ہوئی

بوسہ لیکر جان ڈالی غیر کی تصویر مین
یہ نیا اعجاز یہ اچھی مسیحائی ہوئی

دیکھکر قاتل کی آمد داغ دلمین شاد شاد
اور غمخوارون کے منہ پر مردنی چھائی ہوئی

کس ان بتاکی یارب تماشائی ہوئی
وہ نگاہ شوخ کچھ پھرتی ہی گھبرائی ہوئی

اوڑ گئی گم ہو گئی جاتی رہی آئی ہوئی
بیوفا تیری وفا میری شکیبائی ہوئی

لین قیامت نے بلائین اوس سراپا ناز کی
صدقے رعنائی ہوئی قربان زیبائی ہوئی

بتکدہ مین سجدہ کرنا کفر ہی واعظ نہین
گر کہین مقبول اپنی جبہ فرسائی ہوئی

چوٹ کھائی عشق کی دلنے جگر سہا کیا
دوسرے پر آئی کیونکر ایک کی آئی ہوئی

موت سے ہی روح ترسان تو میری حال سے
یہ بھی گھبرائی ہوئی اور وہ بھی گھبرائی ہوئی

یہ ملا ذکر قیامت پر قیامت کا جواب
کیا اُٹھیگی وہ ہماری ٹہوکرین کہائی ہوئی

توبہ کر زاہد کر دینگے توبہ ایسے وقت مین
یہ بہار آئی ہوئی ایسی گھٹا چھائی ہوئی

آگیا جب کوئی کرلین چار باتین اوس سے ہی
ورنہ پہر سر پیٹنا جسوقت تنہائی ہوئی

یہ ٹپکتا ہی ترئی لفِ سیہ کے رنگ سے
آج کل ہین اُنکے سر پہ سودائی ہوئی

۱۲۴ ۱۱

ہی عجب اللہ سیر کوئی داغ کا پرسان نہین
صبح محشر بہی آئی شام تنہائی ہوئی

میری قسمت کیطرح رہتی ہی بل کہائی ہوئی
زلف پر بہی کیا ہی سختی کی گرد آئی ہوئی

جب ترے در سے پھرا خلقت تماشائی ہوئی
پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی

کاتبِ اعمال سے ضد تہی دمِ تحریر شوق
انگلیان گھس گھس گئین وہ خامہ فرسائی ہوئی

دوست دشمن کو بنایا ہی ترے انداز نے
سبکو پہچانا اگر تجھسے شناسائی ہوئی

ای ہجوم ناامیدی رکھ لے شرمِ آرزو
گوشہ دلمین الگ بیٹھی ہی شرمائی ہوئی

جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے
پہر تو نکلے برابر وہ شناسائی ہوئی

کیا قسم کہاکر ہوا ہی منفعل پیغامبر
تاڑ لی اوس نکتہ چین نے بات سمجھائی ہوئی

ضعف نے ایسا بٹھایا اوسکی بزم ناز مین
مینے یہ جانا مجھے حاصل شکیبائی ہوئی

کس بلا مین مبتلا رہتی ہے دن بھر شام غم
دوڑ کر آتی ہے میرے گھر جو گھبرائی ہوئی

بھولی صورت پر تری تصویر مین یہ بانکپن
لب پہ ظاہر ہے تبسم دل مین اترائی ہوئی

چلدیا ای داغ کیا منہ پھیر کر وہ مہ جبین
پھر گئی تقدیر میری سامنے آئی ہوئی

۱۲۵ باضافہ غزلیات متفرق ۱۲

تو ہی اپنے ہاتھ سے جب دل لیا جاتا رہا
دل کی بھی پروا نہین جاتا رہا جاتا رہا

جس تعلق پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی
جو بھروسا تھا ہمین وہ آسرا جاتا رہا

مین نے دیکھا انکی زلفونکو تو فرمانے لگے
آپ کا دل کھل پڑا گم ہو گیا جاتا رہا

دل چرا کر آپ تو بیٹھے ہوئے ہین چین سے
ڈھونڈنے والے سے پوچھے کوئی کیا جاتا رہا

مرگ دشمن کا زیادہ تم سے ہے مجکو ملال
دشمنی کا لطف شکوؤن کا مزا جاتا رہا

ہوسکی مطلب نگاری کیا پریشان طبع سے
ذہن مین آتے ہی حرف مدعا جاتا رہا

ایسی صورت کی رہا کرتی تھی کثرت تاک جھانک
رہ گئین آنکھین مگر وہ دیکھنا جاتا رہا

دیکھو دیکھو مجھپہ برساتی رہو تیر نگاہ
صید جب دم آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا

کسقدر اونکو فراق غیر کا افسوس ہے | ہاتھہ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا
حرص دامنگیر دنیا مال دنیا بی ثبات | جسقدر حاصل کیا اُس سے سوا جاتا رہا
اب کئی دن سے وہ رسم وراہ بھی موقوف ہے | ورنہ برسون نامہ بر آتا رہا جاتا رہا

۲۶ داغ کچھہ ورہم نہ تہا جسکا اونہین ہوتا خیال
ہو گیا گم ہو گیا جاتا رہا جاتا رہا ۱۳

غیر کو منہ لگا کے دیکھہ لیا | جھوٹ سچ آزما کے دیکھہ لیا
اون کے گھر داغ جا کے دیکھہ لیا | دل کے کہنے مین آکے دیکھہ لیا
کتنی فرحت فزا تھی بوے وفا | اس نے دلکو جلا کے دیکھہ لیا
کبھی غش مین رہا شب وعدہ | کبھی گردن اوٹھا کے دیکھہ لیا
جنس دل ہے یہ وہ نہین سودا | ہر جگہ سے منگا کے دیکھہ لیا
لوگ کہتے تھے چپ لگی ہے تجھے | حال دل بھی سنا کے دیکھہ لیا
جاؤ بھی کیا کروگے مہر و وفا | بارہا آزما کے دیکھہ لیا
زخم دل مین نہین ہے قطرۂ خون | خوب ہمنے دکھا کے دیکھہ لیا

ادہر آئینہ ہے ادہر دل ہے — جسکو چاہا اوٹھا کے دیکھہ لیا

اوسنے صبح شب وصال مجہے — جاتے جاتے بھی آکے دیکھہ لیا

اونکو خلوت سرا مین بے پردہ — صاف میدان پا کے دیکھہ لیا

تمکو ہے وصل غیر سے انکار — اور جو ہمنے آکے دیکھہ لیا

٢٧

داغ نے خوب عاشقی کا مزہ — جل کے دیکھا جلا کے دیکھہ لیا

١٣

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسیکا — وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسیکا

دعا مانگ لو تم بھی اپنی زبان سے — کہ پورا ہو جو مدعا ہے کسیکا

ادہر آ کلیجے سے تجھکو لگا لون — تجھی پر تو دل آگیا ہے کسیکا

کسیکی طپش مین خوشی ہے کسیکی — کسیکی خلش مین مزا ہے کسیکا

ذرا ڈال دو اپنی زلفون کا سایا — مقدر بہت نارسا ہے کسیکا

ہمیشہ اسے ہمنے ٹلتے ہی دیکھا — مگر دل بھی رنگ وفا ہے کسیکا

تمہین اس سے کیا بحث کیون پوچھتے ہو — کوئی تذکرہ ہو رہا ہے کسیکا

مری بزم میں آکے وہ پوچھتے ہیں
بُرا حال ہمنے سنا ہے کسیکا

ستم ہی کئے جاؤ ہم بھی ہیں حاضر
نہیں حوصلہ دیکھنا ہے کسیکا

بچے جان کس طرح تیری ادا سے
قضا پر کہیں بس چلا ہے کسیکا

مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے
نہیں مانتے اسمیں کیا ہے کسیکا

وہ کرنے لگے ہیں قیامت کی باتیں
یہ سچ ہے تو بس فیصلا ہے کسیکا

سُنا کرتے ہیں چھیڑ کر گالیاں ہم
وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسیکا

۱۲۸

بظاہر نجانے نجانے نجانے
تجھے داغ دل جانتا ہے کسیکا

۹

دل گیا تمنے لیا ہم کیا کریں
جانے والی چیز کا غم کیا کریں

ہمنے مر کر ہجر میں پائی شفا
ایسے اچھے کا وہ ماتم کیا کریں

ایک ساغر پر ہے اپنی زندگی
رفتہ رفتہ اس سے بھی کم کیا کریں

کر چکے سب اپنی اپنی حکمتیں
دم نکلتا ہے وہ ہمدم کیا کریں

دل نے سیکھا شیوہ بیگانگی
ایسے نامحرم کو محرم کیا کریں

معرکہ ہے آج حسن و عشق کا
دیکھیے وہ کیا کرین ہم کیا کرین

تندخو ہے کب سنے وہ دل کی بات
اور بھی برہم کو برہم کیا کرین

آئینہ ہے اور وہ ہین دیکھیے
فیصلہ دونون یہ باہم کیا کرین

۱۲۹

کہتے ہین اہل سفارش مجھ سے داغ
تیری قسمت ہی بری ہم کیا کرین

۱۶

صاف کب امتحان لیتے ہین
وہ تو دم دے کے جان لیتے ہین

یون ہے منظور خانہ ویرانی
مول میرا مکان لیتے ہین

تم تغافل کرو رقیبون سے
جاننے والے جان لیتے ہین

پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے
نامہ بر سے زبان لیتے ہین

اب بھی گر پڑ کے ضعف سے نالے
ساتوان آسمان لیتے ہین

تیرے خنجر سے بھی تو اے قاتل
نوک کی نوجوان لیتے ہین

اپنے بسمل کا سر ہے زانو پر
کس محبت سے جان لیتے ہین

یہ سنا ہے مرے لئے تلوار
اک مرے مہربان لیتے ہین

یہ نہ کہہ ہمسے تیرے منہ مین خاک
اسمین تیری زبان لیتے ہین

کون جاتا ہی اس گلی مین جسسے
دور سے پاسبان لیتے ہین

کرگذرتے ہین ہو بری کہ بھلی
دلمین جو کچھہ وہ ٹھان لیتے ہین

وہ جھگڑتے ہین جب رقیبون سے
بیچ مین مجکو سان لیتے ہین

ضد ہر اک بات پر نہین اچھی
دوست کی دوست مان لیتے ہین

مستعد ہو کے یہ کہو تو سہی
آیئے امتحان لیتے ہین

منزل شوق طے نہین ہوتی
ٹھٹکیان ناتوان لیتے ہین

داغ بھی ہے عجیب سحر بیان
بات جسکی وہ مان لیتے ہین

تمت

رباعیات

تم تو فلکِ حسن پہ ہو ماہِ منیر
سائے کیطرح ساتھہ ہی داغ دلگیر

خالِ لبِ گلفام ہی شاہد اسکا
بے داغ نہ کھینچ سکی تمہاری تصویر

دیگر

اس شکل کا دنیا مین ہنین کوئی نظیر
صورت ہی طبیعت کیطرح شوخ و شریر
اللہ رے حجاب و بدگمانی تیری
بھیجی ہے مجھے نصف بدن کی تصویر

دیگر

ہر عیب سے خالی ہی تمہاری تصویر
دنیا سے نرالی ہی تمہاری تصویر
کس شکل مصور سے یہ پوری کھنچتی
دل کھینچنے والی ہی تمہاری تصویر

دیگر

کیا خوب مصور نے اوتاری تصویر
دیکھی نہ سُنی ایسی تو پیاری تصویر
جب ہاتھ لگاتا ہون تو جی ڈرتا ہی
کہ بیٹھے نہ کچھ منہ سی تمہاری تصویر

دیگر

دل لیکے مکرتی ہی تمہاری تصویر
یہ بات تو کرتی ہی تمہاری تصویر
خاموش جو ہو جاتی ہی اوسکی آگے
کیا داغ سی ڈرتی ہی تمہاری تصویر

دیگر

مغرور ہے عجب سے بھی جو بڑھکر تصویر | رکھتی نہین پاؤن کو زمین پر تصویر
چھیڑون جو ذرا ہین تو کہان پاس حجاب | ہو جائے ابھی جامے سی باہر تصویر

دیگر

گو لاکھ کرے ناز تمہاری تصویر | میری تو ہے دمساز تمہاری تصویر
کہدیتی ہے سب بھید تمہارا مجھسے | لو بنگئی غماز تمہاری تصویر

دیگر

گرمی مین جو آیا رمضان ابکی بار | ای داغ گناہ اپنی ہونگی فی النار
دو روزے کا ہر روزہ ہی اس موسم مین | روزہ بھی ہوا کدن مین دو بار افطار

تمام شد

تاریخ طبع از نتائج افکار جناب مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب بہادر نساخ ڈپٹی کلکٹر میدنی پور

نساخ مثل عقد ثریا شدست جمع | بار دگر نتائج طبع و خیال داغ
می زیبد ار زرشک شود بلبل ارم | داغ از لطافتِ سخن بیمثال داغ

از آب خویش در عرق شرم غرق شد ۔ دُر دُر صدف زخجلت عقد لآل داغ

پیوستہ جای خویش کند گرم در جہان ۔ مانند داغ عشق بد لہا مقال داغ

از بہر سال فکر چو شد آسمان نورد ۔ گفتا دبیر چرخ کہ بدر کمال داغ ۱۳۰۲ھ

تاریخ آغاز طبع از فیروز شاہ خانصاحب فیروز شاگرد رشید مولف ظلہ العالی

میرے اوستاد کا چھپا دیوان ۔ شعر ہین یا کھلا ہی ہیہ گلزار

لکھدے فیروز مصرعہ تاریخ ۔ چھپ گیا آج دفتر اشعار ۱۳۰۲ھ

دیگر اختتام طبع

چھپا وہ دوسرا دیوان اوستاد ۔ بلندی پر ہین جسکے سب مضامین

جو پوچھے کوئی سال طبع فیروز ۔ تو کہہ دگلشن اشعار رنگین ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبع از نتائج طبع جناب محمد ظہیر احسن صاحب شوق شاگرد جناب تسلیم

مرتب کرد چون دیوان دوم ۔ جناب داغ خورشید فصاحت

پے تاریخ طبع روشنم شوق ۔ بگفتا آفتاب حسن فطرت ۱۳۰۲ھ

اشتہار واضح ہے کہ گلزار داغ و آفتاب داغ و انتخاب داغ کا حق تصنیف رجسٹری شدہ ہے اور حق طبع مجھے حاصل ہے میری اجازت سے آفتاب داغ مطبع قاسمی لکھنو مین چھپکر تیار ہو گیا ہے اور کوئی صاحب بغیر اجازت حاصل کئے ہرگز قصد طبع نہ فرماوین ورنہ نقصان اوٹھائین گے

المشتہر نیاز احمد خلف اکبر منشی محمد تیغ بہادر مالک مطبع انوار محمدی

اشتہار

واضح ہو کہ یہ گلدستۂ آرزو

مجموعۂ اعجاز دجادو طراوت بخش دل و دماغ یعنی

آفتاب داغ جسکا حق تصنیف ہمیشہ کے لیے محفوظ ہے

منشی نیاز احمد صاحب خلف اکبر جناب منشی محمد تیغ بہادر مرحوم مالک مطبع

انوار محمدی کی اجازت سے بصد آب و تاب میرے مطبع قاسمی لکھنؤ مین چھپکر

تیار ہوا تھوڑی قیمت مقرر کی خریدارونکی رفاہ پر نظر کی شایقین کہان ہین تشریف

لائین یہ گوہر بے بہا کوڑیونکے مول لیجائین - گلزار داغ انتخاب داغ بھی

انشاء اللہ بہت جلد تیار ہونے والا ہے - ہمارے مطبع مین ہر قسم کا کام

اردو فارسی عربی ناگری عمدہ اور خوشخط چھپتا ہے اور ہر قسم

کی کتب کا ذخیرہ بغرض فروخت موجود ہے جن

حضرات کو ضرورت ہو راقم

سے طلب فرمائین -

المشتہر

قاسم علیخان مالک مطبع قاسمی لکھنؤ

محلہ سبحان نگر